ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، بااثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.



اکتوبر کے دوران مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں 14 خواتین 42 بچوں سمیت 600 گرفتاریوں کا انکشاف ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.120, Tuesday, 03 November 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۱۲۰)، بروز منگل، ۳ر نومبر، ۲۰۲۶ء، ۲۲ر جمادی الاول، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

نئی جنگ چھڑی تو برطانیہ کا امریکی فضائی اڈہ بھی ایرانی نشانے پر آ سکتا ہے

RAF فیئرفورڈ سے امریکی اسٹریٹیجک بمبار طیاروں کی ممکنہ کارروائی کا خدشہ • مجتبیٰ خامنہ ای کا کسی بھی خطرے کا جغرافیائی حدود سے آزاد جواب دینے کا انتباہ

لندن/تہران (ایجنسیاں) امریکہ اور ایران کے درمیان دوبارہ فوجی تصادم کے خدشات کے درمیان برطانیہ میں واقع امریکی فضائیہ کے اہم اڈے RAF فیئرفورڈ کو ممکنہ ایرانی اہداف میں شامل کیے جانے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ دفاعی حلقوں میں پائے جانے والے شدید پریشان کن شبہات میں یہ اندیشہ بھی شامل ہے کہ بالفرض اس اڈے کو ایران کے خلاف امریکی فضائی کارروائیوں کے لیے استعمال کیا جائے گا یا مستقبل میں بھی یہاں سے اسٹریٹیجک بمبار طیارے تعینات کیے جا سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، RAF فیئرفورڈ امریکی فضائیہ کے B-52H اور B-1B اسٹریٹوفورٹریس اور B-2 اسپرٹ جیسے اسٹریٹیجک بمبار طیارے تعینات کیے جاتے رہے ہیں۔ ان میں سے مختلف طیاروں نے ایران کے خلاف امریکی کارروائیوں میں حصہ لیا ہے۔ تاہم، ان طیاروں کی ساتھ تعیناتی اور ایران کے خلاف استعمال کی بنیاد پر یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ اسے مبینہ حملے کی صورت میں ایران کے کسی ہدف پر براہِ راست حملے میں لازمی اڈے سے حملے کیے جائیں گے۔

ایرانی قیادت کا جغرافیائی حدود سے آزاد جواب دینے کا انتباہ: ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے مسلح افواج کو ہدایت دی ہے کہ وہ کسی بھی ممکنہ امریکی یا اسرائیلی حملے کی صورت میں ایران کے وسیع تر جوابی ردعمل کے آپشن کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ دوسری جانب، ایرانی پاسداران انقلاب نے جواباً اپنی افواج کو خبردار کیا تھا کہ ایران کے خلاف کارروائی کے لیے استعمال ہونے والے امریکی فوجی اڈے اس کے نزدیک جائز فوجی اہداف ہوں گے۔ برطانوی فضائی اڈہ فیئرفورڈ بھی ان تنائج میں زیرِ بحث آیا تھا۔

امریکی بمبار طیارے پہلے بھی واپس بلائے جا چکے ہیں: دفاعی ذرائع کی رپورٹوں کے مطابق، اکتوبر کے اوائل میں RAF فیئرفورڈ پر تعینات 12 امریکی B-1B بمبار طیاروں کو واپس امریکہ منتقل کر دیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ اڈے کو لاحق ممکنہ سیکیورٹی خطرات کے پیشِ نظر کیا گیا۔ امریکی محکمہ دفاع اور یورپی کمان نے بھی تصدیق کی تھی کہ فیئرفورڈ پر تعینات تمام امریکی بمبار اپنے آبائی اڈوں پر واپس چلے گئے ہیں۔

برطانوی اخبار گارڈین کی رپورٹ کے مطابق، ستمبر میں فیئرفورڈ کے قریب ایک مشتبہ ڈرون دیکھا گیا تھا، جس کے بعد سیکیورٹی سخت کر دی گئی تھی۔ برطانوی حکومت نے اس واقعے میں ایران کے ملوث ہونے کا الزام عائد کیا تاہم ایران نے اس میں اپنے کردار کی تردید کی ہے۔ اہم وضاحت: فیئرفورڈ پر ایران کی جانب سے ممکنہ حملے کی بات فی الحال ایک دفاعی و تزویراتی خدشہ ہے، کسی مصدقہ ایرانی فوجی منصوبے یا باضابطہ ہدف بندی کا اعلان نہیں۔ ایران نے بھی میں اس اڈے پر حملہ نہیں کیا ہے۔



ساتھ ملاقات کے دوران دی گئی۔ اس بیان کو ممکنہ امریکی یا اسرائیلی حملے کی صورت میں ایران کے وسیع تر جوابی ردعمل کے آپشن کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ دوسری جانب، ایرانی پاسداران انقلاب کی بنیاد پر یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ اسے مبینہ حملے کی صورت میں ایران کے کسی بھی فوجی ہدف پر براہِ راست حملے میں لازمی اڈے سے حملے کیے جائیں گے۔

ایرانی قیادت کا جغرافیائی حدود سے آزاد جواب دینے کا انتباہ: ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے مسلح افواج کو ہدایت دی ہے کہ وہ کسی بھی ممکنہ امریکی یا اسرائیلی حملے کی صورت میں ایران کے وسیع تر جوابی ردعمل کے آپشن کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ دوسری جانب، ایرانی پاسداران انقلاب نے جواباً اپنی افواج کو خبردار کیا تھا کہ ایران کے خلاف کارروائی کے لیے استعمال ہونے والے امریکی فوجی اڈے اس کے نزدیک جائز فوجی اہداف ہوں گے۔ برطانوی فضائی اڈہ فیئرفورڈ بھی ان تنائج میں زیرِ بحث آیا تھا۔

امریکی بمبار طیارے پہلے بھی واپس بلائے جا چکے ہیں: دفاعی ذرائع کی رپورٹوں کے مطابق، اکتوبر کے اوائل میں RAF فیئرفورڈ پر تعینات 12 امریکی B-1B بمبار طیاروں کو واپس امریکہ منتقل کر دیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ اڈے کو لاحق ممکنہ سیکیورٹی خطرات کے پیشِ نظر کیا گیا۔ امریکی محکمہ دفاع اور یورپی کمان نے بھی تصدیق کی تھی کہ فیئرفورڈ پر تعینات تمام امریکی بمبار اپنے آبائی اڈوں پر واپس چلے گئے ہیں۔

برطانوی اخبار گارڈین کی رپورٹ کے مطابق، ستمبر میں فیئرفورڈ کے قریب ایک مشتبہ ڈرون دیکھا گیا تھا، جس کے بعد سیکیورٹی سخت کر دی گئی تھی۔ برطانوی حکومت نے اس واقعے میں ایران کے ملوث ہونے کا الزام عائد کیا تاہم ایران نے اس میں اپنے کردار کی تردید کی ہے۔ اہم وضاحت: فیئرفورڈ پر ایران کی جانب سے ممکنہ حملے کی بات فی الحال ایک دفاعی و تزویراتی خدشہ ہے، کسی مصدقہ ایرانی فوجی منصوبے یا باضابطہ ہدف بندی کا اعلان نہیں۔ ایران نے بھی میں اس اڈے پر حملہ نہیں کیا ہے۔

اسیرہ یاسمین شعبان کی قابض صہیونی عقوبت خانوں سے 18 ماہ قید بامشقت کے بعد رہائی



غزہ: قابض اسرائیلی کے حکام نے جنین کے شمال مشرق میں واقع گاؤں الجلمہ کی رہائشی اسیرہ یاسمین تیسیر شعبان کو قابض کے عقوبت خانوں میں 18 ماہ گزارنے کے بعد رہا کر دیا ہے، جبکہ قابض انتظامیہ دسیوں فلسطینی اسیرات کی حراست مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے اور ان کے خلاف انتظامی قید کے استعمال میں شدت لا رہی ہے۔ کیمپن برائے امور اسیران نے بتایا کہ قابض ریاست کے عقوبت خانوں میں فلسطینی اسیرات کی تعداد بڑھ کر 88 ہو گئی ہے، ان میں سے 24 فیصد اسیرات کے خلاف انتظامی قید کے احکامات جاری کیے گئے ہیں، خواہ وہ نئے احکامات ہوں یا سابقہ احکامات کی تجدید کے ذریعے ہوں۔

قابض فوج نے شعبان کو 18 مئی سنہ 2025ء کو الجلمہ گاؤں میں ان کے گھر پر چھاپہ مار کر اور تلاشی لے کر دوبارہ گرفتار کر لیا تھا، جو اسی سال جنوری میں تبادلے کے معاہدے کے تحت ان کی رہائی کے چند ماہ بعد سامنے آیا۔ اس سے قبل تیسیر شعبان کو یکم مارچ سنہ 2022ء کو گرفتار کیا گیا تھا اور ان کے خلاف چھ سال کی قید کے ساتھ 8 ہزار شیکل جرمانے کا حکم جاری کیا گیا تھا، اس کے بعد نومبر سنہ 2023ء میں تبادلے کے معاہدے کے تحت انہیں رہا کیا گیا۔

اس کے علاوہ شعبان نے ایک سابقہ گرفتاری کے دوران بھی قابض کے عقوبت خانوں میں پانچ سال گزارے تھے، جو سنہ 2019ء میں ان کی رہائی پر ختم ہوئی تھی، بعد میں انہیں بار بار گرفتاریوں کے سلسلے کا سامنا کرنا پڑا۔

ان کی یہ رہائی قابض حکام کی جانب سے بغیر کسی واضح الزام یا محاکمے کے، نام نہاد خفیہ فائل کی بنیاد پر اور بار بار انکامات کی تجدید کی گہائش کے ساتھ، فلسطینیوں کے خلاف انتظامی قید کی پالیسی کے تسلسل کے سایے میں سامنے آئی ہے۔

ایران نے آبنائے ہرمز کھولنے کے لیے 48 گھنٹوں کا نیا منصوبہ پیش کر دیا

دوحہ (ایجنسیاں) ایران نے آبنائے ہرمز میں بحری آمدورفت بحال کرنے کے لیے امریکہ کے سامنے 48 گھنٹوں پر مشتمل نیا منصوبہ پیش کر دیا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کے مطابق اس تجویز کے تحت امریکہ پہلے روز کچھ مطلوبہ اقدامات کرے گا جس کے بعد دوسرے روز آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھول کر بحری جہازوں کی آمدورفت معمول پر لائی جا سکے گی۔ تسنیم خبر رساں ادارے کے مطابق عباس عراقچی نے بتایا کہ تفصیلی مذاکرات میں ہونے والی بات چیت کے نتیجے میں دو روزہ منصوبہ سامنے آیا ہے۔ ان کے بقول پہلے دن امریکہ کو کچھ اقدامات کرنا ہوں گے، جبکہ دوسرے دن آبنائے ہرمز کھولنے اور بحری نقل و حرکت بحال کرنے کا مرحلہ ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق ایران کی جانب سے اس تکمیل سات روزہ منصوبہ پیش کیا گیا تھا جس میں آبنائے ہرمز کو پھر سے روزہ دوبارہ کھولنے کی تجویز شامل تھی۔ قطری ثالثوں نے مشاورت کے بعد اس منصوبے کو مختصر کر کے دو روز تک محدود کر دیا گیا ہے۔ عراقچی کا کہنا تھا کہ مذاکرات عمل درآمد کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ ان کا دورہ دوحہ امریکی حکام کے ساتھ براہِ راست مذاکرات کے لیے نہیں تھا بلکہ قطری ثالثوں کے ذریعے بات چیت جاری رہی۔ گلف نیوز کے مطابق یہ دو روزہ منصوبہ ابھی صرف ایک تجویز ہے، امریکہ نے اسے باضابطہ طور پر قبول نہیں کیا۔ ایران کا مطالبہ ہے کہ واشنگٹن پہلے اس کی شرائط پوری کرے۔

توانائی کا تحفظ براہِ راست اقتصادی تحفظ سے مربوط

ہندوستان کا 2030 تک 500 گیگاواٹ غیر رکازی توانائی کی صلاحیت حاصل کرنے کا عزم: وزیر اعظم مودی



نئی دہلی (ایجنسیاں): مغربی ایشیا کے تنازعے کے باعث پیدا ہونے والے عالمی توانائی بحران کے درمیان وزیر اعظم نریندر مودی نے یہ کہہ کر کہا کہ حکومت نے اگلے 10 سے 11 برسوں میں ملک میں 500 گیگاواٹ غیر رکازی بجلی پیداوار کی صلاحیت شامل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ منسٹر مودی نے آج بیاں بھارت منڈیم میں بھارت رینیوایبل انرجی سمٹ اینڈ ایکسپو 2026 کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اب تک تقریباً 300 گیگاواٹ صلاحیت حاصل کر چکا ہے اور ملک کی مجموعی نصب شدہ بجلی پیداوار کی صلاحیت میں غیر رکازی ذرائع کا حصہ 50 فیصد سے زیادہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے 2030 تک 500 گیگاواٹ غیر رکازی توانائی کی صلاحیت حاصل کرنے کا عزم کیا ہے اور ملک اس سمت میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کورونا وبا کے بعد سے مغربی ایشیا کے بحران تک دنیا کو کئی بڑے چیلنجز کا سامنا کیا ہے۔ اس کے باوجود ہندوستان نے ان مشکلات کا بہتر طریقے سے مقابلہ کیا اور اقتصادی ترقی کی رفتار بلند رہی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران صاف توانائی میں سرمایہ کاری اور اس سے متعلق نظام کی ترقی کے باعث ہندوستان بیرونی بحرانوں سے زیادہ شدید طور پر متاثر ہونے سے محفوظ رہا۔

غزہ میں جنگ بندی کی 753 اسرائیلی خلاف ورزیاں

اکتوبر کے دوران صرف 20 فیصد ٹرکوں کی آمد



غزہ: غزہ کی پٹی میں سنگوتی میڈیا دفتر نے بتایا کہ جنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کے آغاز سے لے کر اب تک قابض اسرائیل کی جانب سے 5989 درزیوں کو دستاویز کیا گیا ہے، جن میں سے 753 درزیاں گذشتہ اکتوبر کے مہینے میں کی گئیں، جن کے ساتھ ہی رفح کراسنگ کے ذریعے امداد، ایندھن کی آمد اور مسافروں کی آمد و رفت پر پابندیاں بھی عائد رہیں۔ دفتر نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ معاہدے کے آغاز سے لے کر اب تک کی درزیوں کے نتیجے میں 1593 فلسطینی شہید اور 5748 زخمی ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ 217 افراد کو گرفتار کیا گیا، دفتر نے اس بات کو واضح کیا کہ حملوں کا تسلسل اور کراسنگ پر پابندیاں پانی میں انسانی اور معاشی بحران کو مزید شدید بنا رہی ہیں۔

اکتوبر میں 145 شہدا

بیان کے مطابق اکتوبر کے دوران روزانہ کی درزیوں کا اوسط 3.24 درزیاں رہا جو فائربندی کے 346 واقعات، بمباری کی 310 عملیات، مکانات کو دھماکے سے اڑانے کی 64 عملیات، عسکری گاڑیوں کی 21 پیش قدمیوں اور گرفتاری کے 12 واقعات میں تقسیم تھیں۔ دفتر نے اس مہینے کے دوران 145 فلسطینیوں کی شہادت کو درج کیا، جن میں 21 بچے، 14 خواتین اور دو معمر افراد شامل ہیں، جبکہ 672 دیگر افراد زخمی ہوئے، جن میں 182 بچے، 129 خواتین اور 30 معمر افراد شامل ہیں، اور زخمیوں میں بچوں، خواتین اور معمر افراد کا تناسب تقریباً آدھا بنتا ہے۔ مہینے کے دوران گرفتار ہونے والوں کی تعداد 19 افراد رہی، جبکہ فائربندی کے 12 درزیوں کے ضمن میں گرفتاری کے 12 واقعات کا شمار کیا گیا۔

ٹرکوں کی آمد میں 80 فیصد کی کمی

انسانی سطح پر دفتر نے بتایا کہ اکتوبر کے دوران 3777 ٹرک داخل ہوئے جبکہ معاہدے میں 18 ہزار 600 ٹرکوں کے داخلے کی صراحت کی گئی تھی، یوں یہ تناسب صرف 20.3 فیصد رہا۔ روزانہ کا اوسط تقریباً 122 ٹرک رہا، جبکہ معاہدے کے مطابق روزانہ 600 ٹرک داخل ہونا تھے۔

داخل ہونے والے ٹرک امدادی سامان کے 1805 ٹرکوں تجارتی سامان کے 1725 ٹرکوں اور ایندھن کے 247 ٹرکوں میں تقسیم تھے، جبکہ ایندھن کے داخل ہونے والے ٹرک ان کے لیے طے شدہ تعداد 1550 ٹرکوں کے مقابلے میں 9.15 فیصد سے زیادہ نہیں تھے جبکہ معاہدے میں طے پایا تھا۔ جہاں تک جنگ بندی کے آغاز سے لے کر اب تک کے کل ٹرکوں کا تعلق ہے ان کی تعداد 77 ہزار 657 ٹرک رہی، جبکہ دفتر کا کہنا ہے کہ 2 لاکھ 32 ہزار 800 ٹرک داخل کیے جانے چاہیے تھے، یوں یہ پابندی کا تناسب 33.3 فیصد رہا۔

سفر کی نقل و حرکت پر پابندیاں

رفح کراسنگ پر بیان نے اکتوبر کے 21 کاری دنوں کے دوران دونوں سمتوں سے 802 مسافروں کی نقل و حرکت کو درج کیا، جبکہ 4200 مسافروں کا گزرنا طے تھا، یوں یہ تناسب 1.19 فیصد رہا۔ اس نقل و حرکت میں 3150 کے مقابلے میں 404 مسافروں کی روانگی اور 1050 کے مقابلے میں 398 مسافروں کی واپسی شامل تھی، ان اعداد و شمار کے مطابق جن کی صراحت معاہدے میں کی گئی تھی۔ معاہدے کے آغاز سے لے کر اب تک دونوں سمتوں میں سفر کی مجموعی نقل و حرکت 14 ہزار 821 مسافروں پر مشتمل رہی جبکہ 40 ہزار بیماروں، زخمیوں اور انسانی حالتوں کے حامل افراد کو سفر کرنا چاہیے تھا، جیسا کہ معاہدے میں درج تھا۔

حکومتی دفتر نے شدید الفاظ میں اس کی مذمت کی جسے اس نے قاتلانہ پالیسی اور منظم انتظار کرنا بتایا۔ یہ فیصلہ اڈے کو لاحق ممکنہ سیکیورٹی خطرات کے پیشِ نظر کیا گیا۔ امریکی محکمہ دفاع اور یورپی کمان نے بھی تصدیق کی تھی کہ فیئرفورڈ پر تعینات تمام امریکی بمبار اپنے آبائی اڈوں پر واپس چلے گئے ہیں۔

برطانوی اخبار گارڈین کی رپورٹ کے مطابق، ستمبر میں فیئرفورڈ کے قریب ایک مشتبہ ڈرون دیکھا گیا تھا، جس کے بعد سیکیورٹی سخت کر دی گئی تھی۔ برطانوی حکومت نے اس واقعے میں ایران کے ملوث ہونے کا الزام عائد کیا تاہم ایران نے اس میں اپنے کردار کی تردید کی ہے۔ اہم وضاحت: فیئرفورڈ پر ایران کی جانب سے ممکنہ حملے کی بات فی الحال ایک دفاعی و تزویراتی خدشہ ہے، کسی مصدقہ ایرانی فوجی منصوبے یا باضابطہ ہدف بندی کا اعلان نہیں۔ ایران نے بھی میں اس اڈے پر حملہ نہیں کیا ہے۔

غزہ کی پٹی پر اسرائیلی بمباری اور قتل عام کے نتیجے میں 7 افراد شہید



غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی حملوں اور بمباری کے نتیجے میں سات فلسطینی شہید اور متعدد دیگر زخمی ہو گئے، جو جنگ بندی کے معاہدے کی درزیوں میں جاری اس شدت کا حصہ ہے جس کے دوران ایک شہری گاڑی، بے گھر افراد کے خیموں اور رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا گیا، جبکہ اس کے ساتھ فائرنگ اور عمارتوں کو دھماکے سے اڑانے کی کارروائیاں بھی کی گئیں۔

سوموار کی شام کے اوقات میں ہمارے نامہ نگار نے بتایا کہ جنوبی شہر خان یونس کے علاقے بنی سہیلا میں قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے ایک شہری گاڑی پر اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں پانی حادثہ کیل ناصر شہری شہید اور متعدد دیگر افراد زخمی ہو گئے، جن میں سے بعض کی حالت تشویشناک ہے۔

پٹی کے جنوب میں خان یونس شہر کے شمال مغرب میں واقع جاپانی محلے کے علاقے میں اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں 46 سالہ شہری محمود جہاد محمود فقد شہید ہو گیا۔ اس کے علاوہ مواصی خان یونس میں بئر 19 چوراہے کے علاقے میں زمرب سڑک پر اسرائیلی ڈرون طیارے کے حملے کے نتیجے میں اسعد قشط نامی شہری شہید اور ایک پٹی زخمی ہو گئی۔

ابو یونس نامی شہری گذشتہ روز اتوار کو خان یونس میں مواصی کے علاقے میں پولیس کی ایک چوکی کو نشانہ بنانے والی اسرائیلی بمباری میں گلنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش کر گیا۔ پٹی کے وسط میں 40 سالہ شہری ابراہیم عامر السعایدہ المصدر کے یونس کے سمندر کی سمت شدید فائرنگ کی۔ یہ مظالم جنگ بندی کے معاہدے کی اسرائیلی درزیوں کے تسلسل اور پٹی کے مختلف علاقوں میں بمباری، فائرنگ اور تباہی کی کارروائیاں جاری رہنے کے سایے میں سامنے آ رہے ہیں، جو معاہدے کے باوجود عام شہریوں اور بے گھر افراد کی زندگی کو مسلسل خطرات کے سامنے رکھے ہوئے ہیں۔

غزہ کی پٹی میں وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری اسرائیلی نسل کشی کی جنگ کے شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 74 ہزار 609 اور زخمیوں کی تعداد 175 ہزار 872 تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت صحت نے وضاحت کی کہ گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران بہتالوں میں 15 شہداء اور 38 زخمیوں کو لایا گیا، جبکہ شہداء کی تصدیق والی کیسز سے ڈیٹا مکمل ہونے اور منظوری کے بعد مجموعی اعداد و شمار میں مزید 18 شہداء کا اضافہ کیا گیا۔

اگرچہ جنگ بندی کا معاہدہ اکتوبر سنہ 2025ء میں نافذ العمل ہوا تھا، لیکن اسرائیلی مظالم نہیں رکے، کیونکہ وزارت صحت نے اس پر عمل درآمد کے آغاز سے لے کر دو نومبر تک 593,1 شہداء اور 748,5 زخمیوں کا اندراج کیا، اس کے علاوہ 847 شہداء کے جسد خاکی ملبے سے نکالے گئے۔

غزہ میں 48 گھنٹوں کے دوران 15 افراد شہید

غزہ کی پٹی میں وزارت صحت نے بتایا کہ گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران پٹی کے ہسپتالوں میں 15 شہداء اور 38 زخمیوں کو لایا گیا، جبکہ 11 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے بعد سے شہداء کی کل تعداد بڑھ کر 593 ہو گئی ہے۔ وزارت نے اپنی ثارباتی رپورٹ میں وضاحت کی کہ جنگ بندی کے آغاز سے لے کر اب تک درج کیے گئے کل زخمیوں کی تعداد 5748 تک پہنچ گئی ہے، جبکہ اسی عرصے کے دوران جن شہداء کی میتوں کو نکالا گیا ان کی تعداد 847 ہو گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق قابض اسرائیل کی سفاکیت کے آغاز سے لے کر اب تک شہداء کی مجموعی تعداد 74 ہزار 609 اور زخمیوں کی تعداد 175 ہزار 872 تک پہنچ گئی ہے۔ پے در پے اعداد و شمار جنگ بندی کو ایک سال سے زائد کا عرصہ گزرنے کے بعد سامنے آ رہے ہیں جبکہ پٹی میں شہداء کے ارقام کا سلسلہ جاری ہے، جس کے ساتھ ہی ملبے تلے سے متعین نکالنے کا کام بھی جاری ہے، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ جنگ کے انسانی نقصانات کا دائرہ معاہدے کے اعلان کے بعد بھی پھیلا ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور (او چا) نے 29 اکتوبر کو جاری کردہ اپنی رپورٹ میں غزہ میں قابض اسرائیل کی جانب سے جولائی بمباری، گولہ باری اور فائرنگ کے تسلسل کی نشان دہی کی ہے، جس کے ساتھ ہی "یلو لائن" کے قریب پیش قدمی اور مسماری کی کارروائیاں بھی جاری ہیں۔ گذشتہ اکتوبر کے مہینے کے دوران غزہ کی پٹی میں وزارت صحت نے 143 شہداء کی شہادت کو دستاویز کیا، جن میں 23 بچے، 11 خواتین اور دو معمر افراد شامل ہیں، اس کے علاوہ 674 دیگر افراد زخمی ہوئے جن میں 190 بچے، 129 خواتین اور 32 معمر افراد شامل ہیں، یوں اکتوبر سنہ 2025ء میں جنگ بندی کے آغاز سے لے کر اب تک صہیونی وزریوں کے نتیجے میں شہداء کی تعداد 1583 تک پہنچ گئی ہے جن میں 348 بچے، 154 خواتین اور 50 معمر افراد شامل ہیں، جبکہ زخمیوں کی تعداد 5696 ہو گئی ہے جن میں 1731 بچے، 966 خواتین اور 226 معمر افراد شامل ہیں۔



عالمی صحافت www.sahafat.in
U.K.
DAILY SAHAFAT Birmingham
۲۲ جمادی الاول ۱۴۴۸ھ
03-11-2026
صحافت برمنگھم 02

اکتوبر کے دوران مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں 14 خواتین 42 بچوں سمیت 600 گرفتاریوں کا انکشاف

غزہ: مرکز فلسطین برائے امور اسیران نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے گذشتہ اکتوبر کے مہینے کے دوران مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں چھاپہ مار اور تلاشی کی کارروائیوں میں شدت پیدا کر دی ہے، جس کے دوران 14 خواتین ولڑکیوں اور 42 بالغ بچوں سمیت 600 سے زائد گرفتاریوں کو ونتاءزہ کیا گیا۔مرکز نے اپنے ایک بیان میں بتایا کہ قابض فوج نے فلسطینی دیہاتوں، کیمپوں اور قصبوں میں دسیوں شہریوں کو نشانہ بناتے ہوئے اجتماعی گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رکھا، جن کے دوران میدانی گلی میں تحقیقات اور زدوکوب کیے جانے کی سازشیں کی گئیں، جبکہ اسیران کو ان مکانات میں حراست میں رکھا گیا جن پر قبضہ کرکے انہیں عارضی تحقیقاتی مراکز میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔اس نے اشارہ کیا کہ قابض فوج نے زیادہ تر گرفتار شدگان کو ان سے تحقیقات کرنے اور انہیں اس سرگرمیوں میں حصہ نہ لینے کی دھمکیاں دینے کے بعد رہا کر دیا جنہیں وہ اشتعال انگیز سرگرمیاں قرار دیتی ہیں، یا سماجی رابطوں کی سائٹس پر تحریریں نشر کرنے سے روکا۔انجلیل گورنری میں قابض افواج نے شہر کا محاصرہ کر لیا، بیتگلزوں گھروں پر چھاپے مار کر تلاشی لی اور ان کے سامان کو نقصان پہنچایا، ان کے ساتھ ہی شہریوں کو ہراساں کیا گیا اور ان میں سے کچھ کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کیا گیا، جبکہ گرفتاریوں کی ایک وسیع مہم کے نتیجے میں خواتین، بچوں، معمر افراد اور سابق اسیران سمیت 120 سے زائد شہریوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

خواتین اور بچوں کی گرفتاری

خواتین اور بچوں کو نشانہ بنانے کے حوالے سے مرکز نے بتایا کہ اکتوبر کے دوران نابالغ بچوں کی گرفتاری کے واقعات کی تعداد 42 سے تجاوز کر گئی اور اشارہ کیا کہ طباس سے تعلق رکھنے والی 17 سالہ نابالغ اسیر وندی عودہ کی حراست میں گرفتاری کو دس ماہ سے زائد کا عرصہ گزرنے کے باوجود مزید ایک مہینے کی توسیع کر دی گئی۔اس نے مزید کہا کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے لے کر اب تک فلسطینی بچوں کی گرفتاریوں کے کل واقعات کی تعداد دو ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔خواتین کی گرفتاری کے سطح پر مرکز نے ذکر کیا کہ قابض فوج نے گذشتہ مہینے کے دوران 14 خواتین کو گرفتار کیا، جن میں لڑکیوں کے الھیز ریہ سیکنڈری سکول کی پرنسپل رندہ ابو زیاد، رام اللہ سے سیاسی کارکن سرحد، تنعین سے صحافی مرح محمود شامل ہیں۔

اس کے علاوہ قابض افواج نے دوبارہ دو سابق اسیرات کو گرفتار کیا، جو بیت فجر سے شرق الیلمون اور انجلیل سے نہیل ابوعیشہ ہیں، اس کے علاوہ رام اللہ سے خولہ معطان اور نابلس سے عالیہ صوافطہ کو بھی گرفتار کیا گیا۔ان گرفتاریوں میں طوباس سے چار بچوں کی ماں سعیدہ وندی عودہ بھی شامل تھیں، جنہیں کہ شہر پر خود کو تحویل میں دینے کے لیے دباؤ ڈالا جا سکے، اس کے ساتھ ہی نابلس سے یونیورسٹی کی طالبہ ایماء صلاح شریدہ، اور تنعین گورنری کے گاؤں قُصرہ سے دو بہنیں سہی اور ایمان قاہم صبابعہ بھی شامل تھیں۔متعوبہ بیت المقدس میں، قابض کی انٹیلی جنس نے القدس کی المرابطہ جنتی امارہ کو طلب کیا، اور انہیں بابرکت مسجد اقصیٰ سے دور کرنے کا ایک نیا فیصلہ ان کے حوالے کیا۔



580 سے زائد انتظامی قید کے احکامات

انتظامی قید کی فائل میں مرکز نے واضح کیا کہ قابض کی عدالتوں نے اکتوبر کے دوران 580 سے زائد انتظامی قید کے احکامات جاری کیے، جو نئے احکامات اور اسیران کی حراست میں بغیر کسی واضح الزام کے اضافی ادوار کی تجدید کے احکامات میں تقسیم تھے۔اس نے بتایا کہ یہ احکامات اسرائیل کے جنرل کیسوٹی سروس الشاباک کی سفارشات کے رخمیل میں جاری کیے جاتے ہیں، جو انتظامی قید کی فائل کی نگرانی کرتی ہے۔اس نے اس طرف توجہ دلائی کہ ان احکامات نے نابالغ بچوں اور اسیرات کو بھی نشانہ بنایا، جن میں سیاسی کارکن سرحد شامل ہیں جنہیں ان کی گرفتاری کے چند دنوں بعد بغیر کسی الزام کے انتظامی قید میں منتقل کر دیا گیا، جبکہ انجلیل سے نابالغ اسیرہ ونداء حماد کے لیے پانچویں بار انتظامی قید کی تجدید کی گئی۔

عمر قید اور دسیوں سال کی قید کے احکامات

عدالتی احکامات کے حوالے سے، مرکز نے ستمبر کے دوران قابض کی عدالتوں کی جانب سے متعدد فلسطینی اسیران کے خلاف عمر قید اور دسیوں سال کی قید کے احکامات کے صدور کو نوٹ کیا۔اس نے بتایا کہ جاری ہونے والے احکامات میں جنین سے اسیر عُلی ابوظیر کے خلاف اس کی گرفتاری کے چھ سال بعد عمر قید کا حکم شامل ہے، اس کے ساتھ ہی ان پر ساڑھے چار لاکھ شیکل کے مالی معاوضے کی ادائیگی بھی مسلط کی گئی۔اس کے علاوہ قابض کی عدالتوں نے جنین سے اسیر محمد ولید ترکمان کے خلاف 45 سال کی حتمی قید، نابلس سے اسیر محمد جبر خنفیر کے خلاف 25 سال، جبکہ القدس کے اسیر فادی ابوغربیہ کے خلاف 12 سال کی قید کا حکم سنایا۔ان احکامات میں رام اللہ سے تعلق رکھنے والے دو اسیران عمر فضال البرغوثی اور مہند نجیب الرفاعی کے خلاف ساڑھے 13 سال کی قید کے احکامات بھی شامل تھے۔

’امریکی اڈے خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتے، آپ کو کیا بچائیں گے‘

عباس عراقی کا خطے کے ایران مخالف ممالک کو ماضی کی غلطیاں نہ دہرانے کا مشورہ، واشنگٹن کو جنگ کے بجائے سفارتی راستہ اختیار کرنے پر آمادہ کرنے کی نصیحت

تہران، (ایجنسیاں): ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقی نے خطے کے ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ ایران کے خلاف امریکہ کی مکمل جنگی فوجی کارروائی کا حصہ نہ بنیں اور واشنگٹن کو جنگ کے بجائے سفارتی راستہ اختیار کرنے پر آمادہ کریں۔روسی ٹی وی کی ونتاءو دیتے ہوئے عباس عراقی نے کہا کہ ایران نے خلیجی ممالک کو وہ بلیو سیریم لیڈر تہام اہم ریاستی امور کی نگرانی کر رہے ہیں۔عراقی کے مطابق حکومتی اور ریاستی معاملات سے متعلق فیصلے سپریم لیڈر کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور وہ اپنی ذمہ داریاں انتہائی فعال انداز میں انجام دے رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایران کو ایسے دشمنوں کا سامنا ہے جو اہم شخصیات کو نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں، اس لیے سیکورٹی کے معاملے میں غیر معمولی احتیاط ضروری ہے۔



’سپریم لیڈر تہام اہم ریاستی امور کی نگرانی کر رہے ہیں‘

ایرانی وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ سیکورٹی خدشات کے باعث سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کی تصاویر منظر عام پر نہیں لائی جا رہیں تاہم وہ بلاشبہ سپریم لیڈر تہام اہم ریاستی امور کی نگرانی کر رہے ہیں۔عراقی کے مطابق حکومتی اور ریاستی معاملات سے متعلق فیصلے سپریم لیڈر کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور وہ اپنی ذمہ داریاں انتہائی فعال انداز میں انجام دے رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایران کو ایسے دشمنوں کا سامنا ہے جو اہم شخصیات کو نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں، اس لیے سیکورٹی کے معاملے میں غیر معمولی احتیاط ضروری ہے۔

کوششیں ہونی چاہئیں۔انہوں نے امید ظاہر کی کہ خطے کے ممالک ماضی کے تجربات سے سبق سیکھ چکے ہوں گے اور کسی سے تصادم کا حصہ بنے کے بجائے کشیدگی میں کمی اور امن کے قیام کی کوشش کریں گے۔حال ہی میں ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کے فوجی کمانڈرز کو جاری کی گئیں ہدایات کے متعلق عباس عراقی نے کہا کہ اس سے ہماری پوزیشن اور ارادہ واضح ہوتے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ ایران کی مسلح افواج اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے ہر طرح سے تیار ہیں اور گزشتہ دو جنگوں کے دوران مضبوط تر ہو چکی ہیں کیونکہ تجربہ حاصل ہو چکا ہے اور ان تنازعات سے سیکھنے کو ملا ہے۔عباس عراقی نے کہا کہ قطری دفنہ نے دورہ روانگی سے قبل تہران میں مشاورت کی ہے، جس کے بعد نائب وزیر خارجہ قطر روانہ ہوئے تاکہ مذاکرات جاری رکھے جا سکیں اور اس حوالے سے آگاہ کریں گے جبکہ ایران کے نائب وزیر خارجہ کی دوحہ سے تہران واپسی جلد متوقع ہے۔مذاکرات پر بات کرتے ہوئے ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم کسی معاہدے تک پہنچ جاتے ہیں یا نہیں اس کا انحصار ان کئی سوالات کے جواب پر ہے جو تاحال موصول نہیں ہوئے ہیں۔ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ تہران کی جانب سے سفارت کاری جاری رہے گی اور توقع ظاہر کی کہ دوسرے فریق بھی دیگر آپشنز پر اتفاق کیے بغیر کسی دھوکے میں نہ آئے گا، ہم اپنے طور پر کوشش کر رہے ہیں اور امید ہے مختلف فریق بھی سفارت کاری کو ترجیح دے گا۔

آبنائے ہرمز میں بارودی سرنگوں سے ٹکرانے کے بعد دو ٹینکرز تباہ

تہران، (ایجنسی): ایران کی پاسداران انقلاب نے دعویٰ کیا ہے کہ آبنائے ہرمز میں بارودی سرنگوں سے ٹکرانے کے بعد دو آئل

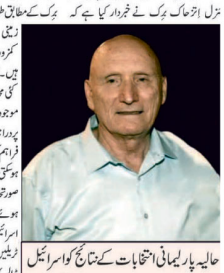


ٹینکر تباہ ہو گئے ہیں۔پاسداران انقلاب فورس نے بتایا کہ دھماکوں کے بعد دونوں جہازوں کو غیر متحرک چھوڑ دیا گیا ہے۔تاہم دعویٰ ہے کہ دونوں ٹینکرز نے غیر معیاز راستے سے گزرنے کی کوشش کرنے کے لیے اپنے پیٹنٹس اور شناختی نظام کو بند کر دیا تھا اور وہ امریکی فوجی تعاون سے کام کر رہے تھے۔بیان میں ٹینکرز کی شناخت بیان سے ملتی ہے۔بیان میں ٹینکرز کی شناخت کے حملے یا تحمد بلا کتوں کے بارے میں معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔آئی آر جی سی نیوی کی اسی طرح کے ایک واقعے میں ایک سپر ٹینکر آبنائے ہرمز کے مشرق میں ایک کان سے ٹکرا گیا تھا، جس سے ایک دھماکہ ہوا اور آگ لگ گئی۔واضح رہے کہ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف حملے شروع کیے جانے کے بعد سے سمندری کشیدگی برقرار ہے۔

اسرائیل کو ’ناقابلِ تلافی تباہی‘ کا سامنا

سابق جنرل کا انتباہ، معاشی صورتحال بھی انتہائی سنگین

حل ابیب، (ایجنسی): سابق اسرائیلی جنرل ہیچر لزنل ارتحاک بروک نے خبردار کیا ہے کہ بروک کے مطابق طویل جنگ کے باعث اسرائیلی زنیی افواج شدید دباؤ، ساتھی کمزوری اور حوصلے میں کمی کا شکار ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ اگر یک وقت کئی محاذوں پر وسیع جنگ چھڑ گئی تو موجودہ فوجی صلاحیت بڑے پیمانے پر دراندازی روکنے اور شہریوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہو سکتی ہے۔سابق جنرل نے معاشی صورتحال پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ طویل جنگ سے اسرائیل کا قومی قرض تقریباً 1.4 ٹریلین شیکل (تقریباً 445 ارب ڈالر) تک پہنچ چکا ہے۔ان کے بقول نمحکہ بین الاقوامی پابندیاں، اسلحے کی فراہمی میں رکاوٹیں اور مالی تنہائی صورتحال کو مزید خراب کر سکتی ہیں۔انہوں نے وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کی پابندیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کرپٹ کرنسی استعمال کرنے کی تجویز کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔



حالیہ پارلیمانی انتخابات کے نتائج کو اسرائیل کے لیے ’’ڈھیتھ سرٹیفکیٹ‘‘ سے تعبیر

غزہ میں اپنی ہی بمباری سے مارے گئے اسرائیلی یرغمالی

سابق فوجی سربراہ کا اعتراف؟ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کو اسرائیل کی ایسی ناکامی قرار دیا جسے روکا جا سکتا تھا

نیویارک، (ایجنسیاں): اسرائیلی فوج کے سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ہرزی حالیوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غزہ میں شدید فوجی بمباری کے دوران بعض یرغمالی اسرائیلی فوج کے ہاتھوں مارے گئے۔اسرائیلی میڈیا کے مطابق مارچ 2025 میں اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کے بعد اپنے پہلے عوامی بیان میں ہرزی حالیوی نے کہا کہ فوج کو معلوم تھا کہ ان حملوں کے مقامات پر یرغمالی بھی موجود تھے۔انہوں نے نیویارک میں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غزہ میں شدید فوجی بمباری کے نتائج بھی سامنے آئے۔



دہائے کیا ہے کہ غزہ میں اسرائیلی فوج کی بمباری کے دوران حماس کے زیر حراست بعض اسرائیلی یرغمالی بھی ہلاک ہوئے تھے۔اسرائیلی حکام کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے میں اسرائیل کی ایسی ناکامی قرار دیا جسے روکا جا سکتا تھا۔تاہم ان کا کہنا تھا کہ اس ناکامی میں کسی شخص کی انفرادی غداری شامل نہیں تھی۔انہوں نے مزید کہا کہ حملے کے بعد غزہ میں حماس کے خلاف زمینی کارروائی شروع کرنے کے لیے سیاسی قیادت کو فوراً فیصلہ کرنا چاہیے تھا۔ہرزی حالیوی نے کہا کہ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے لیے تیار نہیں تھا۔انہوں نے کہا کہ 7 اکتوبر کی صبح جب حماس کا حملہ جاری تھا، اسرائیل نے حزب اللہ کو سخت پیغام بھیجا تھا کہ اگر اس نے کسی قسم کی کارروائی کی تو لبنان کو سخت ردعمل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ہرزی حالیوی نے 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے وقت اسرائیلی فوج کے سربراہ تھے۔غزہ میں کئی ماہ تک جاری رہنے والی اسرائیلی فوجی کارروائی کے بعد انہوں نے مارچ 2025 میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔

ایران پر حملہ یا مذاکرات؟ ٹرمپ اور نیتن یاہو کے اہم رابطے میں بڑے اختلافات سامنے آ گئے

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیراعظم بن یامین نیتن یاہو کے درمیان ایران کے خلاف فوجی کارروائی میں ممکنہ اضافے اور سفارتی مذاکرات کے متعلق پریمی فونک رابطہ ہوا ہے۔خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق امریکی میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ دونوں رہنماؤں نے ایران کے ساتھ جاری جنگ کے حوالے سے بات چیت کی۔



رپورٹ کے مطابق ٹرمپ نے اس بات پر تبادلہ خیال کیا کہ ایران کے خلاف فوجی کارروائی کب اور کس حد تک بڑھائی جائے۔امریکی نیوز ویب سائٹ ایکسیوس نے ایک امریکی اور ایک اسرائیلی عہدیدار کے حوالے سے بتایا ہے کہ دونوں رہنماؤں نے اتوار کو ایران کے ساتھ جاری مذاکرات کی صورتحال پر گفتگو کی۔اسرائیلی عہدیدار کے مطابق نیتن یاہو نے ٹرمپ پر زور دیا کہ امریکا میں وسط مدتی انتخابات کے فوراً بعد ایران کے خلاف حملے شروع کیے جائیں۔اس کے برعکس امریکی عہدیدار کے مطابق ٹرمپ چاہتے ہیں کہ فوجی کارروائی کا فیصلہ کرنے سے پہلے ایران کے ساتھ مذاکرات کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جائے۔ایکسیوس کے مطابق اسرائیلی عہدیدار نے دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی گفتگو کو سخت جبکہ امریکی عہدیدار نے اسے ’’براہ راست‘‘ قرار دیا۔رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران کے معاملے پر واشنگٹن اور تل ابیب کے درمیان مشاورت جاری ہے، تاہم فوجی کارروائی کے وقت اور سفارتی مذاکرات کو مزید موقع دینے کے حوالے سے دونوں رہنماؤں کے مؤقف میں فرق پایا جاتا ہے۔تاحال وائٹ ہاؤس یا اسرائیلی وزیراعظم کے دفتر کی جانب سے اس رابطے کی تفصیلات پر باضابطہ بیان سامنے نہیں آیا۔

تعطیلات کے بعد فرانس میں طلبہ کے احتجاج دوبارہ شروع، تاہم مظاہروں کی شدت میں کمی



پیرس (لیڈر برد/رائٹرز): فرانس میں دو ہفتے کی تعطیلات کے بعد اسکول کھلنے پر پہلی اسکولوں کے طلبہ نے دوبارہ احتجاج شروع کر دیا، تاہم گزشتہ ہفتوں کے مقابلے میں مظاہروں کی شدت کافی کم رہی۔

وزارت تعلیم کے مطابق پیر کو ملک کے 41 ہائی اسکولوں کی ناکہ بندی کی گئی، جو فرانس کے مجموعی 3,700 ہائی اسکولوں کا تقریباً ایک فیصد ہے۔ سرکاری نشریاتی ادارے فرانس اُنفونے یہ اطلاع دی۔خبر رساں ایجنسی رائٹرز کے مطابق پیرس، ماری اور رین سمیت مختلف شہروں میں طلبہ نے اسکولوں کی ناکہ بندی کی کوشش کی۔ تعطیلات سے قبل ملک بھر میں سیکڑوں اسکولوں کو بند کرانے کے لیے احتجاج کیا گیا تھا۔

وزیر تعلیم ایڈوارڈ گیفر نے فرانس انٹر ریڈیو سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسکولوں کی ناکہ بندی یا اس کی کوشش کا ارائہ اب بہت محدود ہے اور اس میں صرف چند اسکول شامل ہیں۔انہوں نے کہا کہ طلبہ کو احتجاج کرنے کی اجازت ہے، لیکن اسکولوں تک رسائی روکنا غیر قانونی ہے۔

فرانسیسی اُنفونے کے مطابق گیفر نے کہا کہ کئی لاکھ طلبہ کا تعلیمی سال متاثر ہونے کا خطرہ ہے اور حکومت ایسا نہیں ہونے دے گی۔

طلبہ کے یہ احتجاج ستمبر میں پیرس کے نواحی علاقوں سے شروع ہوئے تھے اور بعد میں ملک کے دیگر حصوں تک پھیل گئے۔ گزشتہ ماہ احتجاج کا دائرہ تعلیم کے شعبے سے آگے بڑھ کر میونگل اور بڑھتے ہوئے اخراجاتِ زندگی کے خلاف بھی پھیل گیا، جس میں مزدور یونینوں اور سماجی کارکنوں نے بھی حصہ لیا۔ صدر ایمانوئیل میکرون کی انتظامیہ حکومت کے لیے یہ مظاہرے ایک بڑا امتحان بن گئے، جبکہ بعض شہروں میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان پرتشدد جھڑپیں ہوئیں اور دکانوں میں لوٹ مار کے واقعات بھی پیش آئے۔طلبہ کے اہم مطالبات میں خستہ حال اسکولوں کی مرمت، اساتذہ کی تعداد میں اضافہ، یونیورسٹیوں میں داخلے کی نشستیں بڑھانا اور داخلہ نظام میں اصلاحات شامل ہیں۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ موجودہ نظام کی وجہ سے انہیں اپنی پسند کے شعبوں میں داخلہ لینے میں مشکل پیش آتی ہے۔

یونین سنڈیکل لیسین اور اسٹوڈنٹ یونین نے منگل اور جمعرات کو مزید ہڑتالوں کی اپیل کی ہے، جبکہ طلبہ یونین ایلیانس نے منگل کو ملک بھر کی یونیورسٹیوں میں ناکہ بندی کے ساتھ ’’یوم سیاہ‘‘ منانے کا اعلان کیا ہے۔

یونیورسٹی داخلہ نظام سماجی ناانصافی کو فروغ دیتا ہے۔

گزشتہ ہفتے حکومت نے اعلان کیا تھا کہ یونیورسٹی داخلوں کے لیے استعمال ہونے والے پلیٹ فارم ’پارکورسوپ‘ 2028 تک مرحلہ وار تبدیل کیا جائے گا۔فرانس اُنفونے کے مطابق حکومت نے تعلیم کے شعبے میں مجوزہ کٹوتی بھی منسوخ کر دی ہے، 500 اضافی عہدوں کی فراہمی اور ہائی اسکول کے پہلے سال کی ہر جماعت میں طلبہ کی تعداد 28 تک محدود رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔اس کے علاوہ اسکولوں کی مرمت کے لیے چار ارب یورو (4.47 ارب ڈالر) اور اعلیٰ تعلیم میں 15 ہزار نئی نشستیں فراہم کرنے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔

تاہم طلبہ تنظیموں کے نمائندوں نے ان اقدامات کو ناکافی قرار دیتے ہوئے احتجاج جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔طلبہ تنظیم لے لیسیین ’کے صدر پیئر سوزرانے اتوار کو کہا کہ ان کی تنظیم اسکولوں کی ناکہ بندی کی اپیل کر رہی ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

نیت پر سوال

اتر پردیش حکومت نے مختلف محکموں اور مقامی اداروں میں براہ راست بھرتی کے لیے منتخب۔ امیدواروں کے لیے کیرکٹر شیٹیکیٹ کی ضروریات میں ایک اہم تبدیلی کی ہے۔ اس قاعدے کے تحت اگر کوئی نوجوان ریاست میں نظام کو بدلنے کے مقصد سے سڑکوں پر نکلتا ہے اور تشدد میں ملوث ہوتا ہے تو اسے سرکاری ملازمت سے نااہل قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی ایسی تنظیم کا رکن ہے جس کا مقصد تشدد کے ذریعے سماجی نظام کو تبدیل کرنا ہے تو وہ بھی نااہل ہو جائے گا۔ تاہم، قوانین میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی شخص کو صرف اس کے سیاسی نظریے کی بنیاد پر نااہل نہیں کیا جائے گا۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کسی بھی جمہوری نظام میں پرتشدد سرگرمیوں کی کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ تاہم، سوال یہ ہے کہ کیا تشدد کو روکنے کے لیے حکومتی اقدامات بالواسطہ طور پر جمہوری آوازوں کو دبا سکیں گے؟ حکومت کے خلاف عوامی مظاہروں کی نوعیت، اور ان میں تشدد اور انارکی جو حالیہ دنوں میں بہت سے ممالک میں دیکھی گئی، اسے احتجاج کی جمہوری شکل نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس طرح کے احتجاج سے نمٹنا ایک اہم چیلنج ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہمارے ملک کے نوجوان حکومت سے اپنے اختلاف کے اظہار کے لیے وہی طریقے اختیار کریں۔ ہندوستان عام طور پر جمہوری روایات پر یقین رکھتا ہے اور اس کے مطابق پرامن طریقے سے اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے، چاہے وہ حکومت کی حمایت میں ہو یا مخالفت میں۔ ایسی صورت حال میں، ریاستی حکومت کی طرف سے تشدد کے خلاف علیحدہ منے قوانین کا اعلان کرنے کی ضرورت کے تناظر کو سمجھنا مشکل ہے۔ اگر چہ اتر پردیش حکومت کا کہنا ہے کہ تشدد میں واضح شرکت کی مکمل تصدیق ہونے تک کسی کو بھی ملازمت سے محروم نہیں کیا جائے گا، لیکن سوال یہ ہے کہ اس معاملے میں ان منے قوانین کی تشریح کون کرے گا؟ عوامی تحریکوں میں تشدد کے تعین کی بنیاد کیا ہوگی اور حکومت اس بات کو کیسے یقینی بنائے گی کہ کسی بھی قسم کے احتجاج کو پرتشدد قرار نہیں دیا جائے گا؟ یہ واقعہ نہیں ہے جہاں تشدد کی بنیاد پر افراد کو نااہل قرار دیا جائے گا۔ 2021 میں بہار میں ایک حکم نامے میں کہا گیا تھا کہ اگر کوئی احتجاج گزیٹڈ کا باعث بنتا ہے اور امن وامان کا مسئلہ پیدا کرتا ہے، تو اس میں ملوث افراد کو سرکاری ملازمت سے محروم کر دیا جائے گا۔ اس تناظر میں کیرکٹر شیٹیکیٹ جاری کرنے کی ہدایات بھی جاری کی گئیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی اتر پردیش میں جاری کردہ قوانین کا مقصد عام شہریوں اور نوجوانوں کو مظاہروں میں حصہ لینے اور تشدد کا سہارا لینے سے روکنا ہے، یا یہ خوف پیدا کرنے اور حکومت کے خلاف اختلاف کی آوازوں کو ابھرنے سے پہلے ہی دبانے کی کوشش ہے؟ ایسے وقت میں جب بے روزگاری پہلے ہی ملک کو درپیش سب سے بڑے چیلنجز میں سے ایک ہے، اس طرح کے حالات کے اثرات کو سمجھنا آسان ہے۔ جمہوریت میں تشدد کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ لیکن اگر نوجوانوں کو سرکاری ملازمتوں سے محروم کرنے کے لیے کوئی قاعدہ نافذ کیا جائے تو کیا اسے اظہار رائے پر پابندی کے طور پر دیکھا جائے گا اور کیا اس سے جمہوری حقوق متاثر نہیں ہوں گے؟

حکومتوں کے ظالمانہ رویے نے صبر کا باندھ توڑ دیا



ڈاکٹر شجاعت حسین

مصیبت میں بے اختیار لوگوں کو سکون مل سکتا ہے، مشکلات میں انہیں حوصلہ مل سکتا ہے، خاموشی میں مزاحمت کے الفاظ پیدا ہو سکتے ہیں اور مایوسی میں بہتر زندگی کی امید جنم لے سکتی ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے احتجاج رونما ہو رہے ہیں۔ جنہز منتز کے احتجاج کے طریقہ کار کو دنیا کے مختلف حصوں میں اپنایا گیا اور لوگوں نے اپنے اپنے ممالک میں حکومتوں کے خلاف اسی طرز پر آواز بلند کی۔ 20 جولائی کو جنہز منتز کا احتجاج واقعی اتوکما، بے مثال اور اپنی نوعیت میں منفرد تھا؟

ہندوستان ہی نہیں بلکہ فرانس کی سڑکوں اور شہروں میں بھی سے بھرے شہریوں کے بڑے بڑے ہجوم دیکھنے کو ملے۔ چلی، بلیجیم، ٹیونس، انڈونیشیا، پرتگال، سربیا، الجیریا، نیپال، مڈغاسکر اور انڈونیشیا جیسے ایک دوسرے سے بالکل مختلف ممالک میں بھی جنہز منتز کے طرز پر منظم عوامی احتجاج سامنے آئے۔ دلچسپ اور ظریفہ نعروں والے پوسٹر، سڑکوں پر جھڑپیں، میٹ گن، آنسو گیس، واٹر کینن، فلیش بینگ گرینیڈ، فائرنگ، الطیاں اور گرفتاریاں، یہ سب ان احتجاجوں کا حصہ ہے۔ لوگ ایک دور کے خاتمے کی بات کر رہے ہیں اور ایک نئی شروعات کے بارے میں قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔ ہر جگہ یہ احساس دکھائی دیتا ہے کہ اب صبر ہو چکا ہے، حالات بری طرح بگڑ چکے ہیں اور مستقبل کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لیے بڑی سیاسی تبدیلیاں فوری طور پر ضروری ہیں۔

یہ سب کچھ اچانک نہیں ہوا۔ حکومتوں کی بے حسی اور ظالمانہ رویے نے صبر کے پیمانے کا بانڈ توڑ دیا ہے۔ ان احتجاجوں اور ناراض شہریوں کے غصے کو سمجھنا ایک فوری ضرورت بن چکا ہے۔ لیکن مبصرین کی جانب سے کی جانے والی تلخ در حقیقت بدنیوں اور الجھے ہوئے تجزیوں نے معاملے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔

اپنے ملک بنگلہ دیش کے صحافی نیوز ایڈیٹر ہیں۔ جنہز منتز کے احتجاج کی زیادہ تر فوٹیج حاصل کرنے کی کوشش میں ان احتجاجوں میں پھیلی افراتفری، آتش زنی اور املاک کو جان بوجھ کر نقصان پہنچانے کے واقعات کو نظر انداز کرتے ہیں۔ ایسے مناظر دیکھنے اور ایسے حالات سننے میں عوام کی دلچسپی یہ تنقید ہے اور وہ تنقید ہی سننا چاہتی ہیں۔

یہ تنقید بے بنیاد نہیں ہے جہاں ہے بے اختیاری عام ہو چکی ہے۔ بہت سے ممالک حتیٰ کہ مہنگی ممالک میں بھی، کروڑوں لوگوں کو محسوس ہوتا ہے کہ اپنی زندگیوں کو تشکیل دینے والے امور اور پالیسیوں پر ان کا تقریباً کوئی اختیار نہیں۔ ہماری دنیا مسلسل نسل کشی، بدعنوان حکومتوں، بڑھتی ہوئی سماجی ناہمواری، انتقابوں کے ساتھ ناانصافی اور ظلم جیسے مسائل سے پریشان ہے۔ یہ دیکھا جاتا ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ طاقت چند لوگوں کے ہاتھوں میں مرکوز ہے، جبکہ بے اختیاری بہت بڑی تعداد میں لوگوں کا مقدر بن چکی ہے۔ بے اختیاری کی مختلف شکلیں موجود ہیں، جن کا معاشرے میں بڑے پیمانے پر مشاہدہ کیا جارہا ہے۔ بے اختیاری مختلف درجوں اور مختلف نقصان دہ اثرات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے، لیکن ہر صورت میں یہ لوگوں کی زندگیوں پر ایک خوفناک بوجھ ہوتی ہے۔

ہم ایسے دور میں رہ رہے ہیں جہاں بے اختیاری عام ہو چکی ہے۔ بہت سے ممالک جتنی کم دولت رکھتے ہیں، ان کے معاشرے میں بڑے پیمانے پر مشاہدہ کیا جارہا ہے۔ بے اختیاری مختلف درجوں اور مختلف نقصان دہ اثرات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے، لیکن ہر صورت میں یہ لوگوں کی زندگیوں پر ایک خوفناک بوجھ ہوتی ہے۔

جب افراد اور گروہ خود کو بے اختیار محسوس کرتے ہیں تو انہیں ایک بے رحم دنیا کا بھاری دباؤ اپنے اوپر محسوس ہوتا ہے۔ ان کے پاس سنانے کے لیے اپنی اپنی کہانیاں ہوتی ہیں۔ وہ مختلف طریقوں سے مزاحمت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن انہیں لگتا ہے کہ انہیں معاشرے سے باہر دھکیل دیا گیا ہے۔

تبصرہ نگار کا ماننا ہے کہ وہ تکلیف اٹھاتے ہیں۔ چیزیں ٹھہرے تھتی ہیں۔ بے اختیاری انسان کے اندر اس دنیا سے تعلق اور دلچسپی کے احساس کو بھی تباہ کر دیتی ہے، جسے وہ دور دشمن اور بے رحم سمجھتا ہے۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ بنیادی سطح پر بے اختیاری کے دوسرے پہلو کو بھی ظاہر کرتی ہے۔

عاشیہ پر کیے گئے لوگ یعنی کمزور لوگ طاقتور لوگوں کو شکست دے سکتے ہیں۔ ڈیوڈ گولیاتھ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ کمزوری کو طاقت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

طاقتور لوگوں کے بنائے ہوئے طاقت کے کھیل میں حصہ لینے سے انکار کرنے کو وہ ثابت کر سکتے ہیں کہ دوسروں سے وہ کام کروانے کی صلاحیت، جو وہ عام حالات میں خود نہ کرتے، صرف طاقتور لوگوں کی جاگیر نہیں ہے۔

مستقبل کیا ہوگا؟ ہم یہ نہیں جان سکتے کہ اوپر سے مسلط کی جانے والی انسانی طاقت کے خلاف ان بااثر شروع ہونے اور کب تک والی، بھی آہستہ اور کبھی تیز مزاحمتوں کا مستقبل کیا ہوگا۔

لیکن ایک بات یقینی معلوم ہوتی ہے: بے اختیار لوگوں کی ان بغاوتوں کی بدولت دنیا کو ایک بار پھر یاد آیا ہے کہ دبے ہوئے لوگ طاقتور لوگوں کو حیران کر سکتے ہیں۔ وہ انہیں اس وقت یاد دلا سکتے ہیں جب وہ خود کو سب سے زیادہ محفوظ سمجھ رہے ہوں، اور طاقت کے نظام میں جمہوری دیانت، شرافت اور انصاف کی عجت کو مزید جگہ دے سکتے ہیں۔

دنیا بھر میں بے اختیار لوگوں کے یہ احتجاج نئے سیاسی سوالات پیدا کر رہے ہیں۔

کیا یہ وہی چیز ہے جسے بلیجیم کے مفکر "JägerAnton" نے ظریہ انداز میں "Hyperpolitics" کہا ہے؟ یعنی کبھی کبھار ہونے والے ایسے احتجاج جو بہت زیادہ شور اور ہلچل پیدا کرتے ہیں، لیکن آخر کار سب کچھ ویسا ہی رہتا ہے؟

یا پھر اس کے بجائے ہم سیاسی مجبورات کی طرف بڑھ رہے ہیں، جہاں منتخب حکومتیں ان بغاوتوں کا ساتھ دینے پر مجبور ہوں گی اور ایسی بنیادی نئی پالیسیاں بنائیں گی جو مشکل ساختی مسائل کو حل کریں؟ مثلاً سماجی ای سی کی برخاستگی، عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس کو ہٹانا، ایس آئی آر کو منسوخ کرنا، ہر ذہب وفرقے سے سچ بحال کرنا، تعلیم یافتہ لوگوں کو نوکری فراہم کرنا، عورتوں کی حفاظت، بیروزگار پگام وغیرہ وغیرہ خصوصی تجویزیں۔

یا یوں کہیں کہ ہم ایک بار پھر پرانے طرز کے انقلاب کے ابتدائی مراحل دیکھ رہے ہیں؟

ایسے تیز رفتار انقلابات جنہوں نے فرانس (1789)، میکسیکو (1910)، روس (1917)، ایران (1979) اور عرب بہار کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا، جہاں بے اختیار لوگ متحد ہو کر اپنے ظلم کے ذمہ دار حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، لیکن بعض صورتوں میں طاقت کے اشتراک پر مبنی جمہوریت بھی بنا ہو گی۔

یہ امکان ہی ہے کہ یہ بغاوتیں ایک اور، کم معروف قسم کے انقلاب کی علامات ہیں۔

ایک ایسا انقلاب جس کی رفتار مختلف ہے:

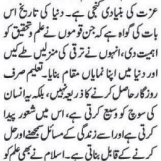
آہستہ رفتار، طویل مدتی جمہوری انقلاب۔

ایسے انقلاب جن میں سکون کے ادوار کے درمیان ناراض شہریوں کی اچانک بغاوتیں نہ فراموش احتجاج سامنے آتے رہتے ہیں۔

ہم اوپر سے مسلط کیں مالی طاقت کے خلاف مزاحمتوں کے مستقبل کو نہیں جان سکتے۔

لیکن ایک بات واضح ہے: بے اختیار لوگوں کی ان بغاوتوں نے دنیا کو یاد دلایا ہے کہ دبے ہوئے لوگ طاقتور لوگوں کو حیران کر سکتے ہیں، لیکن اچانک شکل میں ذائل سکتے ہیں، اور ان لوگوں کی زندگیوں میں زیادہ جمہوری دیانت، شرافت اور انصاف کی عجت کو جو خود کو بکھل جمہوری انقلاب سے خارج کیے جانے پر پایں محسوس کرتے ہیں۔ ●●

مسلمان تعلیمی میدان میں پسماندہ کیوں؟ اسباب، مسائل اور حل



محمد حسنین مصباحی

تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی، خوش حالی اور عزت کی بنیادی کنجی ہے۔ دنیا کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جن قوموں نے علم وتحقیق کو اہمیت دی، انہوں نے ترقی کی منزلیں طے کیں اور دنیا میں اپنا نمایاں مقام بنایا۔ تعلیم صرف روزگار حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ یہ انسان کی سوچ کو وسیع کرتی ہے، اس میں شعور پیدا کرتی ہے اور اسے زندگی کے مسائل سمجھنے اور حل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اسلام نے بھی علم کو غیر معمولی اہمیت دی ہے اور مسلمانوں کو غور وفکر، تحقیق اور سیکھنے کی ترغیب دی ہے۔ ایک زندہ اور باشعور مسلمان علم وتحقیق کے میدان میں دنیا کی رہنمائی کرتے تھے، لیکن آج بہت سے مسلم معاشرے جدید تعلیم، سائنسی تحقیق اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ ایسے میں یہ سوال اہم ہے کہ مسلمان تعلیمی میدان میں پیچھے کیوں رہ گئے اور اس صورت حال کو کیسے بدلا جاسکتا ہے؟

تعلیمی پسماندگی کے بنیادی اسباب: مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کی کئی وجوہات ہیں، جن میں غربت اور معاشی مشکلات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بہت سے خاندان ایسے ہیں جو اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے متحمل نہیں ہو پاتے۔ بہت سے بچے اور بچیاں اسکول جانے کے بجائے گھریلو کاموں یا روزگار میں ہاتھ بٹانے پر مجبور ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں کی کمی، خاص طور پر دیہی علاقوں میں، بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ بعض علاقوں میں معیاری اسکولوں، کالجوں، لائبریریوں اور دیگر تعلیمی سہولتوں کی بھی بچوں کی تعلیمی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے۔ ان مسائل پر توجہ دیے بغیر تعلیمی پسماندگی کو دور کرنا مشکل ہے۔ تعلیم کے بارے میں بیداری کی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ بعض والدین بچوں کو اسکول میں داخل تو کرا دیتے ہیں، لیکن ان کی پڑھائی، حاضری اور تعلیمی کارکردگی پر مناسب توجہ نہیں دیتے۔ بعض بچیوں پر بچوں کی تعلیم کے مقابلے میں کم توجہ دی جاتی ہے، حالاں کہ معیاری تعلیم مستقبل میں دی جانے والے، حالاں کہ معیاری تعلیم مستقبل میں بہتر مواقع پیدا کرسکتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں، ان کی تعلیمی ضروریات کو سمجھیں اور انہیں اپنی صلاحیتوں کے مطابق آگے بڑھنے کا موقع دیں۔

جدید تعلیم اور عملی مہارتوں کی ضرورت: آج کا دور تیزی سے بدل رہا ہے۔ سائنس، کمپیوٹر، مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی نے زندگی کے تقریباً ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ ایسے حالات میں صرف ڈگری حاصل کرنا کافی نہیں، بلکہ عملی مہارتیں سیکھنا بھی ضروری ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی تعلیم کے ساتھ کمپیوٹر زبان، ترجمہ، تاکہ روبار اور دیگر مفید ہنر سیکھیں، تاکہ وہ بدلتے ہوئے حالات میں بہتر مواقع حاصل کرسکیں۔

مسلم تعلیمی اداروں کی بھی وقت کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اپنے نظام تعلیم کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ طلبہ کو کتابی علم کے ساتھ عملی تربیت، تحقیق اور تنقیدی سوچ کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اساتذہ کی تربیت اور تعلیمی معیار میں بہتری پر بھی توجہ دی جائے، تاکہ طلبہ صرف امتحان پاس کرنے تک محدود نہ رہیں، بلکہ حقیقی زندگی کے مسائل حل کرنے کے قابل بن سکیں۔

دینی اور عصری تعلیم میں ہم آہنگی: مسلمانوں کے لیے دینی اور عصری تعلیم دونوں اہم ہیں۔ دینی تعلیم انسان کو اخلاق، دیانت داری، سچائی اور ذمہ داری کا درس دیتی ہے، جب کہ جدید علوم اسے طب، سائنس، انجینئرنگ، معاشیات اور دوسرے شعبوں میں آگے بڑھنے کے قابل بناتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان غیر ضروری فاصلے پیدا کرنے کے بجائے ایسی فضا قائم کرنے کی ضرورت ہے جہاں دینی علوم کے ساتھ جدید علوم حاصل کرنے کی بھی حوصلہ افزائی ہو۔

مدارس کو طلبہ کو بھی اپنی دلچسپی اور صلاحیت کے مطابق جدید علوم اور زبانیں سیکھنے کے مواقع ملنے چاہییں۔ اسی طرح جدید تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے طلبہ کو اخلاقی تربیت اور اپنی تہذیبی وعلمی روایت سے واقفیت حاصل ہوئی چاہیے۔ اس طرح ایک ایسی نسل تیار ہو سکتی ہے جو علم کے ساتھ اچھے کردار کی بھی حامل ہو۔

اساتذہ، معاشرے اور حکومت کی ذمہ داری: تعلیمی ترقی صرف طلبہ یا اساتذہ کی ذمہ داری نہیں، بلکہ اس میں پورے معاشرے کا کردار ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ تعلیم کے بجٹ میں اضافہ کرے، تعلیمی اداروں کے معیار کو بہتر بنائے اور تعلیمی سہولتوں کی کمی کو دور کرنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کرے۔ مسلم معاشرے کے صاحب حیثیت افراد اور سماجی تنظیموں کو غریب طلبہ کے لیے وظائف، کتابوں اور تعلیمی اخراجات میں مدد فراہم کرنی چاہیے۔ ضرورت مند طلبہ کی مدد سے دیرپا اور مستقل بہتری ہو سکتی ہے، بلکہ پورا معاشرہ ترقی کرسکتا ہے۔

لڑکیوں کی تعلیم پر بھی خصوصی توجہ دینا ضروری ہے۔ ایک تعلیم یافتہ لڑکی اپنی زندگی بہتر بنانے کے ساتھ اپنے خاندان اور آنے والی نسلوں کی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے لڑکوں اور لڑکیوں، دونوں کو تعلیم کے مساوی مواقع ملنے چاہییں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کی صلاحیتوں کو پہچانیں اور ان کے لیے تعلیم کے راستے آسان بنائیں۔

ماضی پر فخر کے ساتھ مستقبل کی تیاری: مسلمانوں کی عظمت پر فخر کرنے سے نہیں، بلکہ علم، محنت اور عملی اقدامات سے ہوتی ہے۔ اگر مسلمان تعلیم کو اپنی اولین ترجیح بنائیں، نئی نسل کو علم وتحقیق کی طرف راغب کریں اور بدلتے ہوئے دور کے تقاضوں کو سمجھیں تو وہ ترقی کے نئے راستے کھول سکتے ہیں۔ تعلیم ہی وہ ہتیار ہے، جس پر ایک باشعور، مضبوط اور روشن مستقبل رکھنے والے معاشرے کی تعمیر ممکن ہے۔ ○○○

ڈاکٹر محمد ممتاز فرخ کی کتاب ''اظہارِ مطالعہ''



ڈاکٹر منصور خوشتر، دربھنگہ

کہا جاتا ہے کہ کتابیں انسان کی سب سے بہترین دوست ہوتی ہیں۔ یہ نہ صرف علم میں اضافہ کرتی ہیں بلکہ سوچنے، سمجھنے اور چیزوں کو ایک نئے زاویے سے دیکھنے کا سلیقہ بھی سکھاتی ہیں۔ لیکن کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے تاثرات کو تحریر کی شکل دینا ایک الگ صلاحیت ہے۔ ہر پڑھنے والا اچھا تبصرہ نگار نہیں بن سکتا، کیونکہ کسی کتاب کو پڑھنا اور اس کے موضوع، اسلوب، کمزور و مضبوط پہلوؤں کو تحریر میں سامنے پیش کرنا ایک دوسری بات ہے۔ اس کے لیے وسیع مطالعہ، عمیق نظر اور اظہار کی صلاحیت درکار ہوتی ہے۔ ڈاکٹر محمد ممتاز فرخ کی کتاب ''اظہارِ مطالعہ'' اسی مطالعے اور اس سے پیدا ہونے والے فکری و ادبی تاثرات کا مجموعہ ہے۔ یہ ان کے مضامین کی پہلی کتاب ہے، جس میں مختلف موضوعات پر تحریر کردہ چودہ مضامین شامل ہیں۔ ان مضامین کی خاص بات یہ ہے کہ ان میں پیش کردہ کتابوں کا تعلق مختلف کتابوں کے مطالعے سے ہے۔ کہیں افسانوی ادب زیر بحث ہے، کہیں تنقید و تحقیق کی کتابوں کا جائزہ لیا گیا ہے، کہیں ادب اطفال کی کتابوں اور اس کی مختلف جہتوں پر گفتگو ہے تو کہیں شخصیات کی زندگی، فن اور ادبی خدمات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب بعض تبصروں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسے قاری کے ذہنی سفر کی روداد بھی ہے جس کے لیے مطالعہ محض وقت گزاری نہیں بلکہ زندگی کا ایک اہم مشغلہ ہے۔

ڈاکٹر محمد ممتاز فرخ، نہایت نیک کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اردو زبان وادب سے گہرا شغف رکھنے والے بیحد قلم کار اور مرتب ہیں۔ ان کی پیدائش 15 فروری 1964 کو ضلع نالندہ، بہار کے گاؤں بیر خیلات چک میں ہوئی۔ ان کے والد محمد انور مرحوم علم وادب سے محبت رکھنے والے شخص تھے۔ ممتاز فرخ کی ابتدائی زندگی اور ادبی ذوق کی تشکیل میں والد کی تربیت اور ان کی طرف سے فراہم کیے جانے والے بچوں کے رسائل کا اہم کردار رہا۔ انہوں نے پٹنہ یونیورسٹی سے دو مضامین میں ایم اے کیا، بعد ازاں یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ملازمت کے دوران وہ بہار قانون سازیہ سکریٹریٹ، پٹنہ کے اردو شعبے میں سینئر افسر کے عہدے پر فائز رہے اور 2024 میں سبکدوش ہوئے۔ ان کی علمی وادبی دلچسپی کا اندازہ ان کی ساٹھ سے زائد تصانیف اور مرتبہ کتابوں سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ ''فکر تونسوی: حیات و خدمات'' ان کا تحقیقی کام ہے، جو 2015 میں شائع ہوا۔ ''محبت اور وحید اختر اور بک اوپریم'' 2022ء، منظر عام پر آئی، جب کہ ''افکار و اطوار'' کے نام سے ڈاکٹر عابدی کے متفرق مضامین کا انتخاب 2025ء میں شائع ہوا۔ اب ''اظہارِ مطالعہ'' کے ذریعے انہوں نے اپنی تحریری صلاحیت اور مطالعے کے مختلف پہلوؤں کو قارئین کے سامنے پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر ممتاز فرخ سے میری بھی ڈاکٹر عطا عابدی صاحب کے ساتھ ملاقاتیں رہی ہیں۔ ان ملاقاتوں میں انہیں قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملا۔ وہ ایک خوش مزاج، ملنسار، شریف النفس اور اچھے انسان ہیں۔ ان کی گفتگو میں سنجیدگی اور طبیعت میں سادگی محسوس ہوتی ہے۔ ان کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ وہ ادبی تعلقات کو محض رسمی رابطے تک محدود نہیں رکھتے بلکہ محبت اور خلوص کے ساتھ نبھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عطا عابدی صاحب سے ان کی دیرینہ قربت بھی اسی خلوص اور علمی دلچسپی کا اظہار ہے۔

کتاب کا انتساب بظاہر چند سطروں پر مشتمل ہے، لیکن اس کے پیچھے ایک طویل تعلق، محبت اور احترام کی پوری داستان موجود ہے۔ ڈاکٹر ممتاز فرخ نے اپنی کتاب ''اظہارِ مطالعہ'' کو ڈاکٹر عطا عابدی کے نام ان الفاظ کے ساتھ منسوب کیا ہے:

''علم و وفا کے حسین پیکر
محترم ڈاکٹر عطا عابدی بھائی
کے نام
جن کی محبت اور رہنمائی نے
میرے اندر علم وادب کا ذوق بیدار کیا۔''

یہ انتساب محض کسی بزرگ یا دوست کے نام کتاب پیش کرنے کی رسمی کارروائی نہیں ہے، بلکہ اپنے علمی و ادبی سفر کی صورتی کو سامنے پیش کرنے کے کھلے دل سے اعتراف ہے۔ کسی انسان کی شخصیت اور اس کی محبت کا یہ انداز کہ وہ دوسرے کے اندر علم وادب کا ذوق پیدا کردے، یقیناً بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ڈاکٹر ممتاز فرخ نے اپنے پیش لفظ میں اس تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ڈاکٹر عطا عابدی سے ان کی رفاقت پچیس سال سے زیادہ عرصے پر محیط ہے۔ دونوں بہار قانون ساز کونسل سکریٹریٹ کے اردو شعبے میں کام کرتے تھے۔ ملازمت کے دوران ان کے درمیان بھائی چارے اور پھر تکلف دوستی کا رشتہ قائم ہوا، جو ملازمت سے سبکدوشی کے بعد بھی محبت اور اخلاص کے ساتھ برقرار ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر عطا عابدی اردو زبان وادب کی ایک معتبر شخصیت ہیں اور ان کی علمی وادبی خدمات سے اردو دنیا واقف ہے۔ ڈاکٹر ممتاز فرخ کا ان سے متاثر ہونا اور اپنی کتاب ان کے نام منسوب کرنا ان کا بہت بڑا اعزاز ہے۔ کہ علمی رشتے صرف کتابوں اور تحریروں سے نہیں بنتے بلکہ محبت، خلوص، رہنمائی اور باہمی احترام سے بھی مضبوط ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں اس انتساب کے خوب صورتی یہ بھی ہے کہ مصنف نے اپنے ادبی سفر میں معاون بننے والی شخصیت کو خراج پیش کیا۔ آج کے دور میں جب بہت سے لوگ اپنی کامیابیوں کا ذکر تو کرتے ہیں لیکن ان کے پس پشت موجود کسی کے ذہنی سفر کا اعتراف کم کرتے ہیں، وہاں ایسا انتساب ایک خوش گوار حیرت ہے۔



یہ اقتباس خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ممتاز فرخ کے اندر مطالعے کا شوق کسی اچانک واقعے کا نتیجہ نہیں بلکہ مختلف ادبی شخصیات کے رویوں، رہنمائی اور حوصلہ افزائی کا ثمر ہے۔ ڈاکٹر ممتاز فرخ نے بھی اپنی کتاب کے لیے کچھ چھوڑنا ہیں۔ میری کوشش رہی ہے کہ اس کتاب میں ادبی اظہاریہ کی ایک فضا قائم کرنے کے بجائے ایسی فضا قائم کرنے کی ضرورت ہے جہاں دینی علوم کے ساتھ جدید علوم حاصل کرنے کی بھی حوصلہ افزائی ہو۔ اسی طرح ایک ایسی نسل تیار ہو سکتی ہوں۔ میں اپنے آپ کو ایک طالب علم کی حیثیت سے دیکھتا ہوں۔''

یہ چند جملے مصنف کے مزاج اور ادبی رویے کو سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔ اپنی تحریروں کے بارے میں فیصلہ قارئین پر چھوڑ دینا خود کو پسند نہ کرنا ہوں کہ یہ کسی ادبی ہنیے سے تعلق نہیں رکھتے۔ علم کا سفر بھی ختم نہیں ہوتا۔ جو شخص اپنے آپ کو طالب علم سمجھتا ہے، اس کے لیے سیکھنے کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔

پروفیسر محسن رضا رضوی نے ممتاز فرخ کی جس خوبی کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ آج کے ادبی ماحول میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ادب میں گروہ بندی، ذاتی پسند و ناپسند اور ایک دوسرے کو نظر انداز کرنے کا رجحان کبھی کبھی تخلیقی اور تنقیدی سرگرمیوں کو متاثر کرتا ہے۔ ایسے ماحول میں کسی ادبی ہنیے سے وابستہ ہوئے بغیر اپنے مطالعے اور فکری صلاحیت کی بنیاد پر کام کرنا ایک مثبت رویہ ہے۔ ''زیادہ پڑھتے ہیں اور کم لکھتے ہیں'' کا جملہ بھی قابل غور ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ممتاز فرخ کے نزدیک لکھنے سے پہلے پڑھنا ضروری ہے۔ وہ محض لکھنے کے لیے نہیں لکھتے بلکہ مطالعے کے بعد جب کوئی بات واضح ہو جاتی ہے، تب ہی لکھتے ہیں۔ یہ رویہ ان کی تحریروں کو زیادہ سنجیدہ اور وزنی بناتا ہے۔

کتاب میں پروفیسر محسن رضا رضوی کا تحریر کردہ ''حرفے چند'' بھی شامل ہے۔ یہ تحریر مصنف کی شخصیت اور ان کے اسلوب کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ پروفیسر محسن رضا رضوی، جو خود بھی کالج، پٹنہ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر اور صدر شعبہ اردو رہے ہیں، ممتاز فرخ کی ادبی شخصیت اور تحریروں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ممتاز فرخ میرے ہم عصروں اور ہم عمروں میں ہیں۔ میں ان کی تحریروں کو اس لیے پسند کرتا ہوں کہ یہ کسی ادبی ہنیے سے تعلق نہیں رکھتے۔ اپنی سادگی میں سے خوبصورتی وہ اپنی کاٹھ کی۔ زیادہ پڑھتے ہیں اور کم لکھتے ہیں۔''

پروفیسر محسن رضا رضوی نے ممتاز فرخ کی جس خوبی کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ آج کے ادبی ماحول میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ادب میں گروہ بندی، ذاتی پسند و ناپسند اور ایک دوسرے کو نظر انداز کرنے کا رجحان کبھی کبھی تخلیقی اور تنقیدی سرگرمیوں کو متاثر کرتا ہے۔ ایسے ماحول میں کسی ادبی ہنیے سے وابستہ ہوئے بغیر اپنے مطالعے اور فکری صلاحیت کی بنیاد پر کام کرنا ایک مثبت رویہ ہے۔ ''زیادہ پڑھتے ہیں اور کم لکھتے ہیں'' کا جملہ بھی قابل غور ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ممتاز فرخ کے نزدیک لکھنے سے پہلے پڑھنا ضروری ہے۔ وہ محض لکھنے کے لیے نہیں لکھتے بلکہ مطالعے کے بعد جب کوئی بات واضح ہو جاتی ہے، تب ہی لکھتے ہیں۔ یہ رویہ ان کی تحریروں کو زیادہ سنجیدہ اور وزنی بناتا ہے۔

کتاب میں پروفیسر محسن رضا رضوی کا تحریر کردہ ''حرفے چند'' بھی شامل ہے۔ یہ تحریر مصنف کی شخصیت اور ان کے اسلوب کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ پروفیسر محسن رضا رضوی، جو خود بھی کالج، پٹنہ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر اور صدر شعبہ اردو رہے ہیں، ممتاز فرخ کی ادبی شخصیت اور تحریروں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ممتاز فرخ میرے ہم

ممبئی کے 164 غیر منظور شدہ اسکولوں کے خلاف بی ایم سی کی کارروائی

1,240 طلبہ کا دیگر اسکولوں میں داخلہ، 77 اسکولوں کے انتظامیہ کے خلاف ایف آئی آر درج؛ 70 اسکولوں نے کارروائی کو بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا



ممبئی: ممبئی میں غیر منظور شدہ اسکولوں کے خلاف برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے کارروائی تیز کردی ہے۔ شہر کے 164 غیر منظور شدہ اسکولوں میں زیر تعلیم 1,240 طلبہ کو سرکاری، میونسپل اور منظور شدہ نجی اسکولوں میں منتقل کردیا گیا ہے۔ ان اسکولوں کو تعلیمی سال 26-2025 کے دوران بند کرنے کے نوٹس جاری کیے گئے تھے، جہاں تقریباً 5,000 طلبہ زیر تعلیم تھے۔ فری پریس جرنل کی رپورٹ کے مطابق بی ایم سی کے محکمہ تعلیم کے حکام نے بتایا کہ مکمل کیے گئے طلبہ میں سے 690 کو بی ایم سی کے اسکولوں میں جبکہ 550 طلبہ کو نجی اسکولوں میں داخلہ دلایا گیا ہے۔ شہری انتظامیہ کے عہدیداروں کے مطابق متبادل اسکولوں میں داخلہ دلانے کی کوششیں جاری ہیں، تاہم حکام کا کہنا ہے کہ بعض والدین کی جانب سے اس سلسلے میں خاطر خواہ تعاون نہیں مل رہا ہے۔ ایم ایٹ وارڈ کے شیواجی نگر، گوونڈی میں میونسپل اسکول کی نئی عمارت میں خصوصی داخلہ مرکز قائم کیا گیا ہے، جہاں غیر منظور شدہ اسکولوں کے طلبہ کو منتقل داخلہ فارم پُر کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ تاہم حکام کے مطابق والدین کا ردعمل توقع سے کم رہا ہے۔ بی ایم سی نے 164 میں سے 77 غیر منظور شدہ اسکولوں کے انتظامیہ کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ ان میں سے 70 اسکولوں کے انتظامیہ نے کارروائی کے خلاف بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ ایک عرضداشت پر ساعت کے دوران عدالت نے معاملے کی ساعت ہونے تک متعلقہ اسکول کے خلاف جبری کارروائی نہ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس عدالتی حکم اور دیگر زیر التوا عرضداشتوں کے پیش نظر بی ایم سی نے اپنے محکمہ قانون سے رہنمائی طلب کی ہے تاکہ آئندہ کارروائی کے بارے میں قانونی موقف واضح ہوسکے۔ دوسری جانب بی ایم سی نے ریاستی حکومت کو 45 ایسے پرائمری اسکولوں کو منظوری دینے کی تجویز بھیجی ہے جو میونسپل عہدیداروں کے مطابق سیکنڈری سیکشن چلا رہے ہیں۔ اس تجویز پر حکومت کے فیصلے کا انتظار ہے۔ غیر منظور شدہ اسکولوں کے خلاف کارروائی کے دوران طلبہ کی تعلیم متاثر نہ ہونے دینا اور انہیں تسلیم شدہ تعلیمی اداروں میں منتقل کرنا شہری انتظامیہ کے لیے ایک اہم چیلنج بنا ہوا ہے۔

اسلامی چیمبر کا عالمی تجارتی اقدام '+B57' یورپ تک وسعت اختیار کر گیا

برسلز میں یورپی چیپٹر کا آغاز، اسلامی ممالک اور یورپی کاروباری برادریوں کے درمیان سرمایہ کاری، تجارت اور مشترکہ منصوبوں کو فروغ دینے کا ہدف



استنبول: اسلامی چیمبر آف کامرس اینڈ ڈیولپمنٹ (ICCD) نے اپنے بین الاقوامی تجارتی اقدام '+B57' کو یورپ تک وسعت دیتے ہوئے اس کے یورپی چیپٹر کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ اس چیپٹر کی ابتدائی سرگرمیاں آئندہ چند ہفتوں میں برسلز کے دارالحکومت برسلز میں شروع ہوں گی۔ اس اقدام کا مقصد اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے رکن ممالک کی کاروباری برادریوں اور یورپ کے کاروباری حلقوں کے درمیان رابطوں، سرمایہ کاری اور مشترکہ تجارتی شراکت داری کو فروغ دینا ہے۔ اسلامی چیمبر کے صدر عبدالغفار صالح کامل نے اتوار کو استنبول اور دوسرے بڑے لیڈر سمٹ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے یورپی چیپٹر کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی دنیا کے پاس سرمایہ، قدرتی وسائل، وسیع منڈیاں اور باصلاحیت افراد کی قوت جیسے بہتی وسائل موجود ہیں، تاہم اصل سوال ان امکانات کو حقیقی سرمایہ کاری، منصوبوں اور ایسی شراکت داری میں تبدیل کرنا ہے جو مشترکہ مفادات کو آگے بڑھا سکے۔

یہ سمٹ اسلامی چیمبر کی جانب سے "دی گریٹ کنورجنس" کے عنوان سے منعقد کی گئی، جس کا انعقاد او آئی سی کی تاجک کمیٹی برائے اقتصادی و تجارتی تعاون (COMCEC) کے 42 ویں اجلاس کے موقع پر کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں ترکی کے وزیر تجارت عمر بولات نے بھی شرکت کی۔

57 اسلامی ممالک اور عالمی کاروباری برادری کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی کوشش

'+B57' اقدام کا آغاز 2025 میں اسلامی چیمبر نے ترکی کے شہر صدر جودت یلمازی برادراست نگرانی میں کیا تھا۔ اس کا بنیادی مقصد او آئی سی کے 57 رکن ممالک کے کاروباری رہنماؤں کو دنیا بھر کے دیگر کاروباری حلقوں کے ساتھ ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کرنا اور تجارتی مذاکرات و گول سرمایہ کاری اور طویل مدتی مشترکہ منصوبوں میں تبدیل کرنا ہے۔ عبدالغفار صالح کامل نے یورپی چیپٹر کے قیام کے تیاریوں میں قطعات پر یونین آف چیمبرز اینڈ کموڈٹی ایکسچینج آف ترکی (TOBB) اور اس کے صدر رجب طیب اردگان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ جلد ہی برسلز میں TOBB کے دفتر میں B57+ کے لیے ایک مستقل دفتر بھی قائم کیا جائے گا۔

تجارتی تنازعات کے حل اور سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھانے پر زور

سمٹ سے قبل ایک پینٹ پر مشتمل خصوصی پروگرام بھی منعقد کیا گیا، جس میں ثالثی اور مصالحتی طریقوں کے ذریعے تجارتی تنازعات حل کرنے پر توجہ دی گئی۔ اس میں او آئی سی کے علاوہ برطانیہ، امریکہ اور کینیڈا کے متعلقہ مراکز نے بھی شرکت کی۔ کامل نے کہا کہ تجارتی تنازعات کے حل کے لیے بین الاقوامی تعاون غیر ملکی سرمایہ کاری کی راہ میں حائل اہم رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد گار ثابت ہوسکتا ہے، بالخصوص کم ترقی یافتہ ممالک کے لیے یہ تعاون زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ان کے مطابق کاروباری ماحول پر اعتماد سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی بنیادی شرط ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی اقدام کی کامیابی کا اصل پیمانہ اس کے نتیجے میں زمین پر سامنے آنے والے منصوبے اور سرمایہ کاری ہیں۔ صنعتوں کے درمیان باہمی تعاون اور انضام اب ضرورت بن چکا ہے۔ خاص طور پر رسد اور ترسیل کے نظام میں اشتراک سے منظم تجارتی راستے قائم ہوں گے، جس سے اوآئی سی ممالک کے درمیان تجارت اور برآمدات میں اضافہ ممکن ہوگا۔ عبدالغفار صالح کامل نے کہا کہ اسلامی چیمبر '+B57' کو سال بھر جاری رہنے والے تعاون کے ایک مؤثر پلیٹ فارم میں تبدیل کرنا چاہتا ہے، جہاں خیالات عملی اقدامات، اقدامات مشترکہ منصوبوں اور منصوبے حقیقی اقتصادی نتائج میں تبدیل ہوں۔

اسلامی چیمبر کا قیام 1977 میں ہوا

اسلامی چیمبر آف کامرس اینڈ ڈیولپمنٹ ایک بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیم ہے، جو اسلامی تعاون تنظیم سے وابستہ ہے۔ اس کا قیام 1977 میں استنبول میں عمل میں آیا تھا۔ یہ او آئی سی کے رکن ممالک کے نجی شعبے کی نمائندگی کرتا ہے اور ان ممالک کے درمیان تجارت، مشترکہ سرمایہ کاری اور سرحد پار کاروباری منصوبوں کو فروغ دینے کے لیے کام کرتا ہے۔ چیمبر کے 57 رکن ممالک میں اور اس کا صدر دفتر پاکستان کے شہر کراچی میں واقع ہے۔ دسمبر 2023 میں اس ادارے نے اپنا موجودہ نام اختیار کیا تھا۔

خصوصی اہمیت: '+B57' یورپی چیپٹر کا قیام اسلامی ممالک کے کاروباری حلقوں کے لیے یورپی منڈیوں تک رسائی، سرمایہ کاری کے نئے مواقع اور بین الاقوامی تجارتی روابط کو وسعت دینے کی ایک نئی کوشش ہے۔

ناہور میں شادی کی دعوت کا کھانا کھانے سے 70 تا 100 افراد بیمار، 31 اسپتال میں داخل

ممبئی: ممبئی ویٹ سے متصل ناہور میں شادی کی ایک تقریب کے دوران کھانا کھانے کے بعد تقریباً 70 سے 100 افراد کی طبیعت خراب ہوگئی، جن میں نوبیاہتا جوڑا بھی شامل ہے۔ کم از کم 31 افراد کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ تمام مریضوں کی حالت مستحکم بتائی جاتی ہے۔ یہ واقعہ کل جمعہ کو ہوا۔ ویٹ کے ڈپٹی کمشنر ناندیڑ ویدیہ وہار پال میں منعقد شادی کی تقریب کے دوران پیش آیا، جس میں تقریباً 400 تا 500 افراد شریک تھے۔ پولیس کے مطابق متاثرہ افراد نے دعوت کے آخری مرحلے میں کھانا کھایا تھا جس کے بعد انہیں قے اور دست سمیت دیگر طبی شکایات شروع ہوگئیں۔ ڈی پی ڈی ایل سے تعلق رکھنے والے ایک مطابق متاثرہ افراد میں سے 22 کو ایم ڈی آر وال اسپتال، 4 کو بی جی نگر کوکا ہارا اسپتال اور 5 کو شرافرکو ڈرووی کے اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ تمام زیر علاج افراد کی حالت مستحکم بتائی جاتی ہے اور متعلقہ ادارے صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

آندھیری کے فائیو اسٹار ہوٹل پر پولیس کا چھاپہ، فاروق بٹا تا فرار

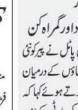
کمرے سے 40 لاکھ روپے برآمد، منشیات کے مبینہ کاروبار سے حاصل رقم ہونے کا شبہ، دو خواتین حراست میں



ممبئی: ممبئی کے آندھیری ایسٹ میں واقع ایئرپورٹ کے قریب ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ساحر پولیس نے چھاپہ مار کر ایک کمرے سے 40 لاکھ روپے نقد برآمد کیے ہیں۔ پولیس کو شبہ ہے کہ یہ رقم منشیات کی فروخت سے حاصل کی گئی ہے۔ کارروائی کے دوران منشیات کے مبینہ سپلائر فاروق حمید شیخ عرف فاروق بٹا تا ہوٹل میں موجود نہیں تھا اور شبہ ہے کہ وہ پولیس کے پہنچنے سے کچھ دیر پہلے وہاں سے فرار ہوگیا۔ پولیس شکایت کے مطابق، خفیہ اطلاع ملی تھی کہ ہوٹل سٹی پولیس کو مطلوب فاروق بٹا تا ہوٹل میں قیام پذیر ہے۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد پولیس ٹیم ہوٹل پہنچی اور عملے کی مدد سے کمرہ نمبر 1018 تک پہنچی۔ کمرے میں تین مرد اور ایک خاتون موجود تھے۔ تلاشی کے دوران بیگوں سے 40 لاکھ روپے نقد برآمد ہوئے۔ وہاں موجود افراد نے مبینہ طور پر پولیس کو بتایا کہ ملاقات کے لیے آئے تھے اور نقد رقم کے بارے میں انہیں کوئی معلومات نہیں۔ پولیس نے دو خواتین سمیت تین کی شناخت شبینہ محمد فاروق شیخ اور پروین محمد فاروق شیخ کے طور پر بتائی گئی ہے، کہ فاروق سے مبینہ تعلق کے شبے میں حراست میں لیا ہے۔ ہوٹل میں موجود دیگر افراد سے بھی پوچھ گچھ کی گئی تاکہ فاروق کے ٹھکانے کا سراغ مل سکے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ برآمد شدہ رقم منشیات کے کاروبار سے حاصل ہوئی ہے اور آگے بڑھا جائے گا۔ فاروق بٹا تا کی تلاش جاری ہے اور معاملے کی مزید تحقیقات کی جارہی ہیں۔

امیت شاہ اور راشٹر وادی کانگریس کے رہنماؤں کی ملاقات کو سیاسی رنگ دینے کی کوشش: اُمیش پاٹل

ملاقات پہلے سے طے شدہ اور رسمی تھی، سنجے راؤت اور



رکن پارلیمنٹ راجیہ سبھا اور کنوَنر انداز کے جانے کی خبریں بے بنیاد اور گمراہ کن

ممبئی: راشٹر وادی کانگریس پارٹی کے قومی صدر جینت آبھیجیت پاٹل نے پیر کو نئی دہلی میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ اور پارٹی کے سینئر رہنماؤں کے درمیان ہونے والی ملاقات سے متعلق سامنے آنے والی خبروں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بعض عناصر جان بوجھ کر ایسی خبریں پھیلا رہے ہیں جن سے یہ تاثر پیدا کیا جائے کہ راشٹر وادی کانگریس پارٹی میں اندرونی اختلافات ہیں اور قیادت کے درمیان تال میل کا فقدان ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس سے قبل پارٹی کی قومی صدر اور مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سپریہ سُلے پارلیمنٹ پارٹی کے سربراہ اور رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے بھی امیت شاہ سے ملاقات کی تھی۔ ان ملاقات میں آئندہ انتخابات اور مہاراشٹر کی ترقی سے متعلق امور پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا تھا۔ پاٹل نے بتایا کہ اسی ملاقات کے دوران سنجے راؤت کو خود امیت شاہ کا فون آیا تھا کہ پارٹی کے سینئر رہنماؤں کا ایک وفد بھی ان سے ملاقات کرے گا۔ انہوں نے اس وفد کے بے وقت دینے کی درخواست بھی کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ انتخابات پورے دم سے متحد ہو کر لڑے جائیں گے۔ مہاراشٹر کے مفادات سے وابستہ امور اور پارٹی کے مختلف معاملات سے سینئر رہنما بخوبی واقف ہیں۔ اس لیے ان امور پر پہلے سے طے شدہ اور رسمی طور پر منعقد ہوئی تھی۔ ملاقات کے دوران متعلقہ رہنماؤں نے اپنے اپنے انتخابی حلقوں سے وابستہ مختلف مسائل بھی پیش کیے۔ اس کے علاوہ ماوِیا وادی اتحاد کے اتحادی پارٹیوں کے رہنماؤں کے درمیان معمول کے مطابق غیر رسمی گفتگو اور خیالات کا تبادلہ بھی ہوا۔ اُمیش پاٹل نے ان خبروں کو مکمل طور پر غلط، بے بنیاد اور گمراہ کن قرار دیا جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ سنجے راؤت اور رکن پارلیمنٹ پارتھ پوار کو راشٹر وادی کانگریس کے پارٹی سے علیحدگی کی گئی۔

فڑنویس کی ٹھاکرے برادران پر سیاسی چٹکی

کہا کارٹون سازی اور فوٹو گرافی پر توجہ دیں، سیاست مجھ پر چھوڑ دیں

مہاراشٹر کے ہنسی ریکھا' کتاب کی رسم اجرا میں فڈنویس، ادھو اور راج ٹھاکرے ایک ہی اسٹیج پر نظر آئے؛ سیاسی حریفوں کے درمیان دلچسپ جملوں کا تبادلہ



ممبئی: مہاراشٹر کی سیاست میں ایک دلچسپ منظر اس وقت دیکھنے کو ملا جب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے اور مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے ایک کتاب کی رسم اجرا کے موقع پر ایک ہی اسٹیج پر موجود تھے۔ اس دوران تینوں رہنماؤں کے درمیان سیاسی طنز و مزاح اور دلچسپ جملوں کا تبادلہ بھی ہوا۔ یہ تقریب جمعرات کو ممبئی کے ادرعلاقے میں واقع سوتنتر ویر ساورکر اٹھریہ اسارک آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی، جہاں مراٹھی کارٹونسٹوں کی گزشتہ 100 برس کے کام پر مبنی مشتمل کتاب 'مہاراشٹر ہسیا ریکھا' کا اجرا کیا گیا۔ کتاب کی تدوین معروف کارٹونسٹ اور طنز نگار پرشانت گلگلی نے کی ہے، جس میں 75 کارٹونسٹوں کے فن اور خدمات کو خراج پیش کیا گیا ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فڑنویس نے ادھو اور راج ٹھاکرے کی صلاحیتوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ راج ٹھاکرے ایک اچھے کارٹونسٹ ہیں جبکہ ادھو ٹھاکرے بہترین فوٹو گرافر ہیں۔ دونوں کو اپنے اپنے فن پر توجہ دینی چاہیے اور سیاست کا معاملہ ان پر چھوڑ دینا چاہیے۔

اس پر ادھو ٹھاکرے نے برجستہ جواب دیتے ہوئے کہا کہ کسی شخص کو صرف ایک ہی صلاحیت تک محدود نہیں سمجھنا چاہیے۔ انہوں نے شیوسینا کے بانی آنجہانی بالاصاحب ٹھاکرے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے کارٹون کے ذریعے نہ صرف سیاست کو گرمایا بلکہ سیاسی حریفوں کو بھی ہنسنے پر مجبور کیا۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ کارٹونسٹ کا قلم اور برش بھی ایک ہتھیار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ فڑنویس نے اس موقع پر 2019 سے قبل ادھو ٹھاکرے کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ 2019 سے پہلے جب بھی ادھو ٹھاکرے سے ان کی ملاقات ہوتی تھی، وہ ان سے فون پر بات کرتے تھے، لیکن 2019 کے بعد ادھو نے انہیں فون نہیں کیا اور وہ ان کے فون کا انتظار کرتے رہے۔ راج ٹھاکرے نے بھی اپنے مخصوص انداز میں طنز کرتے ہوئے کہا کہ اگر وزیر ثقافت امور آشیش شیلار چاہتے ہیں کہ ایسی تقریبات بار بار منعقد ہوں تو انہیں اس بات پر توجہ دینی ہوگی کہ دیویندر فڑنویس 2029 تک وزیر اعلیٰ رہیں۔ دریں اثنا، فڑنویس نے مراٹھی کارٹونسٹوں کے فن کو فروغ دینے کے لیے ممبئی میں ایک خصوصی آرٹ گیلری قائم کرنے کا اعلان بھی کیا، جہاں کارٹونسٹ اپنے فن پاروں کی نمائش کر سکیں گے۔ انہوں نے اس منصوبے میں ادھو اور راج ٹھاکرے سے بھی تعاون کی اپیل کی۔ قابل ذکر ہے کہ 2019 کے اسمبلی انتخابات کے بعد بی جے پی اور غیر مقسم شیوسینا کے درمیان اقتدار کی تقسیم بالخصوص وزارت اعلیٰ کے عہدے پر اختلافات کے باعث دونوں جماعتوں کے تعلقات منقطع ہوگئے تھے۔ ایسے میں تینوں سیاسی رہنماؤں کی ایک ہی اسٹیج پر موجودگی اور دوستانہ انداز میں ملنوں کا تبادلہ سیاسی حلقوں میں خاصی توجہ کا مرکز بنا۔

تھانے اور پیڑ کی عدالتوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی، عمارتیں خالی کرائی گئیں

ممبئی: مہاراشٹر کے تھانے اور پیڑ کی ضلعی عدالتوں کو پیر کے روز ای میل کے ذریعے بم حملے کی دھمکی دیے جانے کے بعد عدالتی احاطوں میں افراتفری مچ گئی۔ احتیاطی اقدام کے طور پر عدالتوں کی عمارتیں خالی کرائی گئیں اور پولیس و ڈسپوزل اسکیڈ کی ٹیموں نے تلاشی مہم شروع کردی۔ فری پریس جرنل کی رپورٹ کے مطابق، ای میل موصول ہونے کے بعد پولیس اور تمام ایجنسیوں نے تلاشی مہم شروع کردی۔ فری پریس جرنل کی رپورٹ کے مطابق، ای میل موصول ہونے کے بعد پولیس اور تمام ایجنسیوں نے تلاشی مہم شروع کردی۔ ای میل بھیجنے والے کی شناخت اور دھمکی کے اصل مقصد کا پتہ لگانے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔

بینکاک سے منشیات لانے کے الزام میں 19 سالہ طالب علم ممبئی ایئرپورٹ پر گرفتار

ممبئی: ممبئی ایئرپورٹ کسٹمز کے ایئر انٹیلی جنس یونٹ (AIU) نے بینکاک سے آنے والے 19 سالہ طالب علم کو مبینہ طور پر منشیات اسمگل کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ ملزم کے بیگ سے کھانے کے ایک پیکٹ میں چھپائی گئی 960 گرام ہائیڈرو پونک گانجا (Marijuana) برآمد کی گئی۔ کسٹمز ذرائع کے مطابق ملزم کی شناخت خالی کرائی گئی ہے۔ ڈویژنل ایئر پورٹ منیجر کے بعد کسٹمز افسران نے مشتبہ نوجوان کی بیگ کے چھپتر پتی شیواجی مہاراج انٹرنیشنل ایئرپورٹ پہنچنے کے بعد سرگرمیوں کی نگرانی کی۔ تلاشی کے دوران اس کے بیگ میں کپڑوں کے ساتھ کھانے کا ایک پیکٹ ملا۔ افسران نے جب پیکٹ کھولا تو اس کے اندر پلاسٹک کے دو مزید پیکٹ برآمد ہوئے، جن میں مجموعی طور پر 960 گرام ہائیڈرو پونک گانجا موجود تھا۔ اس کے بعد ملزم کو گرفتار کرلیا گیا۔

ٹیکنیکل کالجوں کو ڈی بی اے ٹی یونیورسٹی علیحدگی کی اجازت دے گی، مہاراشٹر حکومت

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے ریاست میں ٹیکنیکل تعلیم کے نظام میں اہم تبدیلی کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت اب ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ٹیکنالوجیکل یونیورسٹی (DBATU) کو نیز سے منسلک کالجوں کو دیگر سرکاری یونیورسٹیوں سے الحاق حاصل کرنے کی اجازت دینے کے لیے تجاویز تیار کر رہی ہے۔ چیف منسٹر دیوندر فڈنویس کی زیر صدارت منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں اس تجویز کو حتمی شکل دی گئی۔ اجلاس میں وزیر اعلیٰ کے چیف آفیسر آف اسٹاف ڈاکٹر پرشانت ناریکر، ڈی بی اے ٹی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ایس ایف پاٹل، ڈائریکٹر آف ٹیکنیکل ایجوکیشن ڈاکٹر شیرش پردیسی، ڈائریکٹر آف ہائر ایجوکیشن ڈاکٹر پراشانت پنگلے اور دیگر اعلیٰ افسران موجود تھے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ DBATU سے الحاق شدہ کالجوں کی تعداد 437 ہے، جن میں سے بیشتر کالج رائے گڑھ، رتناگیری اور سندھو درگ اضلاع میں واقع ہیں۔ ان کالجوں کے طلبہ کو امتحانات، نتائج اور ڈگریوں کے حصول میں طویل انتظار کرنا پڑتا ہے، جس کی بڑی وجہ یونیورسٹی کا دور دراز علاقے میں ہونا ہے۔ اس صورتحال کے پیش نظر حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کالجوں کو ایسی یونیورسٹی سے الحاق دیا جائے جو ان کے جغرافیائی لحاظ سے زیادہ قریب ہو۔ اس مقصد کے لیے ڈی بی اے ٹی یونیورسٹی، لونیرے، رائے گڑھ کو ترجیحی بنیادوں پر الحاق دینے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔ حکام کے مطابق اس سے طلبہ کو نہ صرف سفر کی مشکلات سے نجات ملے گی بلکہ امتحانات اور نتائج کے نظام میں بھی بہتری آئے گی۔ اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ DBATU کے ساتھ الحاق برقرار رکھنے والے کالجوں کو ایک مقررہ مدت کے اندر اپنے انفراسٹرکچر، اساتذہ کی تعداد اور لیبارٹری کی سہولیات کو یونیورسٹی کے معیار کے مطابق اپ گریڈ کرنا ہوگا۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں ان کالجوں کا الحاق ختم کیا جا سکتا ہے۔ ڈی بی اے ٹی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ایس ایف پاٹل نے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام طلبہ کے مفاد میں ہے اور اس سے علاقائی سطح پر اعلیٰ تعلیم تک رسائی بہتر ہوگی۔ حکومت کا کہنا ہے کہ نئی یونیورسٹی کے قیام کے بعد DBATU کے دائرہ کار کو مرحلہ وار کم کیا جائے گا۔

دھاراوی کے مکینوں کے لیے مفت طبی کیمپ

دوروزہ کیمپ کا بنیادی مقصد بیماریوں کی روک تھام اور ابتدائی مرحلے میں ان کی تشخیص کرنا ہے



ممبئی: اڈانی نو بھارت ڈیولپرس (ANDPL) اور دھاراوی سوشل مشن (DSM) کی جانب سے 31 اکتوبر اور یکم نومبر کو دھاراوی ریسورس سینٹر (DRC) میں دھاراوی کے مکینوں کے لیے دو روزہ مفت طبی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کیمپ دونوں اداروں کی جانب سے کمیونٹی سے روابط مضبوط بنانے کی کوششوں کا حصہ تھا، جس کے تحت طب کے مختلف شعبوں میں طبی مشوروں اور صحت کی جانچ کی سہولت فراہم کی گئی۔ اس کیمپ میں دھاراوی کے 600 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ کیمپ میں معائنے یا شدید طبی مشوروں کو مفت طبی مشوروں کے ساتھ صحت کی جانچ کی سہولت فراہم کی گئی، جس میں بالخصوص ایکسٹو وڈیو پارسل (EP) حالات میں رہنے والے افراد پر خصوصی توجہ دی گئی۔ فراہم کی جانے والی طبی سہولیات میں عمومی طبی معائنہ، خواتین اور بچوں کی صحت سے متعلق مشورے، منہ، چھاتی اور سروائیکل کینسر کی اسکریننگ، خون کی کمی (انیمیا) کی جانچ، آنکھوں کا معائنہ، ذیابیطس اور بلڈ پریشر کی ٹیسٹنگ، موٹاپے اور خون کی کمی کا جائزہ، نیز بچوں میں نمو اور نشوونما کی تشخیص شامل تھیں۔ اس پہل کا بنیادی مقصد امتثالی طبی نگہداشت (preventive healthcare) کو فروغ دینا، بیماریوں کی ابتدائی مرحلے میں تشخیص کی حوصلہ افزائی کرنا اور باقاعدگی سے طبی معائنہ کروانے کے ساتھ بروقت علاج کی اہمیت کے متعلق عوام میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ کیمپ میں ہر عمر کے افراد نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جو اس بات کا مظہر ہے کہ کمیونٹی میں کن بنیادی سہولیات کی کتنی ضرورت ہے۔ طبی ماہرین نے شرکا کا معائنہ کرنے کے ساتھ ان کی صحت سے متعلق پریشانیوں کو بھی سنا اور انہیں صحت مند طرز زندگی اپنانے اور باقاعدگی سے طبی جانچ کروانے کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ ANDPL اور DSM کے ایک ترجمان نے کہا کہ کمیونٹی کی پائیدار ترقی کے لیے صحت کی سہولیات تک رسائی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ ترجمان نے کہا، "اس طبی کیمپ کے ذریعے ہم نے دھاراوی کے مکینوں تک طبی سہولیات پہنچانے کے ساتھ ساتھ بیماریوں سے بچاؤ کے طریقوں کے متعلق سے بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کمیونٹی کی جانب سے ملنے والا مثبت ردعمل ہمارے لیے حوصلہ افزا ہے۔ ہم اپنی فلاحی پہل کی حمایت جاری رکھنے کے لیے پُرعزم ہیں، جو متعدی بیماریوں کی صحت، علاج و بہبود اور خود مختاری کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوں۔" کیمپ میں شرکت کرنے والے مقامی باشندوں نے اس پہل کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اس کی بدولت انہیں اپنے گھر کے قریب طبی سہولیات حاصل ہوئیں۔ کیمپ سے استفادہ کرنے والے ایک شخص نے بتایا، "اس کیمپ کی مدد سے میں اپنا وہ طبی معائنہ مکمل کروا سکا، جسے میں کافی عرصے سے ٹال رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے جانچ کے نتائج کو تفصیل سے سمجھایا اور آئندہ کیا اقدامات کرنے چاہئیں، اس بارے میں بھی مفید مشورے دیے۔ یہ عوام کے لیے ایک انتہائی کارآمد پہل ہے۔"

ایک بزرگ شریک نے کہا کہ اس طرح کی پہل بزرگوں اور کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے خصوصی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ ان کے پاس باقاعدگی سے طبی معائنہ کروانے کے لیے بیشتر وقت یا وسائل دستیاب نہیں ہوتے۔ پہلی کیمپ ANDPL اور DSM کی جانب سے کمیونٹی تک پہنچنے کی وسیع تر کوششوں کا حصہ ہے، جس کا مقصد صحت سے متعلق بیداری کو فروغ دینا اور دھاراوی کے مکینوں کے لیے ضروری طبی سہولیات تک رسائی کو بہتر بنانا ہے۔ دونوں اداروں نے کہا کہ وہ مستقبل میں بھی کمیونٹی کے ساتھ اپنے روابط کو مزید مستحکم کرنے اور مقامی باشندوں کی فلاح و بہبود کے لیے مستقبل میں بھی اس طرح کے پروگرام جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔

اڈانی نو بھارت ڈیولپرس پرائیویٹ لمیٹڈ (ANDPL) کے بارے میں

اڈانی نو بھارت ڈیولپرس پرائیویٹ لمیٹڈ (ANDPL) ایک اسپیشل پرپز وہیکل (SPV) ہے، جسے دھاراوی ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (DRP) کے نفاذ کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اس میں حکومت مہاراشٹر اور اڈانی گروپ شراکت دار ہیں۔ ANDPL کا قیام دھاراوی کی بازآبادکاری کے منصوبے کی منصوبہ بندی اور اس پر عمل درآمد کے لیے کیا گیا ہے، جس کا بنیادی مقصد دھاراوی کے مکینوں کے رہن سہن کے حالات، بنیادی ڈھانچے اور مجموعی معیارِ زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ یہ ادارہ جدید، محفوظ اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والے شہری علاقوں کی تعمیر کا ذمہ دار ہے۔ اس منصوبے کے تحت معیاری رہائشی مکانات کے ساتھ ضروری شہری بنیادی ڈھانچے، مثلاً ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات، پانی کی فراہمی، بجلی، صفائی، سفر اور سماجی انفراسٹرکچر کو بھی شامل کیا جائے گا۔ ادارے کی سخت عملی میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی، کمیونٹی کی فلاح و بہبود، روزگار کے مواقع اور مقامی کاروبار کو برقرار رکھنے پر یکساں توجہ دی جاتی ہے۔ ANDPL کا بازآبادکاری کا منصوبہ حکومت مہاراشٹر کے ضوابط اور عالمی سطح پر رائج بہترین طریقہ کار کے مطابق تیار کیا گیا ہے، تاکہ ایک پائیدار، جامع اور مستقبل کی ضروریات سے ہم آہنگ شہری ماحول تشکیل دیا جائے۔

اتراکھنڈ ترقی یافتہ ہندوستان کے عزم میں اہم کردار ادا کرے گا

وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے 'دیو بھومی پریوار پورٹل' کا آغاز کیا، 'ترقی یافتہ اتراکھنڈ ویژن-2047' ریلیز

دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے ہر گھر دیو بھومی پریوار پورٹل' کا آغاز کیا اور وزیر اعلیٰ کے کیمپ آفس میں واقع چیف سرفٹ ہاؤس میں 'ترقی یافتہ اتراکھنڈ ویژن-2047' جاری کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ دونوں اقدامات ریاست میں گڈ گورننس کو مضبوط بنانے میں اہم رول ادا کریں گے، اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ سرکاری اسکیموں کے فوائد اہل لوگوں تک پہنچیں، اور اتراکھنڈ کی طویل مدتی ترقی کے لیے واضح سمت فراہم کریں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسی بھی حکومت کی کامیابی کا اصل پیمانہ صرف اسکیمیں بنانا نہیں ہے بلکہ اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ان کے ثمرات اہل افراد تک پہنچیں اور ان کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لائی جائے۔ اکثر معلومات کی کمی کی وجہ سے، اہل افراد سرکاری اسکیموں کے فوائد حاصل کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ شہریوں کو بار بار دستاویزات جمع کروانے اور ایک ہی معلومات کے لیے مختلف محکموں کے چکر لگانے پڑتے ہیں۔ دیو بھومی پریوار پورٹل کے ذریعے، ان مسائل کو کم کرنے اور سرکاری خدمات کو زیادہ آسان، شفاف اور شہریوں پر مرکوز کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ملک 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے ہدف کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ہمارا کیدارناتھ کی مقدس سرزمین سے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ 21ویں صدی کی تیسری دہائی اتراکھنڈ کی دہائی ہوگی۔ ان الفاظ سے تحریک لے کر ریاستی حکومت اتراکھنڈ کو ملک کی سرکردہ ریاستوں میں سے ایک بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ اتراکھنڈ ویژن 2047 صرف اوقاف کی دستاویز نہیں ہے بلکہ ایک ایکشن پلان ہے جو ریاست کی تمام نظموں اور اضلاع کو مقامی ضروریات کے مطابق ایکشن پلان تیار کرنا ہوگا اور بروقت کام کرنا ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت کی کوششوں سے ریاست میں سڑک، ریل، ہوائی رابطہ اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات پھیل رہی ہیں۔ دہلی-دہرا دون اقتصادی راہداری، ٹنکپیٹھ-کرن پرياگ ریل پروجیکٹ، اور چار دھام ریل پروجیکٹ ریاست کے رابطے کو مضبوط کر رہے ہیں۔ کیدارناتھ اور بدری ناتھ کے مزاروں کے ساتھ ساتھ مناکسیشور مندر مالا مشن اور دیگر مذہبی سیاحتی منصوبوں پر تیز رفتار کام جاری ہے۔ سوم سرما کی یاترا کے ذریعے ریاست میں سال بھر کی سیاحتی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔



وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست میں صنعتی سرمایہ کاری، خود روزگار اور اسٹارٹ اپس کو فروغ دینے کے لئے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ "ہاؤس آف ہمالیہ" کے ذریعے مقامی مصنوعات کو ایک وسیع مارکیٹ فراہم کی جارہی ہے۔ خواتین کو سیلف ہیلپ گروپس اور گھنٹی دیدی یوجنا کے ذریعے معاشی طور پر بااختیار بنایا جارہا ہے، جس سے ریاست میں تین لاکھ سے زیادہ خواتین گھنٹی دیدی بن چکی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کی بی ایس ڈی پی میں گزشتہ سال 7.23 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ فی کس آمدنی میں 41 فیصد اضافہ اور ریونیو ماڈیگر سال میں 44 فیصد اضافہ ریاست میں ہونے والی مثبت تبدیلیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی علاقوں میں انفراسٹرکچر کی توسیع، مقامی روزگار اور روزگار کے مواقع بڑھانے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔

بیروزگاری کی شرح کو 3.5 فیصد اور کثیر جہتی غربت کو 0.61 فیصد تک کم کرنا ہدف

پرنسپل سکریٹری نے کہا کہ پورٹل اسکیموں کی نگرانی، استفادہ کنندگان کی ضروریات کا اندازہ لگانے اور بجٹ اور سرکاری وسائل کی بہتر منصوبہ بندی کے قابل بنائے گا۔ اس کے موثر آپریشن کے لیے ریاستی سطح پر ایک "دیو بھومی ٹیلنٹ انفارمیشن اور ضلعی سطح پر "ڈسٹرکٹ دیو بھومی ٹیلنٹ آفیسر" کی تجویز ہے۔ منصوبہ بندی نے "ترقی یافتہ اتراکھنڈ ویژن"2047 کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقریباً 440 اشارے کے ذریعے مختلف شعبوں کے لیے طویل مدتی اہداف کا تعین کرتا ہے۔ اس کا مقصد ریاست کی معیشت کو 2047 تک تقریباً 28 لاکھ کروڑ روپے اور فی کس آمدنی کو تقریباً 12 لاکھ روپے تک بڑھانا ہے۔ اس کے علاوہ بے روزگاری کی شرح کو 3.5 فیصد اور کثیر جہتی غربت کو 0.61 فیصد تک کم کرنا ہدف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وژن میں زراعت، سیاحت، صنعت، تعلیم، صحت، روزگار، ہنر مندی کی ترقی، رابطے اور ماحولیاتی تحفظ پر زور دیا گیا ہے۔ 2047 تک، ریاست کی نصب شدہ توانائی کی صلاحیت کو تقریباً 22,000 میگاواٹ تک بڑھانا اور جنگلات کا احاطہ 46.6 فیصد تک بڑھانا ہے۔

کمبھ میلہ 2027 کی سیکورٹی کے پیش نظر رانی پور پولس کی تصدیقی مہم، پانچ مکان مالکان پر 50 ہزار روپے جرمانہ

ہریدوار، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے ہریدوار میں آئندہ کمبھ میلہ 2027 کے پیش نظر سیکورٹی انتظامات مضبوط بنانے اور بھرمار سرگرمیوں پر قابو پانے کے لیے پولس نے آپریشن پہار کے تحت تصدیقی مہم تیز کر دی ہے۔ اتوار کے روز کوتوالی رانی پور پولس نے گیس پلانٹ علاقے کے سیم پور گاؤں، رام دھام کالونی اور سن نگر میں وسیع پیمانے پر مہم چلا کر پرتی افراد، کرایہ داروں، گھریلو ملازمین اور مزدوروں کے دستاویزات کی جانچ کی۔ کوتوالی رانی پور کے انچارج انسپکٹر ستیندر تومر کی قیادت میں چلائی گئی اس مہم کے دوران پولس ٹیموں نے مجموعی طور پر 115 کرایہ داروں اور گھریلو ملازمین کی تصدیق کی۔ وہیں، پولس تصدیق کے بغیر کرایہ داروں اور گھریلو ملازمین کو رکھنے کے معاملے میں پانچ مکان مالکان کے خلاف پولس ایکٹ کے تحت 50 ہزار روپے کے عائد چالان کیے گئے۔ اس کے علاوہ، بغیر تصدیق کے علاقے میں گھومنے والے 7 شخص پر دوسی اور مشتبہ افراد کے خلاف پولس ایکٹ کی دفعہ 81 کے تحت مجموعی طور پر دو ہزار روپے کے نقد چالان کیے گئے۔ مہم کے دوران پولس نے کباڑیوں، ریڑھی پٹڑی لگانے والوں، گھریلو ملازمین، مزدوروں اور دیگر بیرونی افراد کے دستاویزات کی بھی جانچ کی۔

جوشی مٹھ ہیلی کاپٹر حادثہ: پائلٹ سمیت چھ ہلاک شدگان کی لاشیں ایمس رشی کیش پہنچائی گئیں، پوسٹ مارٹم جاری

رشی کیش، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے چمولی ضلع میں جوشی مٹھ کے قریب پیش آئے دردناک ہیلی کاپٹر حادثے میں جان گنوانے والے پائلٹ سمیت تمام چھ افراد کی لاشیں اتوار کو ہیلی سروس کے ذریعے جوشی مٹھ سے ایمس رشی کیش پہنچائی گئیں۔ حادثے کے بعد راحت اور بچاؤ مہم کے دوران برآمد کی گئی لاشوں کو ضروری کارروائی کے لیے رشی کیش لایا گیا ہے۔ ایمس کے مخصوص تعلقات عامہ کے افسر سطح پر مہانتی نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ ایمس رشی کیش کے ہیلی پیڈ پر ہیلی کاپٹر کے پہنچنے کے بعد تمام چھ لاشوں کو ایمبولینس کے ذریعے اسپتال کے مردہ خانے منتقل کیا گیا۔ اس دوران لاشوں کو محفوظ طریقے سے مردہ خانے تک پہنچانے کے انتظامات کیے گئے، جہاں طبی ضابطے کے تحت پوسٹ مارٹم کا عمل شروع کر دیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ایمس کے مردہ خانے میں تمام مالک شدگان کی لاشوں کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے۔ پوسٹ مارٹم کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد لاشیں متعلقہ اہل خانہ کے حوالے کر دی جائیں گی۔ اس کے لیے اہل خانہ سے عزیزوں کی تعیین کے لیے آخری رسومات کی ادائیگی کے لیے اپنے اپنے مقامات روانہ ہوں گے۔ جوشی مٹھ حادثے میں پیش آئے اس ہیلی کاپٹر حادثے میں چھ افراد کی موت کے بعد سوگ کی فضا ہے۔ حادثے کے بعد سے ہی بچاؤ ٹیمیں ضروری کارروائیوں میں مصروف تھیں۔

کانگریس کارکنوں کے اتحاد اور جوش نے جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے عزم کو مضبوط کیا

ملکارجن کھرگے اور راہل گاندھی سے ملاقات اکھنڈ کانگریس لیڈروں کو وفد

دہرہ دون: ریاستی کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پروگرام کے خلاف کے انچارج جناب راجندر شاہ نے 1 نومبر 2026 کو نئی دہلی کے رام لیلا میدان میں کانگریس پارٹی کی کامل پر منعقد کی گئی میگا ریلی کی زبردست کامیابی پر پارٹی کے سینئر لیڈروں، قومی قیادت اور اتراکھنڈ کے تمام لیڈروں، کانگریسیوں اور کارکنوں کو مبارکباد اور دلی خوشخبار شاہت کا اظہار کیا۔ ریاستی کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پروگرام کے خلاف کے انچارج راجندر شاہ نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی عوام دشمن پالیسیوں، بڑھتی ہوئی مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی اور جمہوری اداروں کے غلط استعمال کے خلاف نئی دہلی کے رام لیلا میدان میں جمع ہونے والا زبردست ہجوم ملک کے عوام کے بے چینی اور بے چینی کو ظاہر کرتا ہے۔ ریلی میں ملک بھر سے کانگریس کارکنوں کی بڑی تعداد میں شرکت نے جمہوریت، آئین اور عام آدمی کے حقوق کے تحفظ کے لیے کانگریس کے عزم کو واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومتوں کے دور میں بے روزگاری کے بحران، مہنگائی اور سماجی تقسیم نے عام لوگوں کی زندگی کو بہت متاثر کیا ہے، جو بدعنوانی سے لڑنے پر فخر کرتے ہیں۔ بی جے پی لیڈروں کو اپنی سحر انگیز اور کام کاج کا بھی خود جائزہ لینا چاہیے۔ بگھوان شری رام کے نام کی سیاست کر کے اقتدار میں آنے والی بی جے پی کے تحت رام مندر کو دیے جانے والے نذرانے پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ بگھوان شری رام کا اصلی لوگوں کے لیے عقیدے کی علامت ہیں، اور اس لیے حکومت اور مندر انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کے عقیدے سے متعلق معاملات میں شفافیت اور جوابدہی یقینی بنائیں۔ جناب شاہ نے کہا کہ آج ملک کا عام شہری مہنگائی، بے روزگاری، معاشی عدم مساوات اور بدعنوانی جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ نوجوانوں کے پاس روزگار کے مواقع نہیں ہیں، کسان اپنی پیداوار کی مناسب قیمت حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، اور غریب اور متوسط ??طبقہ بڑھتی ہوئی مہنگائی سے دوچار ہے۔ اس کے باوجود حکومت ان بنیادی مسائل پر توجہ دینے کی بجائے اصل مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ رام لیلا میدان میں میگا ریلی سے راہل گاندھی نے یہ پیغام دیا ہے کہ کانگریس پارٹی عوام کی آواز کو بلند کرنے اور جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اتراکھنڈ سے کانگریس کے لاکھوں کی بڑی تعداد میں شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ ریاست کی کانگریس تنظیم مضبوطی سے قومی قیادت کے ساتھ کھڑی ہے۔

آئندہ اسمبلی انتخابات کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال

نئی دہلی/دہرہ دون: کانگریس کے قومی صدر، شری ملیکارجن کھرگے کی رہائش گاہ 10، راجاجی مارگ، نئی دہلی میں، قائم مرحوم اختلاف جناب راہل گاندھی، قومی صدر، شری ملیکارجن کھرگے، اور قومی جنرل سکریٹری (تنظیم)، جناب کے سی وینو گوپال، اتراکھنڈ کانگریس کے سینئر لیڈروں اور ریاستی انچارج عزت نگاہ کماری سلجا کے ساتھ میٹنگ میں ریاستی کانگریس کے صدر جناب گنیش گودیال، قائمہ مرحوم اختلاف، شری یشپال آریہ، انچارج، الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین اور کانگریس کے ایم ایل اے، شری پریتم سنگھ، الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین، ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت، سریندر راناء شریک انچارج سریندر شرما، اور متوقع یا وعدہ موجود تھے۔ میٹنگ میں اتراکھنڈ کے موجودہ سیاسی اور سماجی منظر نامے، ریاست سے متعلق اہم عوامی مسائل، تنظیم کو مضبوط بنانے اور آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں اتراکھنڈ کے موجودہ سیاسی حالات، عوام کو درپیش اہم مسائل اور ان پر کانگریس کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں ریاست سے متعلق اہم عوامی مسائل، تنظیم کو مضبوط بنانے اور آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں اتراکھنڈ کے موجودہ سیاسی اور سماجی منظر نامے، ریاست سے متعلق اہم عوامی مسائل، تنظیم کو مضبوط بنانے اور آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں اتراکھنڈ کے موجودہ سیاسی اور سماجی منظر نامے، ریاست سے متعلق اہم عوامی مسائل، تنظیم کو مضبوط بنانے اور آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔



شریک انچارج سریندر شرما، اور متوقع یا وعدہ موجود تھے۔ میٹنگ میں ریاستی کانگریس کے صدر، جناب گنیش گودیال، قائمہ مرحوم اختلاف، شری یشپال آریہ، الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین اور کانگریس کے ایم ایل اے، شری پریتم سنگھ، الیکشن مینجمنٹ کمیٹی کے چیئرمین، ڈاکٹر ہرک سنگھ راوت، سریندر راناء

آئی جی آر ایس پر غلط رپورٹ لگانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کریں: یوگی

گورکھپور: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور میں مسلسل دوسرے دن پیر کی صبح گورکھ ناتھ مندر میں 'جنتا درشن' میں لوگوں سے ملاقات کی۔ اس دوران انہوں نے لوگوں سے بات کر کے ان کی شکایات سنیں اور انہیں یقین دلایا کہ ہر مسئلے کا مؤثر حل یقینی بنایا جائے گا۔ عوامی ملاقات کے دوران کچھ لوگوں کی جانب سے آئی جی آر ایس (مربوط شکایات کے ازالے کا نظام) پورٹل پر غلط رپورٹ درج کیے جانے کی شکایت پیش کیے جانے پر وزیر اعلیٰ سخت ناراض ہو گئے۔ اس معاملے میں انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ آئی جی آر ایس پر غلط رپورٹ درج کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر متاثرہ شخص کی شکایت پر حساسیت کے ساتھ توجہ دی جائے اور مقررہ وقت کے اندر شفاف طریقے سے اس کا ازالہ یقینی بنایا جائے۔ گورکھ ناتھ مندر احاطے میں منعقد ہفتہ وار کھلی کچہری میں وزیر اعلیٰ یوگی عمارت کے باہر پیر کو منعقدہ عوامی ملاقات میں وزیر اعلیٰ نے تقریباً 200 لوگوں کی۔ وزیر اعلیٰ نے افسران کو ہدایت بھی دی کہ اگر کسی معاملے میں متاثرہ شخص کو مسلسل پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے تو اس کی بھی تحقیقات کی جائیں اور ذمہ داری طے کی جائے۔ عوامی ملاقات میں کچھ لوگ علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست لے کر پہنچے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے ان سے کہا کہ یتیموں کی علاج میں رکاوٹ نہیں ہونے دی گی۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ علاج کے لیے اسپتال کی جانب سے تیار کیے جانے والے تخمینہ خرچ کی کارروائی جلد مکمل کر کے حکومت کو بھیجی جائے۔ وزیر اعلیٰ کے سوابدیدی فنڈ سے علاج کے لیے مناسب رقم فراہم کی جائے گی۔

'دیپوتسو کی دہائی، ایودھیا کی شان میں ایک نیا باب'

'یوگی کی پاتی' کے ذریعہ وزیر اعلیٰ نے ریاست کے لوگوں کو 7 نومبر کو ایودھیا آنے کا دیا نیوطہ

لکھنؤ: (صحافت بیورو): ایودھیا کا دیپوتسو اپنے دسویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔ سال 2017ء میں شروع ہوا یہ پروگرام روزگار کو بھی فروغ دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 7 نومبر کو ہونے والے دیپوتسو سے پہلے 'یوگی کی پاتی' کے ذریعے ریاست کے لوگوں کو پیغام دیا ہے۔



10 برسوں کے سفر میں رام نگری کی ثقافتی شان اور سیاحتی روایت کی عالمی شناخت بن چکا ہے۔ دیپوتسو نے نہ صرف ایودھیا کو عالمی سطح پر نئی پہچان دی ہے بلکہ مقامی معیشت اور روزگار کو بھی نئی سمت دی ہے۔

انہوں نے ریاست کے عوام کو خاندان اور دوستوں کے ساتھ ایودھیا پہنچ کر پروگرام کے گواہ بننے کی دعوت دی ہے۔ 'یوگی کی پاتی' میں وزیر اعلیٰ نے لکھا ہے کہ رد شیوں کا تہوار، ایودھیا میں بھگوان شری رام کی آمد کی یاد سے منسلک ہے، اندھیرے سے روشنی، مایوسی سے امید اور ایمان سے ترقی تک کے سفر کی علامت ہے۔ یہ محض دیپ جلانے کی تقریب نہیں بلکہ ساتھ شعور اور ہندوستان کی ثقافتی شان کے نشاۃ ثانیہ کا ایک عظیم میلہ ہے۔ چراغ کی چھوٹی سی لو بھی گہری تاریکی میں نئی امید جگانے کا پیغام دیتی ہے۔ خط میں وزیر اعلیٰ یوگی نے عقیدے اور عقیدت کے درمیان تعلق پر بھگوان رام کی جلاوطنی کے دوران، بھرت نے 14 سال تک شاہی خوشیوں کو ترک کر دیا۔ اس نے ایودھیا پر بھگوان رام کی کھڑاؤں کو حکمرانی کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں حکومت کی پالیسیوں اور کارروائیوں پر سوال اٹھانا اپوزیشن کا آئینی حق ہے۔ اگر کسی کارروائی کو لے کر سوالات کھڑے ہوتے ہیں، تو اس کی غیر جانبداری کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ دوسری طرف، اعظم خان کے معاملے کو لے کر سماج وادی پارٹی مسلسل حکومت پر حملہ آور نظر آ رہی ہے۔ شیو پال یادو کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے، جب ریاست (اتر پردیش) کی سیاست میں اعظم خان کا معاملہ ایک بار پھر بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ فی الحال، شیو پال یادو کے اس بیان نے اٹاوہ سے لے کر ریاست کی سیاست تک ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہوگا کہ ان کے اس بیان پر بی جے پی اور حکومت کی طرف سے کیا ردعمل سامنے آتا ہے۔

اعظم خان نے اپنی گرفتاری کو سپریم کورٹ میں کیا چیلنج

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان نے پیر کے روز سپریم کورٹ میں ایک درخواست دائر کی، جس میں انھوں نے منی لانڈرنگ کے ایک نئے مقدمے میں انفورسمنٹ ڈائریکوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے کی گئی اپنی گرفتاری کو چیلنج کیا ہے۔ جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جویمالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے اعظم خان کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل نظام پاشا کے دلائل سنے۔ بنچ نے اشارہ دیا کہ درخواست پر اس ہفتے کے آخر میں سماعت کی جا سکتی ہے، تاہم عدالت نے اس معاملے پر فوری سماعت کی درخواست مسترد کر دی۔ اعظم خان کو ہفتے کے روز ای ڈی نے اس وقت گرفتار کیا جب وہ اور ان کے بیٹے، عبداللہ اعظم خان، دو 'جعلی کارڈز' رکھنے کے مبینہ الزام سے متعلق



مقدمے میں رام پور جیل سے ضمانت پر رہا ہوئے تھے۔ عازی آباد کی ایک خصوصی عدالت نے انہیں 14 روزہ عدالتی تحویل میں بھیج دیا ہے۔ ای ڈی نے منی لانڈرنگ کا یہ مقدمہ اتر پردیش پولیس کی جانب سے اعظم خان اور ان کے مبینہ ساتھیوں کے خلاف درج کی گئی 58 ایف آئی آر کی بنیاد پر شروع کیا ہے۔ مرکزی ایجنسی کا الزام ہے کہ عوامی منصوبوں کے لیے مختص کی گئی رقوم کو رام پور میں ان کے نجی ادارے، 'جوہر یونیورسٹی' کی تعمیر کے لیے استعمال کیا گیا۔ 28 اکتوبر کو، مرکزی ایجنسی نے یونیورسٹی کی زمین اور عمارتوں کو اپنے قبضے میں لے لیا تھا، جن کی تخمینہ شدہ مارکیٹ ویلیو 1,170 کروڑ روپے ہے۔ ای ڈی نے مبینہ مالی لین دین اور 'بے نامی' اثاثوں کی منتقلی کے حوالے سے پوچھ گچھ کے لیے ان کی حراست کا مطالبہ کیا تھا۔



لکھنؤ: فاطمہ کالج آف نرسنگ کے طلبہ نے کونسل ہاؤس کا دورہ کیا اور اسمبلر حشیش مہانا سے ملاقات کی۔

بی جے پی کی پدیاترا، مسائل سے توجہ ہٹانے کی کوشش: آرادھنا مشرا

لکھنؤ: اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی صدر اور ایم ایل اے آرادھنا مشرا 'منا' نے بی جے پی پر الزام لگایا ہے کہ بی جے پی کی پدیاترا عوام کو گمراہ کرنے اور اپنی ناکامیوں کو چھپانے کی سیاسی کوشش ہے۔ انہوں نے شاہدی کی کہ دہلی کے رام لیلا میدان میں منعقدہ "ووٹ بچاؤ – ملک بچاؤ" میگا ریلی میں آل انڈیا اتحاد اور کانگریس کے سینئر رہنماؤں بشمول راہول گاندھی کو سننے کے لیے ملک بھر سے بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے تھے۔ ان کے مطابق، میگا ریلی کی کامیابی بی جے پی کے لیے سیاسی تشویش بن گئی ہے۔ اس لیے بی جے پی مارچ کے ذریعے عوام کی توجہ دیگر مسائل کی طرف ہٹانا چاہتی ہے۔



انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو یہ سمجھنا چاہیے کہ ووٹ چوری کے الزامات کو عوام نے سنجیدگی سے لیا ہے اور اسی لیے ملک بھر میں اس کے خلاف غصہ ہے۔ آرادھنا مشرا نے کہا کہ بی جے پی کی ریاستی حکومت کے خلاف بھی عوام میں ناراضگی ہے اور اسی لیے بی جے پی اپنی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے کے لیے اس پروگرام کا انعقاد کر رہی ہے۔ مونا نے کہا کہ بی جے پی دہلی کے رام لیلا میدان میں منعقدہ "ووٹ بچاؤ– ملک بچاؤ" میگا ریلی کی کامیابی سے گھبرا رہی ہے۔ اس لیے ایسے واقعات کے ذریعے لوگوں کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ "میگا ریلی میں ملک بھر سے لوگوں نے شرکت کی، جس سے بی جے پی میں خوف و ہراس پھیل گیا"۔ آرادھنا مشرا نے بی جے پی کی مجوزہ "جمہوریت بچاؤ– اتار کی و چڑھاؤ" پدیاترا پر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اپنی ناکامیوں اور انتخابی بے ضابطگیوں سے متعلق سوالات سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے اس پروگرام کا انعقاد کر رہی ہے۔ مونا نے کہا کہ بی جے پی کو ووٹ چوری کے الزامات کا جواب دینا چاہیے۔

اٹاوہ: شرابی شوہر نے بیوی کا گلا دبا کر کیا قتل

اٹاوہ: (پی این ایس) بھرے تھانہ علاقہ کے پالم گاؤں میں اتوار کی دیر رات گھریلو جھگڑے کی وجہ سے شوہر نے اپنی بیوی کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ملزم شراب کا عادی تھا اور اس کے زیر اثر بیوی کو اکثر لڑتا اور مارتا تھا۔ اس واقعہ سے گاؤں میں کہرام مچ گیا۔ پولس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ملزم شوہر واقعہ کے بعد سے مبینہ طور پر فرار ہے۔ پالم کے رہنے والے شیو پوجن سنگھ گرجر کا اتوار کی رات اپنی بیوی اوم ویتی کماری کے ساتھ خانہ داری کو لے کر جھگڑا ہوا تھا۔ بحث کے دوران جھگڑا بڑھ گیا۔ الزام ہے کہ شیو پوجن نے شراب کے نشے میں آ کر اپنی بیوی کا گلا گھونٹ دیا، جس کے نتیجے میں اس کی موت ہو گئی۔ واقعہ سے خاندان میں کہرام مچ گیا۔ جب آس پاس کے لوگوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو گاؤں میں لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ اطلاع ملنے پر تھانہ پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور جائے وقوعہ کا معائنہ کیا۔

کانپور: بہن کی شادی سے پہلے سڑک حادثے میں بھائی کی موت

کانپور: (پی این ایس) جمعہ مبارک دھار میں اتوار کی دیر رات ایک تیز رفتار گاڑی کی زد میں آ کر ایک نوجوان (23) کی موت ہو گئی۔ وہ کام ختم کر کے بہن کی شادی کے لیے پیسوں کا انتظام کر رہا تھا۔ نوجوان کی شناخت ابھیشیک کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ اپنی بہن کی شادی کے لیے پیسوں کا انتظام کر رہا تھا۔ اس کی بہن کی شادی 30 نومبر کو ہونی تھی۔ جس بھائی نے اسے ہرا تھا وہ اب زندہ نہیں ہے۔ بابا اگمر کے چترویدی بلڈنگ کے رہنے والے ایک نے بتایا کہ تمام لوگ رات کو ایک تقریب میں شرکت کے بعد اپنے گھر لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران راستے میں ٹرک سے ان کی گاڑی کی زبردست ٹکر ہو گئی۔ حادثے میں موقعے پر ہی چھ افراد کی موت ہو گئی، جب کہ دو لوگ زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو ایمبولینس کی مدد سے پی آر ڈی میڈیکل کالج، گورکھپور بھیجا گیا ہے۔ دوسری طرف، لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجا دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں کیس درج کر کے آگے کی قانونی کارروائی اور تحقیقات کی جائے گی۔ یہ حادثہ بابا کوتوالی علاقے کے گھرواڈیہ کے پاس پیش آیا۔ کپتان گنج تھانہ علاقے کے بھلوری گاؤں کا ایک خاندان کار کے ذریعے رشتہ داروں کے ہاں ایک تقریب میں شرکت کے لیے گیا تھا۔ دیر رات تقریب سے واپس لوٹتے وقت ان کی کار

دیپوتسو کی تیاریوں کا جائزہ لینے ایودھیا پہنچے وزیر اعلیٰ یوگی

ایودھیا: گورکھ پیٹھادھیشور اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پیر کو دیپوتسو 2026 کی تیاریوں کا جائزہ لینے ایودھیا پہنچے۔ انہوں نے پہلے دیپوتسو سے متعلق مختلف مقامات پر جاری تیاریوں کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے سنکٹ موچن ہنومان گڑھی مندر کا دورہ کر کے ریاست میں امن اور خوشحالی کے لیے دعا کی اور پھر رام مندر پہنچ کر رام للا کے قدموں میں سر جھکایا۔ وزیر اعلیٰ نے دیپوتسو کی تیاریوں کا معائنہ کرتے ہوئے اپنے دورے کا آغاز کیا۔ اس کے بعد انہوں نے ہنومان گڑھی مندر میں رسمی پوجا کی اور ریاست کے لوگوں کے لیے خوشگوار زندگی کی دعا کی۔ وہاں سے وزیر اعلیٰ رام مندر کے لیے روانہ ہوئے۔ انہوں نے رام للا کا درشن کیا، آرتی کی اور مندر کا طواف کیا۔ انہوں نے مندر کے احاطے میں جاری تعمیراتی کام کی پیش رفت کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ رام مندر ٹرسٹ کے عہدیداروں نے وزیر اعلیٰ کو دیپوتسو 2026 کی موجودہ تیاریوں اور آنے والے منصوبوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے اس کے بعد شری رام جنم بھومی مندر کمپلیکس میں واقع پی ایف سی آڈیٹوریم کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے دیپوتسو 2026 کی تیاریوں کے سلسلے میں افسران کے ساتھ میٹنگ کی۔

زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایمان اور عوامی شراکت کو ترقی کا محرک بنا کر اتر پردیش نے 'تہوار والی ریاست' کے طور پر ایک نئی شناخت قائم کی ہے۔ جہاں روشنی ہے وہاں خلافت ہے۔ جہاں سیکورٹی ہے وہاں سرمایہ کاری کے مواقع بھی ہیں۔ سرمایہ کاری ترقی کا باعث بنتی ہے اور ترقی روزگار اور خوشحالی لاتی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دیپوتسو سے مقامی کاروبار بھی مستفید ہو رہے ہیں۔ کمہار کے تیار کردہ دیپوں کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ پھول بیچنے والوں، ہوٹل والوں اور دیگر مقامی کاروباریوں کے لیے آمدنی اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح ثقافتی تقریب مقامی معیشت کو بھی تقویت دے رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے رامائن کے ایک متاثر کن واقعہ کے ذریعے طاقت اور سحر خیزی کے نظریات کو اجاگر کیا۔ انہوں نے لکھا کہ اپنے تخت پر رکھ کر حکومت کی۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق یہ واقعہ یہ سکھاتا ہے کہ اقتدار کا حقیقی مطلب حق نہیں بلکہ ذمہ داری ہے۔ ایودھیا کا دیپوتسو عالمی سطح پر قربانی، وقار اور لگن کے اس جذبے کو تھام کر رہا ہے۔ یہ تقریب لوگوں کو اپنی ثقافتی روایات اور زندگی کی اقدار سے جڑنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

حکومت چن چن کر اپوزیشن لیڈروں کو نشانہ بنا رہی ہے

اعظم خان کی گرفتاری پر شیو پال یادو نے ای ڈی کی کارروائی پر اٹھائے سوال

اٹاوہ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور جسونت نگر اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے شیو پال سنگھ یادو نے اعظم خان کی گرفتاری اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) کی کارروائی کو لے کر حکومت پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے مرکز اور ریاستی حکومت کے طریقہ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت میں اپوزیشن رہنماؤں کو چن چن کر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ در اصل، شیو پال سنگھ یادو جسونت نگر اسمبلی حلقہ میں منعقدہ ایک کٹ سمپلن (مشاعرہ/کوی سمیلن) میں شرکت کے لیے پہنچے تھے۔ اس دوران میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے اعظم خان کے معاملے اور ای ڈی کی کارروائی پر اپنا ردعمل دیا۔ شیو پال یادو نے کہا کہ حکومت کی کارروائیوں کو لے کر کئی سنگین سوالات کھڑے ہو رہے ہیں۔



انہوں نے الزام لگایا کہ تحقیقاتی ایجنسیوں کا غلط استعمال اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ شیو پال یادو نے حکومت پر حملہ بولتے ہوئے کہا کہ ایسی ظالم حکومت کے خلاف آواز اٹھانی پڑے گی۔ انہوں نے صاف لفظوں میں کہا ایسی ظالم حکومت کے خلاف بولنا پڑے گا، اور اسے اقتدار سے ہٹانا پڑے گا۔ ان کے اس بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ شیو پال یادو نے اپنے بیان کے ذریعے اپوزیشن کے اتحاد اور حکومت کے خلاف آواز بلند کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں حکومت کی پالیسیوں اور کارروائیوں پر سوال اٹھانا اپوزیشن کا آئینی حق ہے۔ اگر کسی کارروائی کو لے کر سوالات کھڑے ہوتے ہیں، تو اس کی غیر جانبداری کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ دوسری طرف، اعظم خان کے معاملے کو لے کر سماج وادی پارٹی مسلسل حکومت پر حملہ آور نظر آ رہی ہے۔ شیو پال یادو کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے، جب ریاست (اتر پردیش) کی سیاست میں اعظم خان کا معاملہ ایک بار پھر بحث کا موضوع بنا ہوا ہے۔ فی الحال، شیو پال یادو کے اس بیان نے اٹاوہ سے لے کر ریاست کی سیاست تک ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہوگا کہ ان کے اس بیان پر بی جے پی اور حکومت کی طرف سے کیا ردعمل سامنے آتا ہے۔

دیوی میلے میں صوفی نائٹ کا انعقاد، کبیر وانی کی گونج

بارہ بنکی: (پی این ایس) دیا میلے میں اتوار کی شام ممبئی کے کبیر کیفے بینڈ کی گونج سنائی دی۔ ان کی طاقتور روح پرور اور ظریف پرفارمنس کے ساتھ، پورا پنڈال کبیر کے فلسفہ زندگی اور موسیقی کی معجز بیانوں میں ڈوبا ہوا تھا۔ معروف گلوکار نیرج آریہ کی آواز کے جادو اور گانے کے منفرد انداز نے حاضرین کے دل موہ لیے۔ اس سے پہلے ضلع مجسٹریٹ ایشان پرتاپ سنگھ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر پنکج ورما، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ذکیر انگھ، اور سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گیتا اگروال نے چراغ جلا کر صوفی نائٹ کا افتتاح کیا۔ مشہور صوفی بزرگ حاجی وارث علی شاہ کے والد قربان علی شاہ کی یاد میں سالانہ 10 روزہ میلے میں ہر شام ثقافتی شام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں اتوار کی شام ممبئی کے مشہور کبیر کیفے بینڈ نے کبیر کی آیات پڑھ کر آڈیٹوریم کو عقیدت سے بھر دیا۔ بینڈ کے مرکزی گلوکار، نیرج آریہ نے کئی مقبول گانوں کی گلپل پرفارمنس دی، جن میں مشکورہ سے دیا پری تیرا، پنچ تھوا کا بنجارا، سب چلتا کا کھیل، مٹ کر بابا کا انکار، پھر فقیری، چادر یہ جھینی جھینی بیرا ہے، اور جگو بھتیاں میرا رہنا۔ کبیر کی لازوال کمپوزیشن چڑیا انجھنی ری' کی کارکردگی نے سامعین کو روحانی تجربے سے بھر دیا۔ ان کے گیتوں میں زندگی کے فلسفے، خود شناسی، محبت، ترک اور انسانی شعور کے گہرے پیغامات کا اظہار کیا گیا۔ راگ، تال اور جذبات کے شاندار امتزاج آخر تک سامعین کو اپنے اثر میں جکڑے رہے۔ اس پیش کش کو ایک صوفی احساس سے دوچار کر دیا۔ سامعین کو جدید طالبوں کے ساتھ فنکاروں کو داد دیتے ہوئے دیکھا گیا، جب کہ دیگر موسیقی کی تال پر جھومتے نظر آئے۔

کشی نگر میں خوفناک سڑک حادثہ: 6 افراد کی موت، دو کی حالت نازک

کشی نگر: (پی این ایس) اتر پردیش کے کشی نگر ضلع کے ہاٹا کوتوالی علاقے میں اتوار کی دیر رات ایک خوفناک سڑک حادثے میں چھ افراد جاں بحق ہو گئے۔ ان میں سے پانچ افراد ایک ہی خاندان کے تھے۔ حادثے میں دو لوگ شدید طور پر زخمی ہوئے ہیں، جنہیں علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ یہ حادثہ کار اور ٹرک کے درمیان آمنے سامنے کی ٹکر کے باعث پیش آیا۔ کوتوالی ہاٹا کے تھانہ انچارج دھرمیندر سنگھ نے بتایا کہ تمام لوگ رات کو ایک تقریب میں شرکت کے بعد اپنے گھر لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران راستے میں ٹرک سے ان کی گاڑی کی زبردست ٹکر ہو گئی۔ حادثے میں موقعے پر ہی چھ افراد کی موت ہو گئی، جب کہ دو لوگ زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو سامنے سے آنے والے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ کار بری طرح تباہ ہو گئی اور اس میں سوار چھ افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوع پر پہنچی اور مقامی لوگوں کی مدد سے پولیس نے کئی مشقت کے بعد کار میں پھنسے لوگوں کو باہر نکالا۔ زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال پہنچایا گیا، جہاں ان کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے انہیں گورکھپور میڈیکل کالج ریفر کر دیا گیا ہے۔ اس دردناک حادثے میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی موت سے بھلوری گاؤں میں کہرام مچا ہوا ہے اور پورے علاقے میں سوگ کی لہر ہے۔ فی الحال پولیس پورے معاملے کی تفتیش میں مصروف ہے۔ اس حادثے نے ایک خاندان کی خوشیوں کو پل بھر میں ماتم میں بدل دیا۔

مراد آباد کے کانگریسیوں نے دہلی کی ریلی میں کی شرکت

کارکنوں نے ووٹ بچاؤ، ملک بچاؤ نعرے سے ریلی میں شرکاء کے حوصلے بڑھائے، گیانیش کمار سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا

ڈاکٹر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی کال پر، انڈیا الائنس نے دہلی کے رام لیلا میدان میں اتوار کو "ووٹ بچاؤ، ملک بچاؤ مارچ" کے نعرے لگائے۔

شہر کانگریس کمیٹی مراد آباد کے صدر حاجی جنید اکرام کی قیادت میں کارکنوں اور عہدیداران کے غیر تعداد میں دہلی کی ریلی میں شرکت کی۔ اس موقع پر حاجی جنید اکرام نے کہا کہ انڈیا الائنس کی اس بڑی ریلی میں لاکھوں کارکنوں نے ووٹ بچاؤ، ملک بچاؤ مارچ کے نعرے لگائے۔

شہر کانگریس کمیٹی مراد آباد کے صدر حاجی جنید اکرام کی قیادت میں کارکنوں اور قیادت میں کارکنان ایک بس اور کئی کاروں میں دہلی پہنچے۔

ریلی کے دوران کارکنوں نے گیانیش کمار سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ اسلم خورشید نے کہا کہ اہل وعیال گانگھی کی قیادت میں انڈیا الائنس کے خلاف نعرے لگائے اور ان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ اسلم خورشید نے کہا کہ اہل وعیال گانگھی کی قیادت میں اپوزیشن حکومت کے خلاف متحد ہے۔ حکومت کو عوام کی آواز سننی چاہیے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو استعفیٰ دینا چاہیے۔ ضلع کانگریس کمیٹی اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین افضل صابری نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت ووٹ چوری کے ذریعہ اقتدار میں آئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت کے خلاف عوام میں غم وغصہ ہے اور عوام جمہوریت کے تحفظ کے لیے متحد ہو رہے ہیں۔ اس دوران بھیا اکبر نگھ، یوگیندر پال، شاہنواز، سرفراز، آصف، عارف ملک، مجاہد صدیقی، عامر علی اور دیگر کارکنان رہے۔ کانگریس کے ضلع صدر وذو گمبر کی قیادت میں بھی کئی عہدیداران و کارکنان ریلی میں شامل ہوئے۔



خانقاہ پولیس چوکی انچارج نے ٹیم کیساتھ علاقہ کا پیدل مارچ کیا

سڑکوں پر غیر قانونی قبضہ کرنے والوں سے سختی سے نمٹیں گے اور سخت کارروائی کی جائے گی: سندیپ کمار

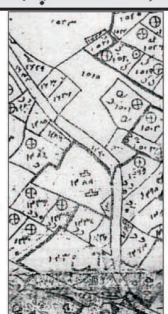
دیوبند (عارف عثمانی) خانقاہ پولیس چوکی کے انچارج سندیپ کمار نے پولیس اہلکاروں کے ساتھ خانقاہ، مدار المعلوم روڈ اور آس پاس کے دیگر علاقوں کا پیدل گشت کیا۔ اپنے گشت کے دوران انہوں نے تجاوزات کرنے والوں کو سخت وارننگ دی اور تجاوزات نہ ہٹانے پر قانونی کارروائی کے جانے کی دھمکی دی تفصیل کے مطابق خانقاہ چوکی کے انچارج سندیپ کمار نے پولیس فورس کے ساتھ پورے علاقہ کا پیدل گشت کیا، انہوں نے خانقاہ چوکی سے مسجد رشیدیہ تک خصوصی طور پر سڑک کے دونوں جانب ریڑھی والوں اور ٹھیلے والوں کو سخت وارننگ دی اور ان کی جانب سے لگے جانے والے تجاوزات پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے سخت کارروائی کے جانے کا انتباہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس علاقہ میں بھی ریڑھی اور ٹھیلے والے تجاوزات سے باز رہیں اور ہدایات کے مطابق اس علاقہ میں اپنا کاروبار کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر بار بار پولیس کی جانب سے جگہ خالی کرنے والی تنبیہ اور نصیحت پر عمل نہیں کیا گیا تو خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کے ساتھ بڑے جرمانہ عائد کیے جائیں گے۔



اس کے علاوہ انہوں نے بائک، اسکور اور اسکوٹی وغیرہ پر تین افراد کے بیٹھ کر جانے والوں کو بھی وارننگ دی اور نابالغ بچوں کے بائیک واسکوٹر چلانے پر بھی انتباہ دیا انہوں نے کہا کہ اس علاقہ میں بھی ریڑھی اور ٹھیلے تجاوزات نہ بڑھنے پائیں ورنہ سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس پیدل گشت کے دوران سندیپ کمار کے ساتھ انوج چودھری جگوندیر ملک، انل کمار اور دیگر پولیس اہلکار شامل رہے۔

زید پور میں تالاب اور قبرستان کی زمین پر تجاوزات کی تحقیقات کا حکم

بارہ بنکی: (پریس نوٹ) بارہ بنکی ضلع کے قصبہ زید پور میں سرکاری ریکارڈ میں درج تالاب اور قبرستان کی زمین پر مبینہ تجاوزات کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ریونیو ریکارڈ میں پلاٹ نمبر 1488A ایک تالاب کے طور پر درج ہے اور پلاٹ نمبر 1488B قبرستان کے طور پر درج ہے۔ الزام ہے کہ سابق گرام پنچایت صدر مرحوم محمد علیم انصاری نے مبینہ طور پر سرکاری ریکارڈ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی اور 15 اپریل 1994 کو سب رجسٹرار آفس بارہ بنکی میں قصبہ محمد کے ذریعے مذکورہ اراضی کی ایک ڈیڈ کو انجام دیا۔ فی الحال ان کے اہلیہ موجودہ چیئرپرسن ہیں اور ان کے بیٹے کے ذریعہ مذکورہ اراضی پر ریڈیمیٹ سینٹ کی دیوار بنا کر قبضہ کا الزام ہے جبکہ کھتونی، نکسہ اور سال 1331 کے ریونیو نقشے میں یہ اراضی ایک تالاب اور قبرستان کے طور پر درج ہے لہٰذا عوامی سطح پر استعمال ہونے والے تالاب اور قبرستان



ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس معاملے سے متعلق ایک شکایت پیش کی ہے۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے بارہ بنکی کے ضلع مجسٹریٹ نے سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو جانچ کا حکم دیا ہے۔ تفصیل طلب نتیج کو بھی وزیر اعلیٰ کے دفتر سے معاملے کی تحقیقات کی ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ شکایت کنندہ نے مطالبہ کیا ہے کہ ضلعی انتظامیہ پلاٹ نمبر 1488A اور 1488B کی غیر جانبدارانہ پیمائش کرے، 1994 کے ڈیڈ کی درستگی اور سرکاری ریکارڈ میں مبینہ ہیرا پھیری کی تحقیقات کرے۔ مزید برآں تالاب اور قبرستان کی اراضی کو ناجائز قبضوں سے آزاد کرایا جائے اور ذمہ داروں کے خلاف قواعد کے مطابق سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ نہ معاملہ عوامی اور مذہبی اہمیت کی زمین سے جڑا ہے۔ اب شہر کے مکین ضلعی انتظامیہ کی تحقیقات اور اس کے نتیجے میں ہونے والی کارروائی کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔

جامعہ قاسمیہ دار العلوم زکریا میں 'مجلس شوریٰ' کے اجلاس میں متعدد تجاویز منظور

جامعہ کے سالانہ بجٹ پر غور وخوض، جامعہ سے منسلک حضرات کی وفات پر تعزیت کا اظہار، باتفاق رائے مولانا محمد ہاشم قاسمی کو جامعہ کا معاون مہتمم منتخب کیا گیا

ڈاکٹر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) صوبہ اتر پردیش کے تعلیمی وتربیتی مثالی مرکز اور دینی و عصری علوم کے ماندار ادارے جامعہ قاسمیہ دار العلوم زکریا انٹرنیشنل گرلز جامعہ کی پیشانی حاکمہ "مجلس شوریٰ" کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا؛ جس کی صدارت: مولانا مفتی منصور عالم قاسمی مفتی مدرسہ خادم الاسلام ہاپوڑ اور سرپرستی حکیم سید معصوم علی آزاد (امام شہر مراد آباد) نے فرمائی۔ حب تفصیل ایجنڈا جامعہ کے استاذ قاری محمد صادق قاسمی کی تلاوت قرآن اور اور سفیان کشن گنجی متعلم جامعہ کی نعت رسول پاک سے مجلس کا آغاز ہوا، بعد ازاں سابقہ "مجلس عاملہ" کی کارروائی کی خواندگی و توثیق عمل میں آئی۔ بعدہٗ جامعہ کے تمام شعبہ جات کی سالانہ ابحاثی و تفصیلی رپورٹس و کارکردگی اراکین شوریٰ کے سامنے پیش کی گئی؛ جس پر تمام اراکین نے اطمینان وانبساط کا اظہار فرمایا اور منتظمین و خدام جامعہ کی کاوشوں و کوششوں کو سراہا، بعد ازاں جامعہ کے سالانہ بجٹ پر غور و خوض اور جامعہ کے دیگر اہم امور پر باہم تبادلۂ خیال ہوا، نیز اس موقع پر مفتی منصور عالم نے نظام جامعہ پر خوشی کا اظہار کرنے کے بعد اپنے خطاب میں صبر وتقویٰ اور محنت واخلاص کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہ چیزیں ہی انسان کے کمزے بنیے کا نمونہ کیا ہیں؛ لہٰذا ہم ارباب مدارس کو چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کو صبر و تقویٰ اور محنت واخلاص سے آراستہ وپیراستہ کریں۔ مزید برآں مولانا ریاض الدین قاسمی بیتاپوری، مولانا عقیل احمد، فیروز ایڈوکیٹ، حاجی عبد الرشید انصاری، مولانا طاہر قاسمی اور حاجی عبد الرشید انصاری، مولانا طاہر قاسمی اور قاری اظہر احمد قاسمی کی موجودگی میں مولانا محمد ہاشم قاسمی کو جامعہ کا معاون مہتمم منتخب کیا گیا۔ علاوہ ازیں گذشتہ ایام کے دوران وفات پانے والے جامعہ کے محسنین و خلصین سے متعلق تعزیتی تجویز پیش کی گئی اور ایصال ثواب کیا گیا، اور مفتی منصور عالم کی دعا پر اجلاس کا اختتام ہوا، اخیر میں جامعہ کے مہتمم مولانا محمد اویس قاسمی نے اجلاس میں تشریف لانے والے تمام اراکین شوریٰ کا دل کی گہرائیوں کے ساتھ استقبال کیا اور مہمانان نظام کی خدمت میں گلہائے تشکر پیش فرمائے، نظامت کے فرائض محمد رضوان قاسمی بیتاپوری نے انجام دیئے۔ اجلاس میں مولانا محمد اویس قاسمی، مولانا طاہر قاسمی اور دیگر اراکین شوریٰ نے اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں قیمتی آراء اور مفید مشوروں سے سرفراز فرمایا۔ نیز جامعہ کے نائب مہتمم مولانا محمد عالم قاسمی کی مسلسل ناسازیٔ طبع پر اظہار تشویش کیا گیا، دعائے صحت کی گئی اور باتفاق رائے مولانا محمد ہاشم قاسمی کو جامعہ کا معاون مہتمم منتخب کیا گیا۔



ووٹ چوری کے خلاف دہلی میں ایس پی کارکنان کا احتجاج

الیکشن کمیشن کے خلاف نعرے لگا کر چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ

ڈاکٹر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) ساج وادی پارٹی کے ضلع صدر جوہر سنگھ یادو کی قیادت میں پارٹی عہدیدار، مختلف سیل کے عہدیداران اور کارکنان اتوار کو دہلی پہنچے اور ووٹ چوری کے خلاف منعقدہ ریلی میں حصہ لیا۔ رام لیلا میدان میں احتجاج کے دوران کارکنوں نے الیکشن کمیشن کے خلاف نعرے لگائے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔

احتجاج کے دوران ایس پی لیڈروں نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن اپنی آئینی ذمہ داری کو غیر جانبداری سے ادا نہیں کر رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اپوزیشن بہار سے لے کر اتر پردیش تک ووٹ کی میسنہ پر مبینہ پر ضابطگیوں پر مسلسل سوال اٹھا رہی ہے۔ الیکشن کمیشن ان الزامات کا جواب دے اور انتخابی عمل کی شفافیت کو یقینی بنائے۔ پارٹی لیڈران نے کہا کہ انڈیا الائنس کی یہ میگا ریلی حکومت کی پالیسیوں اور مبینہ ووٹ چوری کے خلاف اپوزیشن اتحاد کا پیغام ہے۔ جمہوریت کے تحفظ اور ووٹ کے حق کی جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عوام 2027 کے آئندہ انتخابات میں اپنے حق رائے دہی کے ذریعے اس کا جواب دیں گے۔ ایم ایل اے کمال اختر، ایم ایل اے محمد فیم عرفان، ایم ایل اے نواب جان، ایم ایل اے سرتاج علی، ضلع پنچایت چیئرمین سنگھ یادو، قمرے عالم، مجاہد علی، ہرپال سنگھ سینی، جتیش یادو، دھرمیندر یادو سمیت اے اپنے بیٹے یوگیندر یادو، ونے یادو، منکر لال سینی، ونے یادو، شنکر لال سینی، ونے یادو، ستیارتھ عالم انصاری، کامل منصوری، آشوتوش پاٹھک، ذکی احمد سمیت کئی دیگر کارکنان احتجاج میں شامل ہوئے۔



کلکٹریٹ ایمپلائز یونین: ابھیشیک سنگھ صدر اور ادے راج وزیر منتخب

ابھیشیک سنگھ 60 ووٹوں سے جیتے، انیل کمار سریواستو خزانچی بنے

ڈاکٹر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) اتر پردیش منسٹریل کلکٹریٹ ایمپلائز یونین کی مراد آباد شاخ کے لیے انتخابات اور کلکٹریٹ کے احاطے میں پرامن طریقے سے اختتام پذیر ہوئے۔ ووٹنگ اور گنتی الیکشن افسر اور انتظامی افسر گرپی نگر شن گھرانی میں کی گئی۔ الیکشن میں ملازمین نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔

صدر کے عہدے کے لیے ابھیشیک سنگھ اور سنیئر کلرک سکسینہ کے درمیان مقابلہ تھا۔ کل 76 ووٹوں میں سے ابھیشیک سنگھ کو 68 جب کہ سکسینہ کو 8 ووٹ ملے۔ اس طرح ابھیشیک سنگھ نے 60 ووٹوں کے فرق سے صدر کا عہدہ جیت لیا۔ وزیر کے عہدے کے لیے ادے راج اور نوید صدیقی آمنے سامنے تھے۔ ادے راج کو 44 ووٹ ملے، جب کہ نوید صدیقی کو 32 ووٹ ملے۔

ادے راج 12 ووٹوں کے فرق سے وزیر منتخب ہوئے۔ ابتیا رانی اور انیل کمار سریواستو نے خزانچی کے عہدے کے لیے مقابلہ کیا۔ کل 74 ووٹوں میں سے انیل کمار شریواستو کو 67، جبکہ ابتیا رانی کو سات ووٹ ملے۔ انیل کمار سریواستو جیت گئے۔ ہرکیش کمار نے مشترکہ وزیر کے عہدے کے لیے اسلم کو شکست دی۔ کل 75 ووٹوں میں سے ہرکیش کمار کو 60، جبکہ اسلم کو 15 ملے۔ مزید برآں سینئر نائب صدر کے عہدے کے لیے شراون کمار، جتیندر نائب صدر کے عہدے کے لیے روہت شکلا، تنظیمی وزیر کے عہدے کے لیے اعزاز احمد، آڈیٹر کے عہدے کے لیے سوہن سنگھ، اور وزیر کھیل کے عہدے کے لیے شیوانی کو بلا مقابلہ منتخب قرار دیا گیا۔ انتخابی نتائج کے اعلان کے بعد ملازمین نے فتح پر مٹھائیاں تقسیم کیں اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے نظم کو مزید مضبوط بنانے اور ملازمین کے مفادات کے لیے مل کر کام کرنے کی امید ظاہر کی۔

16 سے 30 نومبر تک خود اپنی معلومات آن لائن اندراج کر سکیں گے

مردم شماری 2027 کی تیاریوں کے سلسلے میں ڈی ایم کی صدارت میں میٹنگ منعقد

ڈاکٹر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) مردم شماری 2027 کی تیاریوں اور کامیاب نفاذ کے سلسلے میں ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) انوپے جھا کی صدارت میں کلکٹریٹ کے آڈیٹوریم میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں مردم شماری کی تیاریوں، خود گنتی کے عمل اور عوام کی شرکت کو یقینی بنانے کے بارے میں تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈی ایم نے اے ڈی ایم فائنانس ایڈ ریونیو سمرتھا ملیو، چیف مجسٹریٹ محترمہ شکتی دوبے اور دیگر متعلقہ حکام کو مردم شماری 2027 کی اہمیت کے بارے میں عوام میں بیداری پیدا کرنے اور خود گنتی کی سہولت کی وسیع پیمانے پر تشہیر یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری میں ہر شہری کی شرکت اور درست معلومات کی فراہمی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مردم شماری 2027 کے تحت شہریوں کو اپنی معلومات آن لائن داخل کرنے کے لیے خود گنتی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اس کے ذریعے شہری نامزد پورٹل https://se.census.gov.in/ پر جا کر اپنے گھروں کے آرام سے اپنی معلومات خود درج کر سکیں گے۔ خود گنتی کی مدت 16 نومبر سے 30 نومبر 2026 تک مقرر کی گئی ہے۔ اس کے بعد، یکم دسمبر 2026 سے 4 جنوری 2027 تک، شمار کنندگان گھر گھر جا کر مردم شماری کریں گے۔ اس دوران شمار کنندگان شہریوں سے ضروری معلومات اکٹھی کریں گے۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ عام لوگ شمار کنندگان کو درست اور مکمل معلومات فراہم کرتے ہوئے مردم شماری کے کام میں مکمل تعاون کریں۔ انہوں نے عہدیداروں کو یہی اور شہری علاقوں میں مردم شماری سے متعلق معلومات کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کی ہدایت دی۔

سابق شیخ الحدیث مولانا نصیر خاں کے نواسہ ببو خاں کا انتقال

مسلم فنڈ دیوبند میں تعزیتی نشست کا انعقاد، سیاسی وسماجی شخصیات کا اظہار تعزیت، اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کیا

دیوبند (عارف عثمانی)

دار العلوم دیوبند کے سابق شیخ الحدیث مولانا نصیر خاں کے نواسہ عادل خاں عرف ببو کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم بھوخاں کے عرفیت سے 65/ سال تھیں۔ وہ خوش مزاج اور دیندار انسان تھے، جن کی زندگی کا ایک بڑا حصہ ممبئی میں گزرا۔ آج علالت کے باعث اپنی رہائش گاہ محلہ کاٹھوالہ اڈا قاضی پر انتقال ہو گیا۔ یو پی رابطہ کمیٹی کے سکریٹری ڈاکٹر عبید اقبال عاصم نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ دار العلوم دیوبند کے سابق شیخ الحدیث مولانا نصیر احمد خان کے نواسے کے انتقال ملال کی خبر نہ کر دل انتہائی رنجیدہ اور غمزدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جانشین اہل خانہ اور آس پاس کے لوگوں کے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔ اس مشکل اور غم کی گھڑی میں ہم تمام پسماندگان اور خصوصاً اہل خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات کو بلند کرے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور پورے خاندان کو اس عظیم صدمے پر صبر دے۔ مرحوم کی نماز جنازہ بعد ظہر عصر احاطہ مولسری میں ادا کی گئی، بعد ازیں شاہ ولایت قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ ان کے انتقال پر علاقے کی شخصیات نے افسوس کا اظہار کیا۔ دوسری خبر میں مسلم فنڈ ٹرسٹ دیوبند کے قدیم کارکن شمس الدین خان کے انتقال پر آج یہاں دفتر مسلم فنڈ میں ایک تعزیتی نشست کا اہتمام کیا گیا، جس میں ادارہ کے ذمہ داران اور کارکنان نے شرکت کی اور مرحوم کے لئے قرآن خوانی ودعا بایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر ادارہ کے منیجر نے کہا کہ مرحوم شمس الدین خاں مسلم فنڈ دیوبند کے قدیم کارکن تھے، جنہوں نے طویل مدت تک بڑی لگن اور زائد عرصہ تک ادارہ کی خدمت کی ہے، ان کا انتقال یقینی طور پر خاندان کے ساتھ ساتھ ادارہ کے لئے بھی گہرا صدمہ ہے، اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اس موقع پر سابق چیئرمین انعام قریشی نے موت و حیات کی حقیقت پر روشنی ڈالی اور مسلم فنڈ دیوبند کے مرحوم شمس الدین خاں سمیت متعدد کارکنان کے تعلق سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تمام کارکنان ہم ایک خاندان کی طرح ہوتے ہے، جب خاندان کا ایک شخص رخصت ہوتا ہے یقیناً سبھی کو تکلیف ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مرحوم کو ہمیشہ ان کی اچھائیوں اور نیکیوں سے یاد کرنا چاہیے اور ان کے لئے نہ صرف آج بلکہ ہمیشہ اپنے تمام کارکنان کو دعائے مغفرت میں یاد رکھنا چاہیے۔ انعام قریشی نے کہا کہ تمام کارکنان کا ایک دوسرے پر بھی حق ہے، جس میں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت بھی شامل ہے۔ انہوں نے تمام کارکنان سے متعدد ہو کر آپسی پیار ومحبت کے ساتھ کام کرنے اور آپسی اتحاد واتفاق کو مضبوط کرنے پر زور دیا اور شمس الدین خان مرحوم کے انتقال کو ادارہ کے لئے بڑے صدمہ کا باعث قرار دیا۔ اس دوران شمس الدین خاں کی اردو زبان وادب کی خدمت کے تعلق سے بھی گفتگو ہوئی۔ آخر میں قرآن کریم پر ختم کرکے قرقاری مہربان نے مرحوم کے لئے خصوصی دعا کی۔ اس دوران ناظم منیجر سید آصف حسین، فہیم علوی، جاوید عثمانی، محمد رفیع صدیقی، فہیم اختر صدیقی، حاجی یاسین، اشتیاق احمد، مسرور عثمانی، شاہنواز دانش، جاوید علوی، نعیم عثمانی، حافظ داشاد احمد، سمیر چودھری، بلال احمد اور عبد اللہ شاہ سمیت دیگر کارکنان موجود رہے۔



میگا سروس کیمپ میں مستحقین کو چیک اور گھر کی چابیاں تقسیم

ضلع جج اور ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے چیئرمین امت پال سنگھ نے کیمپ کا افتتاح کیا

ڈاکٹر علی بیگ

مراد آباد (صحافت بیورو) پنچایت بھون کے احاطے میں ایک میگا سروس کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ جج اور ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے چیئرمین امت پال سنگھ نے شمع روشن کر کیمپ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر کیمپ کے ذوالی آفیسر گھنیشر رکمار نے ڈسٹرکٹ جج کو گلدستہ اور پودا پیش کر کے ان کا استقبال کیا۔ کیمپ میں مختلف محکموں کی جانب سے چلائی جانے والی عوامی بہبود کی اسکیموں کے تحت مستحقین میں مالی امداد کے چیک، گھر کی چابیاں، لیپ ٹاپ، سامعت کے آلات اور دیگر امدادی سامان تقسیم کیا گیا۔ اس دوران نائب منیجر سید آصف حسین، فہیم علوی، جاوید عثمانی، محمد رفیع صدیقی، فہیم اختر صدیقی، حاجی یاسین، اشتیاق احمد، مسرور عثمانی، شاہنواز دانش، جاوید علوی، نعیم عثمانی، حافظ داشاد احمد، سمیر چودھری، بلال احمد اور عبد اللہ شاہ سمیت دیگر کارکنان موجود رہے۔

ڈسٹرکٹ جج اور ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے چیئرمین امت پال سنگھ نے کیمپ کا افتتاح کیا

ذریعے فریقین باہمی رضامندی سے تنازعات کو حل کر سکتے ہیں۔ دریں اثنا لوک عدالتیں تنازعات کے فوری اور آسان حل کو یقینی بناتی ہیں۔ ڈسٹرکٹ جج امت پال سنگھ نے کہا کہ اس طرح کے کیمپوں سے عوام کو ایک ہی جگہ پر مختلف محکمانہ اسکیموں تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔ اس سے اہل افراد کو مختلف دفاتر میں جانے کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے۔ کیمپ کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ سرکاری اسکیمیں آخری میل تک پہنچیں۔ تقریب کے دوران انہوں نے مختلف محکموں کی جانب سے لگائے گئے اسٹالز کا معائنہ کیا اور متعلقہ خدمات کے بارے میں دریافت کیا۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ کی مینٹرلی بینیفٹ اسکیم اور منگم سماجی بہبود کی اولڈ ایج پنشن اسکیم سمیت دیگر اسکیموں کے تحت بھی مستفید ہونے والوں کو فائدہ پہنچایا گیا۔ پریزائیڈنگ آفیسر (LARA) علم الدین، بار ایسوسی ایشن کے صدر آنند موہن گپتا، ڈسٹرکٹ ریاسوی ایشن کے صدر انیل پال سنگھ سمیت مختلف محکموں کے افسران، ملازمین اور وکلا موجود تھے۔ اروان موہن سکھیجا رہے پروگرام کی نظامت کی۔

عالمی صحافت www.sahafat.in
U.K.
DAILY SAHAFAT Birmingham
۲۲ جمادی الاول ۱۴۴۸ھ
03-11-2026
ہفت روزہ صحافت برمنگھم 08

اسیر رہنما حسن سلامہ کو قابض کے عقوبت خانوں میں شدید خطرات کا سامنا، حماس کا بین الاقوامی مداخلت کا مطالبہ

غزہ: فلسطینی اسیر رہنما حسن سلامہ کی مگیفرغران الزال نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیلی عقوبت خانوں میں ان کی کوٹھری کے اندر ان پر شدید جسمانی تشدد کیا گیا اور برہنہ حالت میں فارغ کی گئی، جس کے نتیجے میں ان کے جسم کے مختلف حصوں پر ٹوکیاں لگیں۔ انہوں نے ان باتوں کی تصدیق کی کہ ان کی صحت کی حالت انتہائی تشویشناک ہے، جو اسیران پر مسلسل مظالم کے سایے میں ان کی زندگی کے حوالے سے بڑھتے ہوئے خدشات کو جنم دیتا ہے۔ الزال نے پیر دو نومبر سنہ 2026ء کو اسیری وکیلہ کی ان سے ملاقات کے بعد نقل کردہ بیانات میں بتایا کہ یہ حملہ تقریباً 15 نومبر کو اس وقت ہوا جب سلامہ اور عابش انتظامیہ کے انتہا پسند وزیر قومی سلامتی استامار بن گویر کے درمیان تلخ کلامی ہوئی تھی، جس نے ان کی کوٹھری کے قریب کوٹھری میں داخل ہونے کا ایک دستہ اسی دن شام چار بجے پر چھاپہ مار کر ایک ویڈیو کلپ بنایا تھا جس نے شدید ردعمل کو جنم دیا تھا۔ الزال کی روایت کے مطابق بن گویر اس دن سلامہ کی کوٹھری میں گھس آیا اور ان کے درمیان سخت بحث ہوئی، جس کے دوران اسیر نے اسرائیلی وزیر کو جواب دیتے ہوئے اپنی قوم اور زمین کا دفاع کرنے کے فلسطینی حق کا اعادہ کیا، اور غزہ کی یہ پہلی جنگ فلسطینیوں کے خلاف قابض دشمن کے کیے گئے جرائم سے اس کا مقابلہ کیا۔

الزال نے سلامہ کا بن گویر سے کہا گیا قول نقل کیا: "ایک فلسطینی ہونے کے ناطے یہ میرا حق ہے کہ میں اپنی قوم اور زمین کا دفاع کروں اور تم جیسے شخص کے لیے غزہ میں یہ سب کچھ کرنے کے بعد یہ جیب نہیں دیتا کہ مجھ سے حساب لو تم نے کالی چیک پہن رکھی ہے جو صرف وہ کھائی ہے جو تمہاری طرف ہوا، لیکن میری قوم کے ساتھ جو ہوا اور ہو رہا ہے وہ تمہیں نظر نہیں آتا"۔ انہوں نے مزید کہا کہ قابض فوج کا ایک دستہ اسی دن شام چار بجے کے قریب کوٹھری پر حملہ کرنے کے لیے پہنچا تشدد کیا، اس دوران ان کے جسم کے مختلف حصوں پر ٹوکیاں چلائی جائیں۔

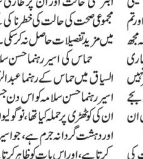
انہوں نے وضاحت کی کہ قابض حکام نے دنوں کے مقابلے کی تصویر کشی سے پہلے تین دن انتظار کیا، پھر تحقیقی طبی علاج فراہم کیے بغیر انہیں واپس کوٹھری میں پھینک دیا اور اتنے شدید زخموں کے باوجود صرف معمولی درد کش ادویات پر اکتفا کیا۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ کیلہ جو دونوبرکوان سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہوئی تھی، اس نے ان کی شدید ابتر صحتی حالت اور ان پر طاری شدید تھکاوٹ کو محسوس کیا، لیکن وہ ان کی مجموعی صحت کی حالت کی خطرناکی کے باعث زخموں کے مقامات کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل نہ کر سکی۔

حماس کی اسیر رہنما حسن سلامہ کو درپیش شدید خطرے پر خبردار: اس الساق میں حماس کے رہنما عبدالرحمن شدید نے اس بات کی تصدیق کی کہ اسیر رہنما حسن سلامہ کو اس دن جس میں انتہا پسند وزیر استامار بن گویر نے ان کی کوٹھری پر حملہ کیا تھا، نوگولیوں کے ذریعے شدید زخمی کرنا ایک بزدلانہ اور دہشت گردانہ جرم ہے، جو اسیر سلامہ کو درپیش شدید خطرے کے بوقلب کرتا ہے، اور اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ قابض کا مقصد تمام وزائع سے انہیں ختم کرنا ہے۔ شدید نے پیر کے روز اسیر سلامہ کو معنوی اور جسمانی طور پر نشانہ بنانے کی عملیات کے تسلسل سے خبردار کیا، اور اس بات پر زور دیا کہ قابض کی جنایات اور جرائم ان کے عزم اور ہمت کو توڑ نہیں سکتے جو تمام تر مظالم، زدوکوب اور تشدد کے باوجود نہیں ٹوٹے گی۔ انہوں نے اسیر حسن سلامہ اور ہمارے تمام بہادر اسیران کی زندگی کی تمام تر ذمہ داری مجرم صیہونی دشمن پر عائد کی، اور اقوام متحدہ، حقوقی، انسانی اور طبی اداروں سے عاجلانہ مداخلت کرنے، ان کے کیلے اور تمام اسیران کے لیے ضروری علاج کی ضمانت دینے، اور تمام عین الاقوامی قوانین کی فاش ورزیوں پر قابض کو جوابدہ بنانے کا مطالبہ کیا۔

شدید نے ہماری فلسطینی قوم کے عوام اور اسیران کے حقوق سے منسلک اداروں پر زور دیا کہ وہ قابض کے عقوبت خانوں کے اندر اسیران کی نصرت کے تمام ذرائع کو متحرک اور تیز کریں، اور ان کی پشتیبانی کے لیے ہر ممکن کوشش کریں، کیونکہ اسیران کا معاملہ ہماری قوم اور ہماری مزاحمت کی گردن پر ایک امانت ہے جب تک کہ ان کی رہائی نہیں ہو جاتی اور وہ آزادی حاصل نہیں کر لیتے المعرہ۔ اسیر حسن سلامہ کا نام گذشتہ ستمبر میں اس وقت دوبارہ سامنے آیا تھا جب بن گویر نے ایک ویڈیو کلپ نشر کیا تھا جس میں وہ ان کی کوٹھری کے اندر نظر آیا تھا، جبکہ اسیر ہتھکڑیاں پہنے ہوئے تھا، اور وہ انہیں قتل اور پھانسی دینے کی براہِ راست دھمکیاں دے رہا تھا۔ اسرائیلی وزیر ریکارڈنگ میں یہ کہتے ہوئے نظر آیا کہ "میں تمہیں قتل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں تمہیں پھانسی دینا چاہتا ہوں"۔ اس کے بعد کہا کہ وہ اگر اس نے دفاع کا قلعدان سنبھالا تو وہ فلسطینی اسیران کے خلاف پھانسی کے احکامات پر عمل درآمد کے لیے کام کرے گا۔ بن گویر نے اسیری کوٹھری پر حملے، اس کی مکمل بندی اور دھمکیوں نے شدید فلسطینی غصے کو جنم دیا، کیونکہ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے خبردار کیا کہ یہ دھمکیاں اسیران کے خلاف قتل کے نئے جرائم کے ارتکاب کا پیش خیمہ ہیں، اور اس بات کی تصدیق کی کہ جو کچھ ہوا وہ سلامہ اور فلسطینی اسیران کے عزم کو کمزور نہیں کر سکتا۔

امریکی ریاست فلوریڈا میں نجی مسافر طیارہ گر کر تباہ، تمام 9 افراد ہلاک

فلوریڈا، (ایجنسیاں): امریکی ریاست فلوریڈا میں 9 افراد کو لے جانے والا نجی طیارہ رہائشی علاقے کے قریب گر کر تباہ ہو گیا، حادثے کے نتیجے میں طیارے میں سوار تمام افراد ہلاک ہو گئے۔ امریکی حکام کے مطابق ایک جیٹ 60 اتوار کی دوپہر ہوائی اڈے کے قریب حادثے کا شکار ہوا۔ طیارہ فضا سے تیزی سے نیچے آیا اور زمین سے ٹکرانے کے بعد شدید زور دھماکے کے ساتھ آگ کے شعلوں میں گھر گیا۔ طیارہ معروف شاہراہ کے قریب گرا جبکہ آگ کے شعلے قریبی گھروں تک پہنچنے سے بال بال بچ گئے۔ امریکی وزیر ٹرانسپورٹیشن شان ڈفی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر حادثے کی تصدیق کرتے ہوئے اسے انتہائی المناک قرار دیا اور بتایا کہ طیارے میں موجود تمام 9 افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن (ایف اے اے) نے حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقاتی ٹیم تشکیل دے دی ہے جو جائے حادثہ کے لیے روانہ کر دی گئی ہے۔ حکام کے مطابق طیارے نے فلیگ لر کے آسٹن برسٹرفیلڈ انٹرنیشنل ہوائی اڈے سے پرواز بھری تھی اور اس کی منزل بہاماس تھی۔ تاہم فوری طور پر حادثے کی وجہ بتانا اور ہلاک ہونے والوں کی شناخت ظاہر نہیں کی گئی۔ حادثہ لٹل ریور ڈرائیو اور 10 ویں ایونیو نارتھ کے قریب پیش آیا، جس کے باعث ہوائی اڈے کا نائن ٹیرف آفس نے علاقے کی دونوں اطراف کی سڑکیں بند کر کے شریف کو متبادل راستے اختیار کرنے کی ہدایت کی۔ فائر بریگیڈ اور دیگر امدادی ٹیموں نے فوری طور پر جائے حادثہ پر پہنچ کر کارروائیاں شروع کر دیں۔ مقامی خاتون کے مطابق حادثے کے بعد علاقے میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ عینی شاہدین کے مطابق طیارہ رہائشی علاقے کے قریب گر کر تباہ ہوا، جس کے بعد علاقے میں شدید افراتفری مچ گئی۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ طیارے کے گرتے ہی زوردار دھماکہ ہوا اور آگ کے بلند شعلے فضا میں بلند ہوئے، جس کے بعد پورا علاقہ دھوئیں سے بھر گیا۔ ایک اور عینی شاہد نے کہا کہ طیارہ بہت نیچی پرواز کر رہا تھا اور اس کی آواز بھی غیر معمولی تھی، جس کے بعد اچانک زوردار دھماکہ ہوا۔ ایک اور شاہد نے بتایا کہ دھماکے کے بعد آسمان میں دور تک دھواں ہی دھواں دکھائی دے رہا تھا۔ حادثے کے بعد ہنگامی امدادی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں اور آگ پر قابو پانے کی کوشش کی۔ تاہم طیارے میں سوار تمام افراد کی ہلاکت کی تصدیق کر دی گئی ہے۔



انتخابات سے قبل نقد رقم کے لفافوں کے ساتھ گرفتار کیے گئے 3 سیاسی کارکنوں سے سے دورہا

غیر ملکی مداخلت کے الزامات ثابت ہونے پر بھی اسرائیلی انتخابات کے نتائج برقرار ہیں گے: الیکشن کمیشن

حل ابیب، (ایجنسیاں): اسرائیل کے سینٹرل الیکشن کمیشن کے سربراہ ڈوام سلمیکر نے کہا ہے کہ اگر انتخابات میں غیر ملکی مداخلت کے الزامات درست ثابت بھی ہو جائیں تو اس سے انتخابی نتائج تبدیل نہیں ہوں گے اور نئی حکومتی تشکیل کے عمل کی شفافیت متاثر ہوگی۔ اتوار کو جاری کیے گئے ایک ویڈیو پیغام میں خواہ سلمیکر کا کہنا تھا کہ حکام کے مؤقف کے مطابق غیر ملکی مداخلت سے متعلق شکوک وشبہات بہت بڑی حد تک بے بنیاد ثابت ہوئے اور نئی صورت میں بھی انتخابات کے نتیجے نتائج برقرار رہیں گے۔ اس ویڈیو میں ان کے ساتھ اسرائیلی جنرل بھی موجود تھے۔ انتخابات کے نتیجے نتائج کی باضابطہ توثیق رواں ہفتے متوقع ہے۔ اس کے بعد اسرائیلی صدر اسحاق ہرزوگ کی حکومت تشکیل دینے کیلئے کسی امیدوار کو نامزد کریں گے۔ اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو کی جماعت لیکود نے انتخابی نتائج پر سوالات اٹھاتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ مشکل کو ہونے والے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والی عرب جماعتوں کی رکنیت کو معطل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کے بعد ہی پولیس نے انتخابی عمل میں دھاندلی اور اس مقصد کے لیے سیٹیوں پر قطر سے مالی معاونت حاصل کی۔ تاہم لیکود کی جانب سے اس الزام کے حق میں کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ قطر پہلے ہی اسرائیلی انتخابات میں مداخلت یا سیاسی جماعتوں کو خفیہ فنڈز فراہم کرنے کے الزامات کی سختی سے تردید کر چکا ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی پولیس نے انتخابات سے قبل گرفتار کیے گئے تین سیاسی کارکنوں میں سے دو کو اتوار کے روز رہا کر دیا۔ پولیس کے مطابق ان افراد کے قبضے سے نقد رقم کے لفافے برآمد ہوئے تھے، جن کے بارے میں شبہ ظاہر کیا گیا کہ وہ ووٹروں کو رشوت دینے کے لیے تھے۔ پولس کا دعویٰ ہے کہ مشتبہ افراد کا تعلق عرب قیادت والی جماعت راعم سے تھا، جس نے حالیہ انتخابات میں 8 نشستیں حاصل کی ہیں۔ رہا کیے گئے ایک کارکن کو خبر دار اکثر شرائط پر چھوڑا گیا، جبکہ دوسرے کو ہر پیر کو ضلعی عدالت کے حکم پر حاضر ہونے کا پابند بنایا گیا ہے۔ رام پارٹی کے رہنما منصور عباس نے گرفتاریوں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں غیر جمہوری قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ انتخابی نتائج پر اثر انداز ہونے کی ایک کوشش ہے۔

اسرائیل میں سیاسی بحران شدت اختیار کر گیا

سڑکیں مظاہرین سے بھر گئیں، نیتن کو نکالنے کے لیے عرب جماعتوں سے اتحاد کا مطالبہ

حل ابیب، (ایجنسیاں): اسرائیل میں غیر جانبدار اور سیاسی بحران شدت اختیار کر گیا، گزشتہ روز حل ابیب اور یروشلم میں ہزاروں مظاہرین نے سڑکوں پر نکل کر اپوزیشن لیڈر اور سابق فوجی سربراہ گاوی آزین کوٹ پر زور دیا کہ وہ وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کو اقتدار سے باہر کرنے کیلئے عرب سیاسی جماعتوں سے اتحاد کریں۔ غیر حتمی انتخابی نتائج کے مطابق 120 نشستوں والے ایوان میں کسی بھی بلاک کو واضح اکثریت نہیں ملی، نتن یاہو مخالف یہودی جماعتوں نے 48 نشستیں حاصل کیں جبکہ عرب جماعتوں کی ریکارڈ 19 نشستوں پر کامیابی کو انتخابی دھاندلی قرار دیا۔ دوسری جانب غزہ میں اسرائیلی فوج کے مشرق میں قابض افواج کی فائرنگ سے پانچ شہری زخمی ہو گئے۔ شہید اور زخمی ہونے والے فلسطینی ثبوت پیش کیے عرب جماعتوں کی ریکارڈ 19 نشستوں پر کامیابی کو انتخابی دھاندلی قرار دیا۔ دوسری جانب غزہ میں اسرائیلی فوج کے مشرق میں قابض افواج کی فائرنگ سے پانچ شہری زخمی ہو گئے۔ شہید اور زخمی ہونے والے فلسطینی



مشرقِ وسطیٰ کو بڑی طاقتوں کی رقابت کے لیے میدانِ جنگ نہیں بننا چاہیے: چینی صدر

عدن، (ایجنسیاں): مشرقِ وسطیٰ اور خلیجی ملکوں کو بڑی طاقتوں کی رقابت کا میدان جنگ نہیں بننا چاہیے۔ چین کی وزارت خارجہ کے مطابق صدر شی نے کہا کہ مشرقِ وسطیٰ اور خلیجی خطے کو بڑی طاقتوں کی رقابت اور جغرافیائی سیاسی تنازعات کا میدان نہیں بننا چاہیے۔ خطے میں امن واستحکام کیلئے ضروری ہے کہ تمام فریقین مل کر اس کی آبیاری اور حفاظت کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین جنگ روکنے کے لیے مسلسل پُرعزم ہے اور خطے کے سکیورٹی مسائل حل کرنے کیلئے دانش اور تھاپڑ فراہم کرنے کا خواہاں ہے۔

صدر شی نے کہا کہ چین عرب ممالک بشمول خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے رکن ممالک کے ساتھ روابط اور ہم آہنگی مضبوط بنانے پر تیار ہے تاکہ امن کی بحالی اور پائیدار استحکام وسلامتی کے لیے مل کر کام کیا جاسکے۔



ایران کے حملوں سے امریکی فوجی اڈوں کی تباہی، سیٹلائٹ تصاویر سے حقائق منظرِ عام پر

امریکی حکام نے جاری تصاویر کی اشاعت کو بعض مواقع پر قومی سلامتی کے لیے خطرہ قرار دیا تھا

واشنگٹن، (ایجنسیاں) امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس (اے پی) نے سیٹلائٹ تصاویر اور مختلف ذرائع کی مدد سے دعویٰ کیا ہے کہ ایران نے مشرقِ وسطیٰ میں امریکی فوجی تنصیبات کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا۔ خبر ایجنسی کے تجزیے کے مطابق ایران نے جنگ کے دوران پہلے امریکی دفاعی اور ریڈار نظاموں کو نشانہ بنایا، جس کے بعد فوجی طیاروں، ہینگرز اور عمارتوں پر حملے کیے گئے۔ اے پی کے مطابق جنگ شروع ہونے سے اگست تک ایران نے 115 سے زائد ڈرون اور میزائل حملے کیے، جن کے نتیجے میں خطے کے 26 فوجی اڈوں اور دیگر مقامات پر امریکی تنصیبات کو نقصان پہنچایا وہ تباہ ہوئیں۔ خبر ایجنسی نے مختلف سیٹلائٹ کمپنیوں کی تصاویر کا جائزہ لینے کے علاوہ خطے کے چار ایسے حکام سے بھی بات کی جو حملوں کے نقصانات سے واقف تھے۔ اے پی کے تجزیے کے مطابق ایران نے سب سے زیادہ حملے کویت میں قائم امریکی فوجی تنصیبات پر کیے۔ کویت کے علی السالم ایئربیس کو کم از کم 30 مرتبہ نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں کم از کم 15 طیاروں کے ہینگرز، متعدد گوداموں اور رہائشی علاقے کے قریب 10 عمارتوں کو نقصان پہنچایا وہ تباہ ہو گئیں۔ کویت کے کیمپ بوبیرنگ کو بھی شدید نقصان پہنچنے کی اطلاعات ہیں، جہاں بیشتر طیاروں کے ہینگرز ناقابلِ استعمال ہو گئے۔ کیمپ مارج کو کویت کے پورٹ شعیبہ میں ڈرون حملے کے نتیجے میں 6 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ اے پی کے مطابق یہ جنگ کے دوران امریکی فوجیوں پر ہونے والا سب سے ہلاکت خیز معلوم حملہ تھا۔ رپورٹ کے مطابق ایران نے کویت کے علاوہ، بحرین، عراق، اردن، عمان، قطر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں موجود امریکی فوجی تنصیبات کو بھی نشانہ بنایا۔ سعودی عرب کے پرنس سلطان ایئر بیس پر نصب موبائل ریڈار نظاموں کو حملوں میں نقصان پہنچا۔ اے پی کی جاری کردہ تصاویر کے مطابق مارچ میں پرنس سلطان ایئر بیس پر حملے کے دوران امریکی بونکر ای تھری سینٹری نگرانی کرنے والے طیارے کا پچھلا حصہ بھی تباہ ہوا۔ بحرین میں امریکی بحریہ کے نیول سپورٹ ایکٹیویٹی مرکز اور قطر میں بھی ریڈار نظاموں کو نشانہ بنائے جانے کی اطلاعات ہیں۔ متحدہ عرب امارات میں ابوظہبی کے قریب واقع الظفرہ ایئر بیس بھی جنگ کے ابتدائی دنوں میں بار بار حملوں کی زد میں آیا۔ اے پی کے مطابق خطے کے دو حکام نے بتایا کہ امریکہ نے حملوں کے بعد اپنے متعدد فوجی اڈے شیخ علی علاقے سے دوسری جگہ منتقل کر دیے۔ ان میں طیارے، فضائی دفاعی اور مواصلاتی نظام سمیت فوجی اڈوں کو فعال رکھنے کیلئے ضروری سازو سامان شامل ہے۔ گاگر بشنل ریسرچ سروس کی اکتوبر میں اپ ڈیٹ ہونے والی رپورٹ کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں امریکی فوجی اڈوں پر مجموعی طور پر 15 امریکی طیاروں کو نقصان پہنچا۔ دفاعی امور کے ماہر رافیل کوہن کے مطابق کم لاگت ڈرونز کے بڑے پیمانے پر حملے جدید فوجی طاقتوں کے لیے بھی ایک بڑا خطرہ بن چکے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ صورتحال امریکہ کے لیے ایک اہم انتباہ ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امریکی حکام کی درخواست پر امریکہ کے ساتھ معاہدے رکھنے والی بڑی سیٹلائٹ کمپنیوں نے بعض تصاویر کی عوامی اشاعت روکنے یا مؤخر کرنے کی درخواست کی۔ امریکی حکام نے ان تصاویر کی اشاعت کو بعض مواقع پر قومی سلامتی کے لیے خطرہ قرار دیا تھا۔



اعلانِ بالفور کا 109 واں برس، ایک استعماری جرم جس کی داستان سرزمینِ فلسطین پر آج بھی رقم ہو رہی ہے

غزہ: فلسطینی عوام منحوس اعلانِ بالفور کا 109 واں سال منا رہے ہیں۔ یہ وہی استعماری دستاویز تھا جسے برطانوی استعماری حکومت نے دو نومبر سنہ 1917ء کو جاری کیا اور اپنی سرزمین پر بسنے والی اصل قوم کے تمام قومی، تاریخی اور سیاسی حقوق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فلسطین میں یہودیوں کے لیے ایک قومی وطن کے قیام کی سرپرست بن بیٹھی۔

اس پر تحمیل اعلان کو ایک صدی سے زائد کا عرصہ بیت جانے کے بعد بھی اعلانِ بالفور محض ماضی کے اوراق میں دبی کوئی تاریخ نہیں بلکہ صیہونی منصوبے کی بنیاد کا وہ سنگِ میل ہے جس کے زہریلے اثرات آج بھی غصب، غارت گری، یہودی آباد کاری اور فلسطینیوں کو ان کی جڑوں سے اکھاڑ پھینکنے کی صورت میں مسلسل ظاہر ہو رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آج غزہ کی پٹی، مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینیوں کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم اور نسل کشی بھی اسی کا تسلسل ہیں۔

پیر سالگرہ ایک ایسے موڑ پر آئی ہے جب غزہ کی پٹی پر نسل کشی کی تباہ کاریاں جاری ہیں، مغربی کنارے سے قابض صیہونی فوج اور غاصب آباد کاروں کی سفاکیت حد سے بڑھ چکی ہے اور فلسطینیوں کو زبردستی بے دخل کرنے، ان کی زمینیں ہڑپنے اور القدس کی تاریخی شناخت مٹانے کے خطرناک منصوبے عروج پر ہیں۔ اس صورت حال نے ایک بار پھر اس طویل المیے پر برطانوی اور بین الاقوامی برادری کی تاریخی ذمہ داری پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

ایک استعماری طاقت جس نے قوم کی تقدیر کا فیصلہ کر دیا دو نومبر سنہ 1917ء کو اس وقت کے برطانوی وزیر خارجہ آرتھر جیمز بالفور نے برطانیہ میں صیہونی تحریک کے اہم رہنما راڈیلیوئن والٹر روتھسچائلڈ کے نام ایک خط بھیجا۔ اس خط میں اعلان کیا گیا کہ برطانوی حکومت فلسطین میں یہودی عوام کے لیے ایک قومی وطن کے قیام کو بہروانہ نظر دیکھتی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے ہر ممکن سہولت فراہم کرے گی۔

یہ اعلان پہلی جنگِ عظیم کے بچاؤ اور عثمانی سلطنت کے زوال کے دور میں سامنے آیا، جب برطانوی استعمار مشرقِ وسطیٰ میں اپنے پنجے گاڑنے اور اپنے مفادات کو تحفظ دینے کے لیے کوشاں تھا۔

اس پورے عمل میں خود فلسطینیوں کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا، حالانکہ وہ اس سرزمین کے اصل مالک تھے اور انہی کے وطن کی تقدیر کا فیصلہ کیا جا رہا تھا۔ اس اقدام نے پہلے ہی دن سے استعماری ذہنیت کو بے نقاب کر دیا جس کے تحت ایک غیر ملکی طاقت نے ایک پوری قوم کی مرضی کے خلاف ان کا وطن کسی اور کے حوالے کرنے کا پروانہ جاری کر دیا۔

اس خط کے اندر ایک خود ساختہ تناقض موجود تھا، ایک طرف یہودیوں کے لیے قومی وطن کا وعدہ کیا گیا تو دوسری طرف وہاں پہلے سے موجود فلسطینیوں کے صرف شہری اور مذہبی حقوق کی حفاظت کا ہی سا ذکر ہوا، جبکہ ان کے مسلمہ سیاسی، قومی اور خود ارادیت کے حقوق کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کیا گیا۔

اعلان سے لے کر برطانوی تسلط اور نکبہ تک

اعلانِ بالفور صرف ایک سفارتی خط تک محدود نہ رہا بلکہ یہ عملی سیاسی تسلط کا ذریعہ بن گیا۔ سنہ 1922ء میں ایک 'آف شیٹ' نے جب فلسطین پر برطانوی تسلط (انتداب) کی منظوری دی تو اس دستاویز میں اس اعلان کو بھی شامل کر دیا گیا۔ یوں برطانیہ بطور سرپرست طاقت صیہونی منصوبے کو پروان چڑھانے کا باقاعدہ پابند بن گیا۔

برطانوی سرپرستی کے دوران فلسطین میں باہر سے بیدوطنوں کی آمد میں بے تحاشا اضافہ ہوا اور صیہونی ادارے مضبوط ہوتے گئے۔ دوسری طرف فلسطینیوں نے برطانوی استعماری ان پالیسیوں کے خلاف سخت مزاحمت کی اور اپنے وطن کو ایک غاصبانہ منصوبے کی بھینٹ چڑھنے سے بچانے کے لیے بے مثال قربانیاں دیں۔

بالآخر مئی 1948ء میں قابض صیہونی ریاست کے قیام کے ساتھ ہی فلسطینی قوم پر 'نکبہ' (عظیم سانحے) کو لاد پڑا۔ سینکڑوں ہزاروں فلسطینیوں کو ان کے آباواجداد کے گھروں، شہروں اور دیہاتوں سے زبردستی نکال باہر کیا گیا، ان کی بستیاں کو تباہ کر دیا گیا اور ان کی املاک پر غاصبانہ قبضہ کر لیا گیا۔ یہ جدید تاریخ میں کسی قوم کو اس کی سرزمین سے بے دخل کرنے کا سب سے بڑا درد ناک واقعہ تھا۔

برطانوی تسلط ختم ہونے کے بعد بھی یہ المیہ ختم نہیں ہوا، آج بھی لاکھوں فلسطینی مہاجرین اپنے وطن سے دور بے وطنی کی زندگی گزار رہے ہیں اور ان کا حق واپسی ان کے قومی شعور اور جدوجہد کا مرکزی نقطہ بنا ہوا ہے جسے وقت کی دھول اور طاقت کا توازن بھی مٹا نہیں سکتا۔

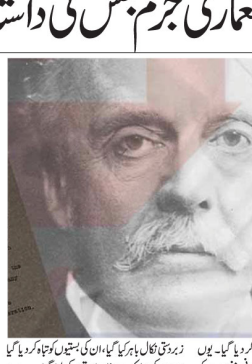
سوا صدی کے اثرات، بلکہ کا سلسلہ تھا نہیں

109 سال گزرنے کے بعد بھی فلسطینیوں کا ماننا ہے کہ اعلانِ بالفور کے نتائج تاریخ کے صفحات تک محدود نہیں رہے، بلکہ وہ ہر روز ایک نئے روپ میں سامنے آ رہے ہیں۔ قابض دشمن آج بھی طاقت کے بل بوتے پر سرزمین پر قبضہ جما رہا ہے، یہودی بستیوں میں اضافہ کر رہا ہے اور مقامی آبادی کو بے دخل کر رہا ہے۔

غزہ کی پٹی میں جاری نسل کشی، بمباری، اور وسیع پیمانے پر پتھاؤ ونقل مکانی اس المیے کا زندہ ثبوت ہے۔ دوسری طرف مغربی کنارے میں روز مرہ کے چھاپے، گرفتاریاں، گھروں کی مسماری، زمینوں کی ضبطی اور یہودی آبادکاروں کی غنڈہ گردی کی ننگا ناچ جاری ہے تاکہ مزید فلسطینی علاقوں کو ہڑپ کیا جا سکے۔ مقبوضہ بیت المقدس میں بھی ڈیموگرافک اور جغرافیائی تبدیلی حال کو بدلنے کی ناپاک کوششیں جاری ہیں تاکہ القدس کی عرب اور اسلامی شناخت کو ختم کیا جا سکے۔ لہٰذا اعلانِ بالفور کو ذرا کم نہ سمجھیں ایک تاریخی غلطی کو تسلیم کرنے کے بجائے اسے ایک جاری و ساری منصوبہ سمجھیں جو آج بھی اسی طرح سرگرم ہے جیسا کہ 109 سال پہلے تھا۔

فلسطینی مؤقف: حق کبھی پرانا نہیں ہوتا

اس 109 ویں سال کے موقع پر اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ فلسطینی عوام اپنی سرزمین، حقوق اور مقدسات سے دستبردار نہیں ہوں گے اور آزادی وحق واپسی اپنی پہلی جدید جاری رکھیں گے۔ حماس نے زور دے کر کہا کہ قابض دشمن کے جرائم اور استعماری منصوبے فلسطینیوں کی قومی شناخت کو مٹا سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے ثابت شدہ تاریخی حقوق کو ختم کر سکتے ہیں۔ حماس نے اپنے پریس بیان میں کہا کہ اعلانِ بالفور کی سنگدلہ اور ظالمانہ بنیاد پر قائم صیہونی ریاست کے خلاف فلسطینی عوام کی جدوجہد اور مزاحمت ہی ان کے حقوق کی ضمانت ہے۔ حماس نے کہا کہ فلسطینی عوام اپنی قومی آزادی اور اپنے مقدسات کے دفاع کے لیے ہر ممکن ذریعہ استعمال کرتے رہیں گے، جس میں مسلح مزاحمت کا حق بھی شامل ہے، جسے بین الاقوامی قوانین تسلیم کرتے ہیں۔



جب دشمن نے غزہ کی پٹی، مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں مظالم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ غزہ کی پٹی میں فلسطینی نسل کشی کا سامنا کر رہے ہیں جبکہ مغربی کنارے میں زبردستی بے دخلی اور یہودیت مسلط کرنے کی سازشیں عروج پر ہیں۔ یہ سب کچھ عالمی خاموشی کے سایے میں ہو رہا ہے۔ حماس نے اس بات کو دہرایا کہ فلسطینی مجاہدین کا اپنے ان گھروں کو لوٹنا جہاں سے انہیں زبردستی نکالا گیا تھا، ایک برحق اور قانونی حق ہے جس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ حماس نے تمام فلسطینی دھڑوں کو ایک متحد جدوجہد کی حکمتِ عملی پر جمع ہونے کی اپیل کی۔

دوسری جانب، فلسطین لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) کے شعبہ امورِ مہاجرین نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی تاریخی غلطی کو تسلیم کرتے ہوئے اعلانِ بالفور پر فلسطینی قوم سے سرکاری طور پر معافی مانگے۔ شعبے نے واضح کیا کہ غلطی کے بل بوتے پر حقائق بدلنے کی کوششیں فلسطینیوں سے ان کی شناخت اور وطن کا حق نہیں چھین سکتیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے 'اونروا' (UNRWA) کی حفاظت اور اس کے کام کو جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ مہاجرین کا المیہ زندہ شاہد کے طور پر قائم رہے۔

فلسطینی پیپلز پارٹی نے بھی اپنے بیان میں کہا کہ اعلانِ بالفور کوئی معمولی سیاسی بیان نہیں تھا بلکہ ایک ایسی استعماری پالیسی کا نقطۂ آغاز تھا جس نے ایک پوری قوم سے اس کا خود ارادیت کا حق چھین لیا۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ کا ریاستِ فلسطین کو تسلیم کرنا بھی معنی خیز ہوگا جب وہ اس تاریخی گناہ کے ازالے کے لیے عملی قدم اٹھائے اور اسرائیلی قبضہ ختم کروانے میں اپنا کردار ادا کرے۔

حقوقی تنظیم 'حنفہ' نے بھی برطانیہ سے اخلاقی و قانونی ذمہ داری قبول کرنے، معافی مانگنے اور فلسطینیوں کو ہونے والے نقصانات کا مداوا نہ معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

برطانوی ذمہ داری۔ صرف اعتراف کافی نہیں

اعلانِ بالفور کی 109 ویں سالگرہ پر برطانوی حکومت کے اس تاریخی جرم کو دوبارہ دہرانے میں کھڑا کرتی ہے۔ برطانیہ محض ایک خط جاری کرنے والا فریق نہیں تھا، بلکہ وہ طاقت تھی جس نے فلسطین پر استعمار کے دوران صیہونی منصوبے کی آبیاری کی اور اس کی جڑیں مضبوط کرنے کے لیے راستہ ہموار کیا۔

فلسطینوں کا برطانوی معافی کا مطالبہ کوئی رسمی یا ہوائی نام بات نہیں ہے، بلکہ یہ اس بات کا تقاضا ہے کہ ایک پوری قوم کے ساتھ کیے گئے تاریخی ظلم کو تسلیم کیا جائے اور ان کے آزاد ریاست کے قیام اور حقِ واپسی کی حمایت کرکے اس کا ازالہ کیا جائے۔

ایک صدی سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی اصل حقیقت یہی ہے جو جس قوم کو بالفور کے ایک خط کے ذریعے نقشے سے مٹانے کی کوشش کی گئی تھی، وہ قوم آج مظالم، کٹھن اور بے پناہ قربانیوں کے باوجود آج بھی اپنی زمین، اپنی شناخت اور اپنے حقوق کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔

حکومتیں اور معاہدے بدل سکتے ہیں، لیکن اس سے غاصب کا قبضہ جائز نہیں ہو جاتا اور نہ ہی فلسطینیوں کا اپنی مٹی کی طرف لوٹنے کا حق ختم ہوتا ہے۔ بالفور کا شوم وعدہ 109 سال بعد بھی فلسطینی قوم کے جذبہ آزادی اور حقِ خودارادیت کو شکست دینے میں ناکام رہا ہے۔

روزنامہ